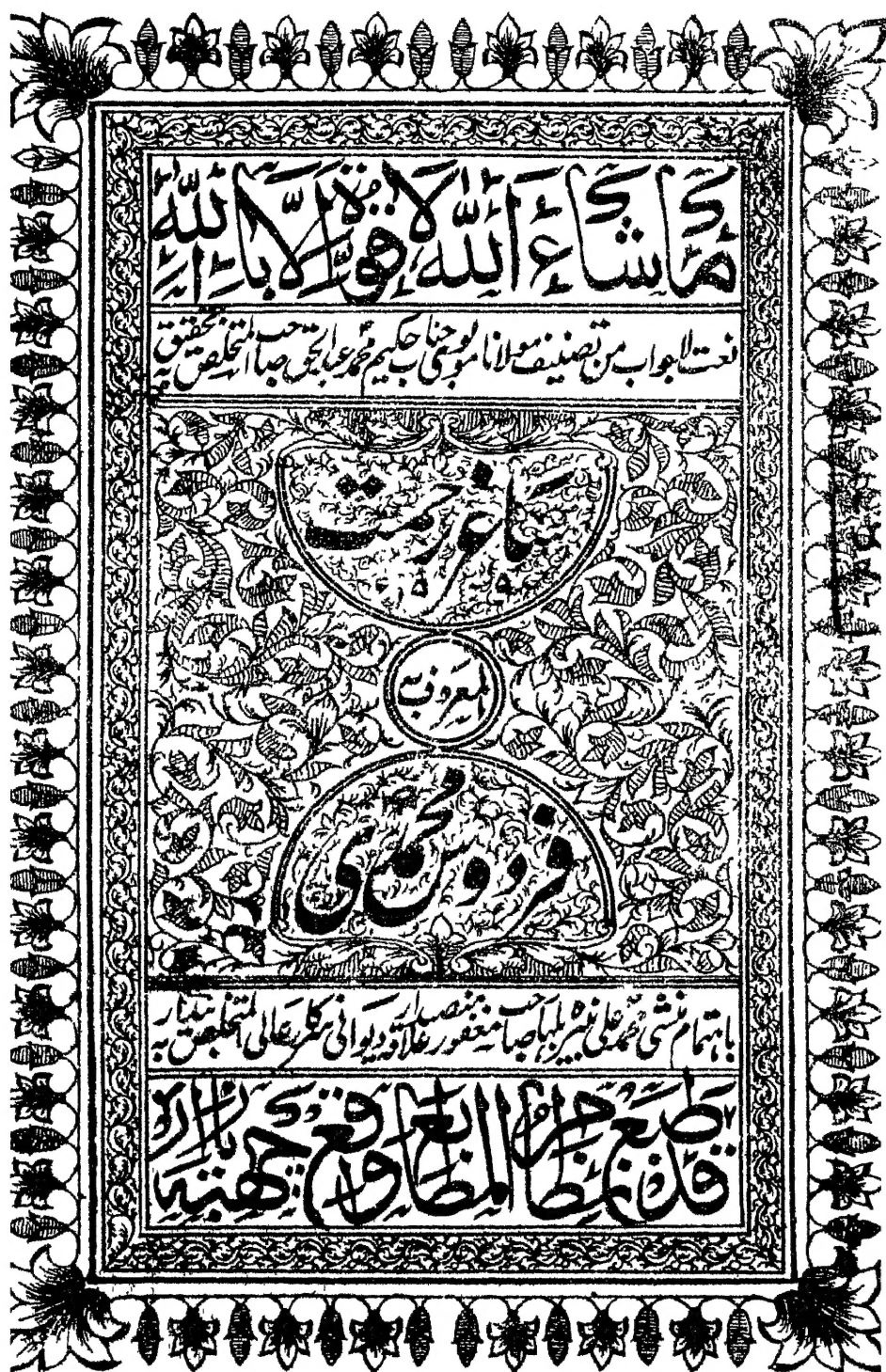


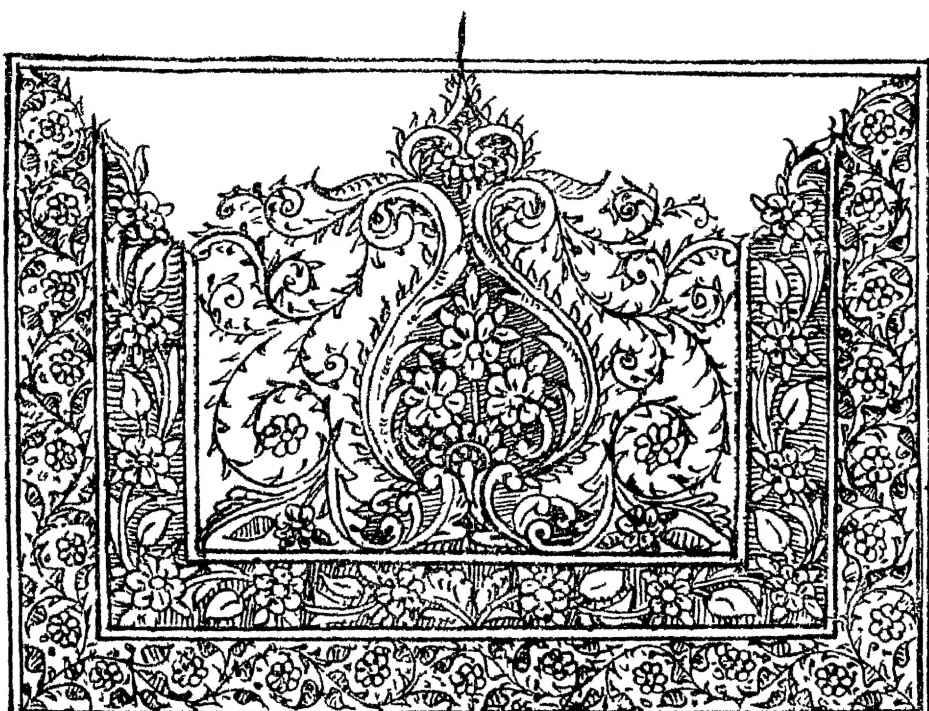




غلام محبوب خاں







بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر

حمد خدا و نعت نبیؐ کس سے ہو بیان  
اس کا تو کیا ملک کی ہی یا لنگ سے زبان

التجبا

اے احمد مختار کچھ ہے عرض میری  
تحقیق کی التجا ہے وقتِ حلت  
میں اُمتی ہوں آپ ہیں اللہ نبیؐ  
آسان مشکل ہو یا رسولِ عزیزیؐ

مشہوری

بعد حمد خدا اور نعت نبیؐ  
پڑھے ہر دم نبیؐ پر درود و سلام  
عرض تم سے مجھ کو ہے سلام میری  
آل و اصحاب یہ تم مجھ کو بزم  
وصفِ احمدؐ میں تصنیف ہو و کوئی

ایک نکاح اسنو مومنون باجرا  
 جشن میلاد ہوتا تھا کہ میں سر  
 سے پانک تیرے وہ مثل نور خدا  
 جیسے چہرہ پہ اونکے نظریئے کی  
 پوچھا حضرت سے جسوقت میں  
 مسکرا کر لگے کہنے وہ بیگمان  
 اب تو نعت نبی اور لکھ حدیث  
 گفتگو اول سے میری بچہ تھی سر  
 حب دنیا ہوئی دل سے میر گریز  
 پھر ہوا قصد ہجرت کرنا سفر  
 قلب کہتا تھا مجھے یہ میری کیا  
 وصف احمد بن تالیف کرتا تھا  
 کوئی قصہ نہ کہہ تو کہانی ہے یہ  
 ذکر احمد کا سمجھو نہ ہوتا ہے یہ  
 صدق دل سے پڑھنے کی نعت نبی  
 دل سے کہنے کو آئیے جو عاشقان  
 ہال و زر کہہ لانا ہے اس جانین

شب کو رویا میں مجھ کو بشارت ہوا  
 ایک صاحب وہاں غیب سے آگے  
 ہوش جاتے رہے دل پہ لرز پڑا  
 پھر تا اب تک سے آنکھوں میں جلوہ وہی  
 لچھہ تو فرماؤ انیکا آقا سبب  
 ذکر میلاد آیا ہوں سننے کو یاں  
 دیکھ مقصد ترے پور ہوئے سب  
 کہل گئی آنکھ میری یکایک ادھر  
 آگ عشق نبی ہو گئی دلیں تیر  
 عمر باقی مدینے میں کرنا بسر  
 ہند میں رکھہ تو اپنا کوئی یادگار  
 جسکے باعث ہے بخشش ہو روزِ حسا  
 بلکہ بخشش کی واللہ نشانی ہے یہ  
 مومنون رحمت حق کا شعبہ ہے یہ  
 نار و دوزخ سے بچکر منگے سہی  
 کل مقاصد دلی اپنے پائنے یاں  
 پڑھنے صلوات خاموش رہنا نہیں

سامعین ہے خامی کی بچہ تھا | بھر حق کچھ مغفرت آیا

اب بچہ تحقیق عاصی بابر تھا  
از طفیل محمد نور اس کو بچا

ایما بعد خاکسار ازلی عاصی پُر معاصی حکیم محمد عبدالمجید  
بہ تحقیق جملہ عاشقان رویے احمدی و طالبان فردوس محمدی  
کے خدمات بابر کاتین عرض رسا ہے کہ حضرات پر  
ہم تصنیف و ہم تالیف ہے۔ مؤلف کو ایک عرصہ تک  
مولود شریف اور سمیع کی محفلات میں حقانی اور نعتیہ اشعار  
سننے کا از حد اشتیاق تھا۔ شدہ شدہ دل نے یہہ چاہا  
خود بھی کچھ اشعار لکھنے کا حوصلہ سدا کرے اس ارادہ کے ساتھ ہی  
خداے پاک کا یہ کلام۔ (الشعراء یتبعن الغاویث)  
یعنی شعرا کی پیروی یہودہ لوگ کرتے ہیں) یاد آ گیا۔  
جس سے دلگوا از حد تشویش ہوئی آخر عقل نے یہہ بحث پیش کی  
کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو مولانا رومی اور مولانا جامی اور مولانا حافظ  
شیرازی اور مولانا شیخ سعدی علیہ الرحمٰن وغیرہ وغیرہ کچھ خطرات  
جو تصنیفات کہ لکھے ہیں وہ تمام اشعار ہی اشعار ہیں کیا  
وہ حضرات۔ اس آیتہ شریف سے واقف نہ تھے۔ بعد

کے چھتے کھانچے لگا گیا کہ ۔ وہ شعر لکھنا جائز نہ ہو گا کہ جسمین خریات اور دنیا  
افسانہ جات اور مجاری معشوق کی تعریف جو کذب مضمونات  
کے ساتھ لکھا جاوے ۔ ہاں خدا اور اسکے رسول کی صفت و ثنا  
جو کہ حدیث اور قرآن سے مطابقت ہو ایسے اشعار کے لکھنے میں کسی  
قسم کی ممانعت نہیں ہے ۔ پس دینے چاہا کہ اوسکے حبیب کی صفت و  
ثنا میں کچھ اشعار لکھیں تاکہ احقر کی سیاہ کاری ۔ جو بالکل قابلِ بخشش  
نہیں ہے ۔ خداوند کریم کے نزدیک جیسا کہ اوسکا حبیب پیارا ہے  
وہیسا ہی اوس حبیب کا ثنا گو بھی واجب الرحم گردانا جائے ۔ واللہ  
ثم باللہ یہ عاصی پر معاصی صرف اسی خیال سے جو دلیں آیا جیسا  
خدا اور اوسکے حبیب نے تائید فرمایا ۔ اپنے طبعی زور اور وفور جذبات  
عشق محمدی سے چند قصاید آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
کی شان میں عرض کیا ۔ اپنے آقا کے مولد اور دوسرے حالات جو اوسکے  
اور بھی عشاق چیدہ چیدہ لکھے ہیں ۔ اور مولود شریف کے پڑھنے  
والوں کو ہر ایک بیان کی تلاش اور جستجو کر کے پڑھنے میں از حد وقت  
واقع ہوا کرتی ہے آسانی ہو جائے پس تمام بیانات کو معتبر کتب سے  
فراہم کر کے مسلسل ترتیب دیا ۔ اور اوسکو صرف اپنے ہی ایک  
نظم و شریہ منحصر کیا بلکہ حسب موقع اور شعرا سے نامدار کی نظم و شریہ ہر

محل پر شامل کر دی گئی تاکہ کتاب کا لطف بڑھ جائے۔ اور سامعین کے  
 مقبول خاطر ہو۔ کچھ شاعری کے فن میں اوستا دکھلایا نام پیدا کر کے  
 غرض تہن تہی اس لیے تمام حضرات سے امید کی جاتی ہے کہ مصداق  
 (اَلَا نُسَاتُ مَرْكَبًا مَعَ الْخَطَايَا وَالتَّسْيَانِ) کے اگر  
 عبارت یا اشعار میں سے ہو واقع ہو تو چشم لطف سے معاف فرماؤ گئے  
 حضرت اس کتاب کو اختر نے لکھ کر تھینا دس بارہ سال کا زمانہ  
 گزر گیا۔ بعض بعض اوقات چند مولود خواہوں نے اس کتاب کو  
 میرے پاس سے لیجا کر اکثر محفلوں میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ نعت  
 رسول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے  
 جس محفل میں یہ کتاب پڑا گئی اچھل للہ مقبول خاطر ہر خاص و  
 عام کے ہوئی۔ اور جس تاریخ سے کہ مولف اسکو لکھنا شروع کیا  
 اس کے ابتدا ہی زمانہ میں بافضال ایزدی و تلطیف محمدی نیاز  
 نے عالم رویا میں دیدار سے آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے شرفِ غرت پایا۔ اور دنیا میں جو کچھ اختر کو اس کتاب کے  
 ذریعہ سے فتوحات نصیب ہوئے اختر کا دل ہی جانتا ہے۔ اور  
 جبکہ دیدار سے سرفراز ہوا۔ پھر تو دفعتاً آتش عشق رسول کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم کلاس روز سے دلین بھڑکی کہ معہ اپنے لواحقین کے



بارادہ ہجرت مدینہ منورہ کے سفر پر آمادہ ہو گیا مگر اللہ جل شانہ  
 ارشاد فرماتا ہے کہ **كُلُّكُمْ رَکُوعٌ بَاوَقَاتِهِ**۔ صرف اوست  
 اور اسکے ارادہ کی انتظار کی باقی رہی ہے وہ بڑا نکتہ نواز ہے  
 اور اوستی کا قول ہے کہ۔ **وَتَعْرِضُ نَفْسًا وَتَذَلُّ نَفْسًا**۔ یعنی  
 وہ جسکو چاہتا ہے غرت دیتا ہے۔ اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا  
 اور ہر حال میں کل کا وہ مالک و مختار ہے مگر ہم بندوں کو۔ اسکے  
 فضل و کرم سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ کیا عجب ہے کہ وہ اپنے  
 حبیب کے صفت و ثناء کے فیض سے میرے اس ارادہ کو پورا کرے  
 حضرات میں ایک نادار اور مفلوک الحال اوست خدا کے پاک کی  
 درگاہ کا ادنیٰ بندہ۔ اور اسکے حبیب کا نام لیوا ہوں ایک روز  
 شب کو اپنی ناگفتہ بہ بد اعمالی پر نادم ہو کر اپنے اس ارادہ کی ناکامی  
 سے مایوس ہو کر۔ سو گیا تھا۔ اوستی شب کو۔ جو بشارہ کہ ہوا  
 نظم ذیل سے ظاہر ہو سکتا ہے۔

### قصیدہ

دور افلاک شہور و ستارے ہیں مجھے	عجرا حمدین دلا خوب تے ہیں مجھے
شاہ و الاسویشہ جے بلتے ہیں مجھے	نخت خوابیدہ سراج جگاتے ہیں مجھے
خواب میں ایک کرشمہ یہ لہا ہیں مجھے	میشوا اہل عرب آکے لیجاتے ہیں مجھے

یو چرا خوش ہو میں ہر ایک صبح نام و نشان  
حکم سے شاہ کے آئے ہیں حفاظت کیا  
حکم ہے شاہ کا ہم تمہیں لے جانے کو  
شوق دیدار نبی میں جو وطن نکلا  
بیمہ اشارہ ہے سفر ہند سے کر نیکیا  
دوستو خشد و تم بھر خدامی خلا  
صبر کی جا ہے دعا کیجے تم میرے لئے  
جو جو اشتیاق و عنایات تمہارے ہیں  
اللہ جل جلالہ مجھے سامنے اپنے شاہ

شیخ بن کپورہ نام اپنا بتاؤ میں  
اب میں شوق سے تم کیلئے تھا میں مجھے  
با ادب لکھا ہے یہی ترورہ سنا میں مجھے  
خوشخوار راہ تار راہ تار تار میں مجھے  
اسی تہن پہلے کہ شاہ بیا میں مجھے  
سوئے شیر میں تقدیر تھا میں مجھے  
لیجے تسلیم شاہ بیا میں مجھے  
یا تم سبکی شہرہ روز آہ میں مجھے  
سانچہ میں شہرہ روز آہ میں مجھے

سنکے پیر عالم رویا کی خیمہ شہرہ روز آہ میں  
ہو مبارک کی صد لوگ سنا تے ہیں مجھے

یہ خواب نینا چھ مینے پیشتر دیکھا گیا تھا۔ ہر چند بے ضرر و سامان توکل  
بخدا امسال حجاج کے قافلے کے ساتھ ہرم سفر کر کے زاد سفر کیلئے  
مرد تھا لیکن خدائے تعالیٰ مسبب الاسباب ایک وزیر یہ کتاب  
کسی مولو دھان کے ذریعہ۔ مولانا مولوی جناب میر بکت علی صاحب  
سابق مددگار صدر مہتمم صفائی بلدہ حال وظیفہ یاسر کار کا لے کے پاس  
پڑا گئے تھی جناب محمد روح نے سکر پسند فرمایا۔ اور مولانا کے

ارادہ سے واقف ہو کر۔ بچہ ارشاد فرمایا کہ۔ چند جلدیں اس کتاب کے  
 قبض عام کے لئے طبع کروادینا مناسب ہے۔ اور اسکو ہدیہ کر کے اوسى پیر  
 میں تم اپنے زاد راہ کا سامان مہیا کر لینا انسب ہے۔ اور دوسرے  
 چند احباب نے یہی۔ اس رائے کو پسند کیا اور ہر طرح کی امداد  
 فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔ یعنی بیشک  
 اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ ورنہ مجھے بیش اتنی  
 استطاعت تھی جو اپنی ذات سے طبع کرواتا۔ نظر ثانی کے وقت  
 اس کتاب کی صحت میں میرے ایک اشتقاق فرما دوست حضرت  
 بلحا صاحب محرم و مخفور کے شیخ مفتی محمد علی صاحب منصب دار المتخلص بہ بیدار  
 نے جو علم فارسی اور شعر گوئی میں یقیناً اپنا نظیر نہیں دیکھتے ہیں مجھکو بڑی امداد  
 دے۔ اب میں بعد حمد و سپاس پروردگار عالم نعت رسول  
 مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مولوی میر برکت علی صاحب  
 اور مفتی مفتی محمد علی صاحب بیدار کا تھے دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں  
 اور تمامی ویندار بھائیوں کے نسبت جناب باری بن بیہ التماس  
 پیش کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ تمام حضرات کو اپنی رحمت کے نظر  
 دیکھے اور سعادت دارین سے سرفراز فرماوے ورنہ اپنے حبیب کے  
 ویدار سے مشرف کرے او بہ طفیل اس نعت مبارک کے تمام دیندار

یہاں کو ایک ہدایت دیوے اور عشق رسول معظم میں مبتلا کر دیوے  
اور اور کسی شریعت کے پابند کرے ضلالت اور گمراہی سے تیز نظر رکھی  
اور اور اس کے ساتھ جگہ مفاسد دینی و دنیوی کو پورا کر دیوے اور خاتمہ بالغیہ کر کے  
اور یہاں سے ہمیشہ یقین نصیب کرے اور تمام حضرات کی طفیل سے  
خداوند عالم اس آئینہ راہ اور عاجز و لاچار کا بھی خاتمہ کرے اور اس حقیر کے  
مقصد دینی کو بھی بر لاوے آمین تم آمین۔

### قصیدہ ۵

<p>وہی دلِ حذاق کا بھی ارمان نہ کھلے لے اور پی باد صبا سو گدینہ نہ کو خاک رہتی ہو گولیہ کی طرح چکر میں جب گنہگار ہوئے حشر کے دن ہم تہمتا رخ پر نور پر سیر سے ہٹا ہے گیسو۔ فیض سے داغ غمِ فرقت پیغمبر کے دیکھ کر آپ کے عشاق کو کہتے ہیں ملک چشم حق میں ترے نور کو ہم دیکھتے ہیں جب بیا بان میں ہوا آپ کی وحشی کا گداز بیشوئی کیلئے نجد سے مجنون آیا</p>	<p>در اقدس پہ پہونچ کر ہی مری جان نکلا یا و گیسوئے نبی میں جو پریشان نکلا ابو ارمان ترے گردش دورا نکلا بخشوانیکے لئے احمد فیضان نکلا ابر سے ابو ہلماہ درخشان نکلا شکر ہے قلب و جگر رشک گلستان نکلا مور سمجھتی تھے جنہیں رشک سلیمان نکلا شکر کی جا ہے کہ ہم صاحب عرفان نکلا پائے بوسی کیلئے شیرستان نکلا بوش و حشر میں جو ہم چاک کر پانا نکلا</p>
--	--

مستحق ہو گو فرس برین کر تحقیق  
نکستہ تریم بھی ہم پر کمر نہ خواران کلمہ

قطب در مدح نواب مستطاب خورشید قیاب سکندر القاب دارا کوست  
فریدون چشمست ارسطو ازمان حاتم دوران نواب میر مجبور پیلچان فتح جنگ سیال  
تظام الملک آصف جاہ بہادر اعلیٰ حضرت فیض در جہت و فیض رسالت عالم و نہال بیان  
بند گالہاے متعالے مظلمہ العالے شاہ دکن غلام اللہ ملکہ و دولتہ شکستہ و فخر

ہو اللہ

شاد رکھے تجھو عارین بین اتی میرا نہ پھرے کوئی ادسی تری خالی دانہ  
در بیان شجاعت

گر بیان تیری شجاعت کا کھلیا کھیف سقم ہو کر گینگے تیری دشمن کریہان  
در بیان فراست

ہو بیان مجھس فراست کا پہلا کیا اطل تومن فکر سوتیری ہوا رسطو حیران  
در بیان عدل

وہ بیان آجائے اگر عدل کی جانب تیرا ظلم ہر سو پھرے ہو صورت لعل نالان  
در بیان سخاوت

کیا سخاوت کی تری مجھس رقم ہو لو صیف حوصلہ پست اس جانڈ پر تمام کاغیانہ  
در بیان شکر

Handwritten signature: *W. J. ...*

١٠٠٠

فيسرنا ان نعلمكم ان

میری سب اونی ہوں نیکو ارے کیا ترمی  
 حال پر میرا اگر ہو تو لطف رکھم  
 کہ جسے ہجرت میں دکن سے جو مدینہ جاوے  
 میرے محبوب علی خان جو دکن کا تو ہے شاہ  
 آل داد اور ہر تیری ہمیشہ تارم  
 یہ وہ دعا ہے تیری غالب سے اب آشاہ دکن  
 رو سیہ مہر تیری دشمن کا زہل کی صورت  
 بنا قیامت رہی تو من یہ ہے چراغِ شوق

یہ چاہتا ہوں کہ اس کی ستر کا سامان  
کیا ہو جس سے جو تیرے سر پر  
پسور ہو اور نہ کسی کو دان اپنی بستر عمر رواں  
نیکوئی نہ ہو نہ بد خوئی ہو و طویل سیماں  
حیات باد تجھی سے ہی مثال بہمان  
ہو مبارک تجھ پہ نعت معلوم شایان  
دوست فتن میں ہیں میرا طفیل زید الدین  
یا الہی ہی نابود یہاں باد خزان

2

طبعش از شاعر نازک خیال مولا ناجاب اتیار علی خان صاحب  
منصب اردیوانی علاقه سرکار عالی المتخلص بہ نامی۔

<p>             اے تیرا ناز باپہ کنی برجہائے خویش              از تیغ جان تسان دلہ جان فرخ خویش              کسں بایمال از روش دلریائے خویش              جزور عشق تیغ ندارم برائے خویش              صد شکر بوش خویش نماندم بجان خویش              بے سایہ زان شدہ است قد حق نما خویش              پر باد دادہ ام چہ ہوس نامہ با خویش              مایم و صد وبال ز آہ و بکاے خویش              از کوہ پیچ نہ شنوی الا صد آخویش              فانوس شمع ساز دلا رہنمائے خویش              مرہون منتقم ز دل مبتلا سے خویش           </p>	<p>             جانم فدا گیت بہ پرس از ادای خویش              جانم تسان و بازیدہ نیست مشکلت              چون پردہ ہائے دیدہ من فرس راہ              جان و دلم چو صبر و خرد گریست نثار              از خویش رفتہ ام چو ترا یا فتم بچویش              شمس الضحیٰ ز عالم بالا خطاب اوست              رب کجا است نامہ بری یا کبوتری              یکدل کہ بو و رفت بسودا گیسویش              آن تنگ دل ہر آنچہ بخت زان بست              خالی ز خویش باش کہ از یار پیر شوی              خرب کوے یار مرار بہری کند           </p>
---	--

علش چہ نوش وار وے جان است نامیا

دردا کر و بکام نگیرم و دے اپنے خویش



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الہی نام تیرا ہے ولیدہ دوست دشمن کا  
 خدا کر دین میں تری راہ میں ہر پھرتنا  
 یہ دل زخمی ہوا ہر خیر بر و احمد سے  
 جلال میں اچھو گزروا سکو جادو  
 چلک جان کہتی ہر نکل جاونگی میں تیرے  
 بنالوں آنکھ کی پڑی تہلی چاہا اوس کو  
 سے وحدت کو پیکر چھپ گیا ہوں نعرہ کش  
 لکھا کرتا ہوں جہم وصف تیرا مجھ میں  
 مروں گرسند میں لاشہ چلا جائیگا تیرے  
 تصور سے دل میں تیرے جلوہ کا ہوتا ہے  
 میں بلبل گلش شریک ہوں تحقیق تم مجھ کو

ترے ہی کریم ہر دم چلے من کا یہ من کا  
 کسی ڈھب سے اتر جا خدایا بوج گردن کا  
 طیبو تم نہ سمجھو اسکو ہی پھر زخم آہن کا  
 وہ عاشق ہی محمد کا ہی شیدائوں کی جتوں کا  
 خدا جا را وہ ہے کہ ہر کا کس کے روشن کا  
 جو لجا ہی گئی مجھ کو نظارہ روروشن کا  
 ملا مجھ کو سمجھا را جب سے آقا کے دامن کا  
 میری طبع روان دیتی ہے ہر دم کام تو سن کا  
 نہ باقی ہند میں ہو گا نشان تک سے فرنگ کا  
 اگر تار بق ہی جان پر تجلاروی روشن کا  
 کوئی پوچھ تو کہہ دینا تپا بس میرے مسکن کا

بحان اللہ تعالیٰ شانہ کہ ذات مجتمع الصفات اوس کی یعنی اوس کی شکل کی  
جیسی ہے شرک اور زوال سے۔ اور الوہیت اور صمدیت اوسکی پاکیزہ  
نہاک وہم و خیال سے۔ مشابہت اعراض اور جواب سے قطعاً مبرا۔

کیا بیان وصف کرے بندہ اونایترا	قصیدہ نہ ہوا حال فرشتوں پہ ہوا ایسہ
معنی نہ ہو سیکر ہوہ دیکھے تماشا تیرا	ایک ایک ذرہ میں موجود ہے جلو تیرا
کو نساول ہر کہ جس میں نہیں جلو تیرا	کو نسافر ہے کہ جس میں نہیں سو تیرا
کہلے کے ایمان کی قسم کہتا ہوں جانول سے	مثل زمانہ نہیں ہم میں تھا تیرا
ہر تو شہرگ سہی بھی انسان کے نزدیک	نہیں معلوم فرشتوں کو ٹھکانا تیرا
بخشش و کریم جو عصیان تو بڑی بات	نام مشہور ہے غفار حسنہ رایترا

واسطہ دیکے محمد کا دعا کر حق سے

دستگیر آج ہی حل ہوتا ہے عقد تیرا

وہ ایسا مجبور و مطلق ہے کہ جس نے نبی آدم کے واسطے چراغ رہنمائی کا انبیاء کے  
ہاتھ میں دیا۔ اور تمام عالم کو سید الانبیاء سید الاصفیاء احمد مجتبیٰ  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمع جمال جہان آرا سوروشن کیا۔  
بقول مولف۔  
قصیدہ

تو را احمد ہے سب سے زالا	ہے جہان میں اوسے کا اجالا
نام جس کا شفیع الورا ہے	ہے وہی اپنا بخشا نے والا

گر حضرت نہ کیونکر ہو امت  
 جس نے رُخ پھیرا یا نبی سے  
 بچہ گدا کے گلے میں اُلجھی  
 کیا غرض اوس کو خلیہ بریں  
 ایسا رو یا سراق جی میں  
 جوش ریا ہے کیا میرے آگے  
 حوض کوثر ہے جس وقت پھنچوں  
 چہ سا ہوں درِ مصطفیٰ پر  
 ہے یہ یسین و طہ سے ثابت  
 میں گدا کے درِ مصطفیٰ ہوں  
 کب ودا آتا ہے جنت کے جانب  
 نور سے جس کے روشن جہاں ہے  
 مثل پروانہ اسے شمع شرب  
 قلب صد پارہ میرا نہیں ہے  
 ہے تباہی میں حالت بھیری  
 یا نبی جان اب جا رہی ہے  
 اس قصیدے سے پاؤں گنجنت

مہ کے اطراف ہوتا ہے کالا  
 ہو گا تشریف منہ اوس کا کالا  
 ہو درود ہمیں برکات کالا  
 جو دینے کا ہے رہنے والا  
 عسکر کا بھر گیا ہے پیالا  
 ہجر احمد میں ہوں روئے والا  
 مجھ کو ہو یک میسر پیالا  
 ہوں بڑا میں بھی نقت دیر والا  
 انبیاء میں ہو تم شب سے اعلیٰ  
 ہے میرے حق میں کمال و شالا  
 سوئے شرب جو ہے جان والا  
 ہے ودا نکھوں کا میرے اوجالا  
 ہوں میں تم پر بند را ہونے والا  
 ہے مجھ عشق نبی کا رسالا  
 دل میں ہے آہ لب پر ہر ناالا  
 کوئی دم میں ہوں میں آنے والا  
 ہے مجھ خلد بریں کا قبالا

ہن جو تحقیق تراج حضرت  
یا بنی اون کا ہو بول بال

پس اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے۔ تمام نبی  
مرسلین اور ملائکہ مقربین۔ اور آسمان۔ اور زمین۔ اور جہدہ ہزار عالم  
کو عالم ظہور میں لایا۔ اور اوس کے وجود باوجود ہر ایا مقصود کو قتل و وجود  
جمع کائنات کے خزانہ اختصاص کذبت کثر تحفیت سے خلعت  
خاص لولا کہ کیا خلقت الاولاد کا پھنایا۔

بیان واجب مولود شریف

حضرات تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح آپ کی حیات  
میں واجب تھی اوسی طرح بعد آپ کے وفات شریف کے بھی واجب  
لازم ہے روایات کثیر سے ثابت ہے کہ جس محفل میں ذکر خیر آپ کا  
باادب اور صدق دل سے ہوا کرتا ہے۔ اوس محفل میں رحمت کے  
فرشتے درود خوان حاضر رہا کرتے ہیں اور اوس محفل پر بار بار رحمت  
الہی کا نزول ہوا کرتا ہے۔ آپ کا ذکر خیر سننا اور پڑھنا موجب  
سعادت داریں ہر کیونکہ عند ذکر اولیاء اللہ تزلزل  
یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے۔ اب غور

کیا جائے جب اولیاء اللہ کا ذکر کرنے سے رحمت نازل ہوتی ہے تو  
 ہمارے آراخیز سے طے اصلی اور عملیہ وسلم کا ذکر خیر کرنے سے زیادہ تر  
 حمت کیون نہ نازل ہوگی۔ رباعی

موتی ہر جہاں شایس میلاد و شریف	لائی ہر وہاں روح پیمبر شریف
برائین نہ کیوں اور کی مقاصد میدار	پڑھتے ہیں کوئی کہ مولود شریف

### رباعی

اے اہل نرم ذکر نبی ہم سناتے ہیں	وفیق شتائے پاک سحر و جلائے ہیں
داخل ہوا جو نرم میں بیشک ہر جنتی	لوٹو ہم آج دولت جنت لٹائے ہیں

### رباعی

محبوب کمال و میحان حمت خدا کی ہر	بچاؤ فرشتہ جان بکریب کبریا کی ہر
رکھو انکو نہ پردہ آنکھوں کی کھو لکر دیکھو	زمین ستراسما کیاروشنی نور خدا کی ہر

### رباعی

یہ مجلس میلاد جو کرواتے ہیں	وہ اپنے مقاصد کو صدایا تہ ہیں
ہوتا ہے ہر سان ذکر نبی اے میدار	سُن نے کو ملائک بھی چلا تے ہیں

### قطع

کرواتے ہیں جو مجلس میلاد نبی	یارب مع اولاد وہ اباد رہیں
عقبیٰ میں بچیں نالہ سفر سے تحقیق	دنیا میں مدام شرم و شاد رہیں

## قصہ

<p>بیاد مجلس میلاد ختم الانبیاء تو اس بیمار درودل مسیحا را چہ میجوی اگر در محفل میلادانی با ادب نشین خدا را دوست گرداری طاعت کن محمدؐ نہی بزم عجب بزم خوشا بختی عجب فقی</p>	<p>شنو ذکر جناب سیدہ درود مہدی طیب محبوبان بخوار و اینیاشنایا نداری گراوب بہر خدایہ گریہ ایجا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْا رِجَالَنَا ملک ایجا بشہ ایجا بختی ایجا خدا ایجا</p>
---	---

## بیان فضائل درود شریف

حضرت درود شریف حلال کُلِّ مُشْکَلَاتِ ہر چنانچہ ارشاد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ  
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا  
 صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی تحقیق کہ اللہ اور فرشتے اسی  
 اللہ کے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اسے ایمان والو تم  
 بھی درود و سلام بھیجو ایسے نبی کریم سرِ ابراہیم پر کہ جس کے طفیل سے کیسی  
 کیسی بزرگی تم کو حاصل ہوئی اور ارشاد فرماتے ہیں خود حضورِ خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم حدیث اِنَّہٗ لَیَرُدُّنَّ عَلَی الْخَوْضِ الثَّبْتَ اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَامَتِ  
 اَقْوَامٌ مَّا اَعْرِضْتُمْ اِلَیْہِ الْکَثْرَةُ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ یعنی البتہ بے انتہا وہ  
 قیامت کے روز خوض کوثر پر آئیں گے مین اوں کو نہیں پہچانوں گا مگر جانوں گا

باز ہمارے گور و زو کی وجہ سے جو مجھ پر رہے۔

## قصہ

<p>اشنہ لبون کے ساقی کو شہر صلی اللہ علیہ وسلم معدن عرفان سینہ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ جان لطف منبہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ او اکبر کو جھکا کر صلی اللہ علیہ وسلم سب کا ہر شوق خالق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم ایا ہر برقعہ ہم کا لیکر صلی اللہ علیہ وسلم ہین شہ شامان فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم نائب بھینا پیو ہم صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح والا مہر نور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کر مہر دین کے رہے صلی اللہ علیہ وسلم نیر غلام آواز میں پر صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>انکھو مل نہا می محشر صلی اللہ علیہ وسلم مصدق ایمان جہ رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم عظمہ سے بڑا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ بانی اور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کریا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کو اوج کے سایہ ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم بشاکت سلیمان معمر عرفان مخزن ایمان الی اور ہی لقب بھینا علی نسب بنی و الحب بنی و بنی حسن بن علی سے ترالا سیکھا جہا میں کجا ولبرہ شاہ دو عالم کل کے کرم کل کے عظم برج حمل سے نکلا ہوا تر شکر جو کجا سب کا مقدر</p>
--	--

ہندین تحقیق ہے کہ نیکو دلین بھی اس عشق میں  
پھر تاج جلوسہ چشم بھینا کر صلی اللہ علیہ وسلم

<p>ہے مجاہد میلاد مبارک اسجا قطعہ دینا کے تفکرات چھوڑ دینا</p>	<p>پڑھتے رہو یاں درود جب سے میٹھو تعلیم کی جا ہی پھر ادب سے میٹھو</p>
--	---



حضرات فضائل و روز و رات میں بیٹھیں اور سیکڑوں پر دیانت اور ہر روز  
 حکایات موجود ہیں جن کا بیان اس مختصر اوراق میں نہیں کیا گیا ہے۔ غیرت اس کے  
 ہے کہ ایک شخص وقت طواف کعبہ بجائے ارکان مقررہ کے اور دوشرفیت  
 پڑھتا اور طواف کرتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ایک محدث نے پوچھا کہ اسے  
 بھائی طواف کعبہ کے جدا گانہ ارکان و انداز میں تو ہر مقام پر درود شریف  
 پڑھتا ہے اس میں کیا امر ارہین اس نے جواب دیا کہ میرا ناقابل بیان بہن  
 میں ہمیشہ اسی بیچ و غم میں رہتا ہوں اور جناب باری کی تعجب کرتا ہوں۔

قسم ہے یا آکھی یا آکھی نہ دے اب غم کی دلیں میرے جا آکھی اور ہے یہ عرض تجھے رہوں یا رب گدائے مصطفیٰ دینے میں مجھے پہنچا دے یا رب نراق مصطفیٰ میں مرا ہوں بھی تجھ سے دعا یا رب ہر دم آکھی از طفیل مصطفیٰ خداوند ابراہیم فاطمہ تو آکھی از پیے شبیر و شہر	قصیدہ میرے دل میں تری الفت سہمی جو دے تو دے نبی کی آشنائی نبی کے در کی ہو حاصل گدائی نہیں میں چاہتا ہوں تجھ سے شہائی نہیں بھاتی مجھے اون کی جدائی میری اب جلد ہو و انتک رسائی میرے ایمان کو دے تو روشنائی عذاب قبر سے پاؤں پائی میری اب جلد کر شکل کشائی میری اگر جلد تو حاجت روائی
--	--

اس کے بعد اوس شخص نے محدث صاحب سے کہا کہ اے جناب بیاس ظالم کیے  
 کہتا ہوں کہ میرا رب بڑا لڑکھار تھا اور فسق و فجور میں گرفتار تھا اتفاقاً مسافر  
 میں حج کو بنانا تھا ایک عارفہ مہلک نے اکیس ملک الموت نے دفعتاً حجر  
 قضا کے پر چھیلے پلیر روح نے نفس تن سے پرواز کی مشیت ایزدی سے  
 چارہ نہیں بڑتی بے نیاز کی میٹھ کے طرف میت کے جو دیکھا تو تمام سیاہ  
 سمجھا کہ یہ صورت بیاعت کثرت گناہ ہے اسے برا اور اب میں کیا کھوں۔  
 ایک تو عالم مسافرت میں خود حیران دوسرا خوف بدنامی پدر سے پریشان  
 کس سے کھوں کوئی بارگاہ نہیں حالت غربت میں کوئی مونس و غماز نہیں۔  
 جس طرح ہوسکا اوسکی تجھیز و تکفین کی وہ میت پیوند زمین کی۔ مگر مجھے  
 اسوقت ایک توبہ کے مرنے کا الم۔ دوسرے مشاہدہ عذاب کا ستم  
 ہجوم اندوہ سے ماتم وار مجاور قبر بنا سو گوار پدر کا ہوا ور شبانہ روز حضور  
 اقدس میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض رسا تھا۔

### قصیدہ

بے سہارا ہوں یا رسول اللہ  
 میں تمھارا ہوں یا رسول اللہ  
 جان نشا را ہوں یا رسول اللہ  
 مانک مارا ہوں یا رسول اللہ

میں آوارہ ہوں یا رسول اللہ  
 لو برائے خدا خبر میری  
 نام اقدس یہ آئیکے میں نے  
 ہر صلیت میں آپ کو میں نے

مفتوحہ دل کے بچہ دو دامن کو	میں پسار اہوں یا رسول اللہ
سپنے مشکین میں جل کین	جب پکارا ہوں یا رسول اللہ
کرد و اب یا بچہ رعیت مجھے	بے کنار اہوں یا رسول اللہ

اس اثنائے کیا درمنا ہوں کہ یکایک ایک روشنی سی نمود ہوئی وہ تیری  
شب سب منتظر ہوئی۔ ناگاہ ایک سواری پر شوکت و جاہ کا طوطا  
تہاہ فرشتہ زمین چادر نور ہوا۔ دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب وقار نہایت  
نبینہ کمال پر تکین چہرہ سے نور ٹپکتا ہے۔ خوشبو و باغ قدسیاں  
ممکن۔ سب قریب قریب آئے۔ اور یوں زبان چھریا لائے کہ اس شخص کی  
مٹی نہ کھاتے بھائی کوہ اگر میت کو دکھلا۔ اس وقت مجھ کو ایسی ہیبت  
آئی کہ فی الفور قبر کو کھولا اور مٹی کو سر کا کے تختوں کو نکالا الغرض حضرت  
نے قبر میں اتر کے دست شفاعت میت کے منہ پر پھیرا۔ فوراً چہرہ  
میت کا آفتاب سا چمکنے لگا۔ مصائب سا دھنکے لگا زائل ہوا سب  
انہ ہیرا۔ میں نے جو غور کیا تو بجا کے روسیاہی تمام چہرہ نورانی ہے  
صداوت بخشش کی نشانی ہے۔ قدموں پر گر کے کھا کہ یا حضرت پہلے اپنے  
اسم مبارک سے مطلع فرمائے۔ پھر اس گناہ گار پر رحم فرمانے کا سبب  
بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے شخص میں محمد رسول اللہ ہوں اُمّت عالمی  
کا مندرست خواہ ہوں۔ بچان اللہ مان مومنوں کی زین ہوں ایک ذات مقدس

ایسی ہی ہے جس نے صدق دل سے آپ کو کارافرما جواب دیا بقول ابن

عساکر سے پھر لے کر کی صلائی ہے

التجائی ہے یا رب نہ وفا آتی ہے

کو ترشی کو مرے صاف مٹا دیتی ہے

لے کر جب طے کر کے دے تو کھاموشی

زندان کرتے تیرہم وون کو سیلین

رحمت حق کا ادا شکر ہو کہو نکر ہے

شایدائی ہو دیتے کے چمن سیو صبا

آکے روئے منور کا فدا ہوں حضرت

غم وقت سے جو غش کھا کوین گر پڑا ہوں

تبع ابرو سے تھارے جو ہوا ہوں بسمل

ایکے چہرین جیسے ہوئی تن ہووا

دسکئی زلف کی ناگن تو مسیبا نکر

آتش عشق سے دل میں بجھ کر کیونکر

یا الھی کہیں بھلے پھر میرا قلب خیرین

روشنہ پاک سے لپک نہ آتی ہے

میرے آفاق فقط مجھ کو آتی ہے

جلوہ یار کی سرور قست نہ آتی ہے

کس کے جلوہ کی جھلک ہی نہیں آتی ہے

ورع صبا نکی بھلا تو کو نہ آتی ہے

ہم گنہ کرتے ہیں وراو سکھ جاتی ہے

آج اسے بلبلو کچھ بوسے وفا آتی ہے

خویر پر میری طبیعت نہ فور آتی ہے

نکھت زلف لے باو صبا آتی ہے

چونے سے قدم آج نہ آتی ہے

فہرہ یاد دہنی کی حد ایک نفسا آتی ہے

بھیننی بھیننی تر و دامن کی ہوا آتی ہے

ہر طرف سے تری کو پے کی ہوا آتی ہے

روز یک فکر نئی دل پہ سوا آتی ہے

یا دلیسو کوئی من میرے سر تحقیق  
شہ فیقت کی نہی روز بلا آتی ہے

جب جو ان تشریف فرما کی گامسبب دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ  
 شخص ہر شب تین سو بار مجھ پر درود پڑھتا تھا۔ ہمیشہ اسی میں مشغول  
 رہا کرتا تھا۔ فرشتے فوراً وہ بدیہ درود میرے پاس بھیجتے تھے کہ میں  
 دیر نہ لگاتے تھے۔ تین دن سے جو درود نہ پہنچا۔ میں نے فرشتہ حاج سے  
 استفادہ کیا۔ انھوں نے اس کے جواب میں یہ اظہار کیا کہ تین روز ہوئے  
 وہ شخص مر گیا ہے۔ انواع انوار عذاب میں مبتلا ہے۔ مجھے شہر علی  
 کہ جس شخص کو میرے درود کا درود ہے حیف ہے کہ وہ تمنا قبول  
 عذاب گوارے ہے۔ لہذا میں خود بخوار آیا۔ اسکو شہید عذاب پہنچوایا۔  
 مومنوں غور کا مقام ہے کہ ہم سیاہ کار حضرت کی شریعت کے پاس  
 نہ ہیں اور کبھی ذکر خیر کے ذریعہ یاد تک نہ کریں۔ اور اپنی جان و مال کو  
 اپنی الفت میں رمت برابر نہ کرنا کریں۔ رات دن پاؤں پھیلانے سے  
 رہیں۔ اور فکر معیشت میں سر دھنا کریں۔ پس بیماری ناہنجاری کو دیکھو اور  
 حضرت کے اشفاق و عنایات پر نظر و جوہر حال و مہرِ صیبت میں ہمارے  
 شریک حال رہتے ہیں۔ پس کیونکر نہ شمار ہوں ہمارے مابناپ۔ اور  
 کیونکر نہ تصدق ہوں ہمارے زن و فرزند۔ ہم سیاہ کار دن کو بچڑوات  
 عالی کے کس کا سحرا رہی جس سے امید نجات کی رکھتے۔ بیشک  
 آپ ہی رَحْمَتُ لِلْعَالَمِیْنَ اور مَشْفِیْعُ الْمَذْمُومِیْنَ ہیں گو آپ کے غلام

کیسے یہ ہی کیسے سیاہ کار کیوں نہوں۔ میان کل کے دن آپ ہی کو بخشوا  
بندگی جو بابت شہادت عرصے کرتے ہیں۔

غلاموں کی اللج اب بجاؤ بیگی	قصیدہ برے ہیں تو اپنے بناتے بیگی
کہان چھوڑتے ہیں گنگار دامن	میان کل کے دن بخشواتے بیگی
بیس کیا نکیر بن ہم کو نوحہ میں	حقو آپ تسلیف لاتے بیگی
نہ نکلتے گی جان آپ جتنا آئین	وہ نور منور دکھاتے بنے گی
سیاہ کار دسینا ہیں بھٹی کے مجھ	بحان بھی وہاں بھی پچاتے بیگی
ہیں سنگین گناہوں کے اعمال نامے	بناب آپ ہی کو نکالتے بیگی
پہلے ہیں بل پر قدم عاصیوں	رسول خدا را ان پچا سے بیگی
فرشتے جہنم کے کھینچتے جہنم	جی سے مکرم تھوڑا سے بنے گی

اگر دستگیر عشق احمد ہوا ہے  
یہ فرقت کے صدمے اٹھا تو بیگی

الحاصل اوس جوان نے محدث صاحب سے کھا کہ اوس دن سے میں نے بھی  
مداومت و رورود شریف کی اختیار کی۔ اور کثرت کی یہی وجہ ہے جو اظہار کی  
سبحان اللہ مومنو خوش نصیب ہمارے جو خداوند کریم نے ہم کو اپنے حبیب کی  
امت میں پیدا کیا۔ اور زبے قسمت ہمارے جو ہم ایسے شفیق و رفیق  
سلطان کے غلام کھلاتے ہیں بیشک بجز ذات انحضرت کے ہم سیاہ کاروں

کا کوئی غم نہ رہیں جو اس بخت کی رکھتے بقول ہفت -

<p>خیر تو زبیر امت مولیٰ و غم نہ نیست          لطف فرما روز محشر برگزیده عاصیان          من گنہگار تو ام لیکن نظر رحمت است          از من بیل چہ پر سی شمع غم یا مصطفیٰ          بہر دیدار تو من تاکہ بگریم خون دل          اسے میسائے زمانہ از تو پی رسی تو          قبر تار یکم ندارد حسیاج از روشنی</p>	<p>با بی روز جزا بر تو شفیق و پارسیدہ          جز تو و اللہ پیش حق مارا کسی جزا رسیدہ          ہر چہ خواہی کن مرا بہر زبان نثار          کے بود پوشیدہ بر تو لایق اطہار          طالب دیدار را تشکین تیر دیدار          خار کشتم زار کشتم طاقت گنہگار          داع ہائے عشق کجہر کمر از انوار</p>
--	---

ہر چہ خواہد میکند تحقیق رب العالمین  
 بندہ را در حکم مولا حاجت اصرار نیست

پھر روایت ہے مسلمانوں کے حق میں سراسر ہدایت ہو کہ ایک مرد صالح توفیق  
 دینار کا قرضہ درتھا کمال تنگدستی کے باعث اسکو زر قرضہ اور زاد ثلوار تھا  
 قرض خواہ نے تنگ ہو کر حاکم سے فریاد کی طلب اپنی جائداد کی قاضی نے  
 حسب درخواست اس کے دین سے کھا کہ اچھا تجھ کو چالیس دن کی مہلت  
 دی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں ادائی دین کی بڑی گنجائش ہے۔ مرد صالح  
 بیچارہ مصیبت کا مارا۔ پانچ سو و پڑیشان سب گریبان اپنے کو جناب  
 قاضی الحاجات کے طرف رجوع کیا اور نہایت حسن اتفاقاً سو شبانہ روز



درود شریف کا ورد کرتا اور بار بار پکارتا کہ اَعْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 مجھے غم پر پاؤں سے یا رسول اللہ۔ اور بعد درود دل پر عرض کرتا تھا۔

### قصہ

بچہ خدا باد سجدہ کر دینے میں گذر اوس شاہ کو تیار کر غلین پا کو حرم کہ  
 کھنا کہ امیر شاک قمر شاہنشاہ جن و بشریک عاشق خستہ جگر تار ہی تھکوا یاد کر  
 اسی لایران خوش بیان کہ یہ بدین کوروان اپنی روئے میگمان یسرنی کی کہ  
 کرسات یوان کرنا بیان ای حامی در ماندگان یک پکا ہر باغ ہوا ہر گم کی نظر  
 ای آفتاب پرنیا بچہ خدا بچہ خدا اوس شاہ کے روضے پہ جا جو ہر امام و مرسل  
 کہنا ہی کہ کو تھکا اسے نور ذات کہ یا ایک آپکا ہر شیفنت کی لچو او کی خبر  
 مان ای قمریہ تھکا کو بھی تہ ہون اپنی گہی تھکو قسم ہر اکی بکدینے میں کھی  
 کہ کہ اسے بندگی کہنا کہ ای سرو سہی عاشق تمھارا ہر گھڑی ہتاہم غم و شرم تر  
 پس اوس کا وہ روز وہ روز بہ عرض رسا مقبول بارگاہ رسول خدا ہوئی یک یک  
 دریا سے نہت جوش زن ہوا شب کو وہ جوان نے آپکو خواب میں دیکھا  
 ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ اسے شخص تو بھان کے پاوشاہ کے پاس جا اور  
 اوس سے تین ہزار دینار لا۔ جب وہ بیدار ہوا سوچا کہ کوئی دلیل اس بات کے  
 ثبوت کی میرے پاس نہیں۔ کسی طرح تین ہزار دینار ملنے کی آس نہیں۔  
 دوسری شب آپ نے پھر جلوہ فرما ہو کر تاکید فرمائی۔ اوس جوان نے

مارے حجاب کے کچھ زبان نہ بھائی۔ تیسری شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جانے کا سبب استفسار فرمایا۔ اوس کے جواب میں اوس نے دست بستہ یہ اظہار کیا کہ یا رسول اللہ میرے تصدیق کلام کی اوس کے پاس کیا دلیل ہے۔ اوس کے یقین لائیکل کون دلیل ہے۔ ارشاد ہوا۔ اوس سے کہنا کہ تو بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک پانچہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے بعد اوس کے کوچہ کار و بار میں جو قدم دہرتا ہے وہ سب تیرا مقبول ہو۔ اور تجھ کو درجہ اعلیٰ حاصل ہوا۔ اس بات سے سوائے حق تعالیٰ اور کراما کا بختی کے کوئی ماہر نہیں بھیڑتا تیرا کسی پر ظاہر نہیں اسے عاشقان رسول مقبول۔ شاربان کا مقام ہے۔ دیکھو ہم غلاموں پر حضرت کی کیسی نوازش و اکرام ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ۔

(مَنْ رَأَى فَقْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَتَبَايَعَهُ يَرْسُولُ اللَّهِ خُشَا نَصِيبِ اَوْسِ شَخْصِ كَيْ جَسَنَ كَهْ وِيْدَارْ مَبَارَكْ سَهْ اِيْكِي مَشْرَفْ هُوَا۔ اور جِسْنِي اِيْكُو دِيْكِيَا بِيْشِكْ اَوْ سَنِي خَدَا كِي رِيْدَا كَا اَوْرَا كِيَا۔ بقول مولف۔

حبلوہ حق یا محمد روئے تو	قصیدہ	عجب جن و بشر بروئے تو
طوق شد عجب دل یوانام		حلقہ گیسوئے عنبر روئے تو
بجرت لم حاجت شمشیر نیست		فوج کن از جنبش ابروئے تو
دل پریشانست چون سنبل ہدام		در خیال زلف عنبر روئے تو

نہیں تھیں انہیں گالیاں مارنے سے  
 بہت مارا باغ بننے سے نہ  
 ہستیا میں وہ نسبت کیسے نہ تو  
 پینہ از بہر شفاعت ہوئے نہ تو  
 جز ہواے دامن خوش ہوئے تو  
 چھوڑی ان مشدود خوف تو  
 دل تصدیق جان فدا ہوئے تو  
 مدفن میں گر شود در کوئے تو  
 تشنہ لب تحقیق آمد سوئے تو

کے بگرو و قریب تو حاصل ما  
 مانگی خواہم گلزار حیات  
 بھر حق کن اظہار حبیب  
 جسم فرما روز محشر باغ  
 غنچہ دل یا نبی کے لب گند  
 روز و شب باشد ہمیشہ نظر  
 عین ایمان ہو دو صفت رخت  
 زندہ جاوید بہر شہم تا ابد  
 جام وصلت لطف کن چہ بین

پس اوس مرد صالح نے بادشاہ کے پاس جا کر احوال خواب کا بیان کیا اور  
 جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ عیان کیا۔  
 بادشاہ ماجملے خواب سن کر بہت شاد ہوا۔ بند غم سے آزاد ہوا  
 تین ہزار دینار اسی وقت اوس شخص کے پیش کش کیا اور کھایا۔ یہ سب  
 سچہ ہے جو کہ تم نے پتے دئے۔ اب مابین تمہارے اور ہمارے  
 روابط محبت کے تحکم ہوئے۔ آج سے تم میرے محرم قرار ہوئے۔ جو کچھ تم کو  
 ضرورت ہو جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف بیان کرنا۔ اور اس خام  
 کو اپنا مہون منت کرنا۔ اسکے بعد بادشاہ نے۔ جناب باری میں سجدہ

شکر ادا کیا اور باشتیاق دیدار رسول پروردگار یونان عرض کیا بقول مولف

ہیر کیا ہر تخت پر وہ اب ٹھانکے قصیدہ طالب دیدار کو جلوہ دکھانے کیلئے

سیکڑوں لاکھوں نہاروں میں خدا جہاں منتخب تم کو کیا ولہ پناہ کے لئے

ایک عاشق تھی لہجہ حسن یوسف کی مگر آپ ہو محبوب اب سارے زما نیکیلئے

روتے روتے بنگی سہاگوں کی چھری ہوا روہ جو بین دریا بھانے کیلئے

جب تمھاری یاد میں نے یہ جھجک کیا جام کو ٹالتے ہیں جو میں پلانے کیلئے

عشق اچھو میں فنا ہو کر چو پائی ہو بقا موت آئی ہر محو دیکھو جلانے کیلئے

ہو مہر جام وصلت کیسے ریا رسول چاہئے کہ تو لک و لک اچھانے کیلئے

یا اہل مدین کل جا پو دم تن سو میرا اور مسخا تم نہ او پھر جلانے کیلئے

کشتہ چو بنی کا کیا روئے تم غلام کیوں طمیا سے ہونا حق ستا نیکیلئے

جہم میرے چلین گرسوز و فوج یابی خوف کیا ہے آپ میں مجھ کو چھڑانے کیلئے

کشت اعصیان باعث منہ کفن میں ہو شہم آئی ہر محو و شہد دکھانے کیلئے

دوست و حاجت ہنیں تعلقین کی ہر کام نہ آئے اقامت ہے کل سر جانے کیلئے

حسرت دیدار میں تحقیق مرنا تو ہے

آئینکے شہ قبر میں جلوہ دکھانے کیلئے

الجمال و صالح بادشاہ سے رخصت ہو کر قاضی کے پاس آیا عرض خواہ کے

دنیار ویکر مضمون خواب سنایا۔ قاضی نے کہا۔ سبحان اللہ جس شخص کے

رَسُولُ خُدَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حَامِی مَدَدِ گارِ سہولت ہم  
 اوس سے طالب و نیاز ہوں۔ میں ہرگز نہ لوں گا یہ تھراؤ قرضہ میں پڑا ہے  
 دوں گا الغرض قاضی نے ویسا ہی کیا۔ قرضہ تو تھا جب یہ حاجت آئی تھی چار روپے  
 اور قاضی سے کہا۔ کہ یہ بھی تمہیں نہ رہا، نیاز اور قرضہ کہ یہ کب تک پہنچے گا وہ نہ جانتی  
 لیجئے۔ اور میں نے بھی اپنا قرضہ معاف کیا آئینہ بول کو نہنگ غصے سے پاک لیا  
 اسے دینا ارہجائیو کیون غافل رہتے ہو ہر وقت دہراں و درود و توبہ بخفا سے  
 غافل نہ ہو بیشک درود شریف حلال مشکلات ہے۔ درود شریف قرضہ کے  
 پڑھنے والے کو۔ دینا میں راحت اور بھائی میں نجات ہے۔

نام حضرت چاہ لاک بار درود دہ	بے عدد اور بے شمار درود
سم کو پڑھنا خدا نصیب کرے	دم بدم اور بار بار درود

## سیان فضائل محفل میلادیت

حضرت امام جذری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خلوص نیت سے  
 مجلس میلادیت پر ارشاد کرتا ہے۔ وہ یا صدق دل سے ذکر خیر سنتا ہے وہ  
 سال بھر ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اور مقصد دلی اور کل براتا ہے۔

بیاد مصطفیٰ جو اشک دامن بجاؤ تو ہیں رباعی	وہ گویا حرف عصیان ان پر لوج دل پہنچتے ہیں
ہو کیا بیدار بخت لونا جو طیبہ میں فنا ہو کر	قریب خدا نوزیر خاک سوسنے ہیں

فاسد بر حال تاکہ برخلاف اسکے کہیں کہیں عاشقانِ رسول مقبول اس نام نہاد  
 شریف پر پھر اسے نہیں تو کسی نے اسکو بدعت کہتا ہے یا اور کسی نے نہاد کہتا ہے  
 یا اور دوسرے کا جیل کر کے جانا منہ حکیم کا منکر سنا ہے۔ اور کسی نے باقی محفل کے  
 خاتمہ محفل میلادین حاضر بھی ہوتا ہے تو غلبہ خواب سے پڑھ پڑھ جاتا ہے  
 وہ انفسانہ شری کہنا شروع کرتا ہے۔ ان کہیں ناچ رنگ ہو یا ڈونڈیا گیتن  
 ہوں دعائیں لی شوق سے حاضر ہوتے ہیں یا بیت بلبسون میں تمام تمام شب  
 شوق سے جگتے ہیں۔ ایسا جانا حکیم تو کیا اگر آسمانی فرشتہ بھی کہہ دے  
 مفسر میل بر شفا ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا خج سعادوت دارین گردانا  
 جاتا ہے۔ اسے دنیا بھائیوں سے میرے پیارے بھائیوں سے کہ میرا  
 یہ بیان اسوقت تکوتم قتل معلوم ہوتا ہوگا۔ دیکھو خدا سے ڈرو جو روزہ  
 زندگی ملک جھکتے ہی جھکتے فسق و فجور میں گزر جاوے گی آخر ایک روز  
 بمصدق **مَنْ كَفَرَ فَاَنْفُسُهُ اِلٰهٌ اَوْتِیَتْ سَبْکُوْرًا** اور پھر قیامت  
 کے دن زندہ ہونا اور خداوند کریم کو جواب دینا برحق ہے اسوقت خدا  
 در رسول سے شرمانا ہوگا۔ پس تو سنیک دے اللہ جل شانہ تمام دنیا  
 بھائیوں کو۔ کہ خدا اب خدا سے ڈرین اور اس کے رسول کریم کی محبت  
 کے پابند رہیں۔ اور اپنے آقا **مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ**  
**وَعَلَّیْہِ سَلَامٌ** کی عشق و محبت میں مبتلا ہو جائیں۔ اسے بر حال من۔

نوف صیان سیرت جو بھاتا جاتا	یقین کبر کرم جوش میں آتا جاتا
پر نور نبی کا شعلے کرتا دل	محرر آئینہ قلم چمکتا جاتا
صحت گزشتہ جویا رہی کے قابل	جلوہ حق میرے آنکھوں میں ہی چلتا جاتا
شگ زینہ جو بنا رہتا اقدس کا	بوسے نعلین مبارک کے میں لیتا جاتا
بخت خوابیدہ اگر جگتے ہو یا	شہر شرب کو سے آنکھوں سے میں چلتا جاتا
لوگ یوانہ نہ کہتے مجھے وحشت دل	سر سے کیسے میسر کا جو مودا جاتا
سوزش عشق نبی دین الہی معنی	شمع سان مجھ فل عالم میں میں چلتا جاتا
باغ شرب سے نسیم سحری کراتی	غنجہ دل صفت گل میرا کھلتا جاتا
دل میرا اونکی جدائی میں بہت قوت	مرض عشق جو اسے رشک مسجیا جاتا

بسم عشق نبی گریہ میں ہوتا تحقیق  
پس مردن مرا لاشہ بھی ٹپتا جاتا

اسے مسلمانوں افضل ترین عبادت اور بزرگ ترین ریاضت ہم گدایوں کی  
اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جو کہ وسیلہ حاجات  
و نیا اور ذریعہ نجات عقبی ہے۔ خوشحال اور غشاقون کا جو کہ آپ کے عشق  
و محبت میں اپنا مال و زرٹا کر آجخاب اقدس کی حضوری پا سنے ہیں۔  
اور ایک ہم ہی بد قسمت اور پریشان حال نہہد ہیں۔ رہ کر گفت و فوس  
لے سنے ہیں۔ بقول مولف۔

<p>ہند چھک جو دینہ مرا سکن ہوتا قصیدہ</p> <p>شوق رخسار بنی قلب پہ کرتا جواثر</p> <p>جذبہ عشق نبی سے جو میں ہوتا تیا ب</p> <p>خوب تھا خلد میں ہوا ہر پیمبر جاتا</p> <p>الفت احمد مرسل مرے ولین جوتی</p> <p>قد اچھا کا نہ ہوتا جو پیمبر بل عاشق</p> <p>لب و زبان پیمبر کی جوا لفت ہوتی</p> <p>اشرف عشق پیمبر سے جو ہوتا عار و</p> <p>قلب میں عارفین رنگین کی جوا لفت ہوتی</p>	<p>سائے روضہ پر نور کے مدفن ہوتا</p> <p>مثل خورشید کو دل میں بھی روشن ہوتا</p> <p>خواب میں احمد مختار کا درشن ہوتا</p> <p>ہاتھ میں احمد مختار کا دامن ہوتا</p> <p>درہم داغ محبت کا یہ مخزن ہوتا</p> <p>شاخ تو بی پھلین ہے نہ نشیمن ہوتا</p> <p>دل مرا گہر و بیہوش کا معدن ہوتا</p> <p>نور عرفان کا مرا قلب بھی مخزن ہوتا</p> <p>دل پر داغ مرا غیرت گلشن ہوتا</p>
---	--

ولین جوتی سے تحقیق نبی کی لفت

سینہ گنجینہ اسرار کا معدن ہوتا

حضرت مولانا عبد القدیر عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر میں ایک ایک  
 بڑھیا نیک سخت پرہیزگار رہتی تھی دن رات عبادت کرتی تھی جیبے مگر تو اس کو اسباب تک  
 و نیار کہ وہ بھلی دس غریبے نہ سوت بیچ بیچ کر جمع کیا تھا انکا المومنے بی بی نے عہد کیا کہ اس دنیا کو  
 کسی ایسے کام میں صرف کیا چاہئے کہ جس سے مجھ اور اس ضعیفہ کو ثواب حاصل ہو پس فکر میں  
 آئی کہ ایک روز اس نے کسی معلم پر جانکا اچھا چاند فقرا لکھے ہو کر ذکر خیر جناب سید الانام  
 علیہ الصلوٰات والسلام کا کرہی تھی اور حالت شوق و توق میں خوشحال تھی



جوان نے پوچھا کہ یہ کیا پور ہاسی لوگوں خواب ہے یا۔

جشن میلاد نبی کرتے ہیں ہم	قصہ غم مستم بہ خوشی کرتے ہیں ہم
ہے دینہ کا ارادہ کاہیکو	قصہ حنیت پیٹتے ہی کرتے ہیں ہم
کیوں نہ ہو دینگے ادا حوض را	ولسے مدحت اون کی اب کرتے ہیں ہم
جب کف پاکی فضیلت پڑتی ہیں	ہاں سداوت ہمہری کرتے ہیں ہم
کیوں نہ پڑے ہنسناں مقصود تک	آپ ہی کی پیروی کرتے ہیں ہم
جب شب بزم تہذیب گھلے تار و دل	مخ گیسو کے بنی کرتے ہیں ہم

اسکے بعد ازل آج سے اس جوان سے کہے کہ اسے برادر اس فرخبر کی  
برکت سے مقام تہذیب نصیب آئی ہے جو ان بھی اوس محفل مبارک میں شامل  
ہوا۔ پھر اوس جوان نے اوسے خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور  
مناوی غیب ہر ایک شخص کو فلاں بن فلان کہہ چکے۔ ام بنام پکارتا ہوا  
نوبت اوس جماعت کے بلانے کی پہنچی ہمیں بھی جوان بھی شامل تھا۔ اور  
مناوی غیب نے کہا کہ در حجاب کہ اللہ۔ یعنی رحمت ہو خدا کی تم پر  
اے لوگو تم میں سحر حق تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک ایک محل حنیت میں بنو کو  
نوطاؤں پہنچا ہے۔ جوان کہتا ہے کہ میں بھی اوس جماعت کے ساتھ چلاؤں  
ایک مکان غلطیم اٹھان دیکھا کہ۔ اوسکے بالا خانے پر حورین بناؤ سنگار  
کئے بیٹھے ہیں جب میں نے اوس مکان میں جا نیکا قصد کیا تو

ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ۔ اسے غریب مکان و سکا کر  
جس نے مولود شریف کی محفل کی تھی۔ اور یورو دوسرے مکانات  
جو اسکے گرد ہیں۔ حاضریٰ محفل کے لئے ہیں جنہوں نے ذکر میلاد شریف  
شوق دل سے سنا ہے۔ اور ان کے نام پر درود سلام بھیجا ہے  
غرض یہ جوان بیدار ہوا۔ اور صبح کو اسی دینار کے درفہ سے  
محفل میلاد شریف ترتیب دیکر تمہید بیان میں لایا۔

یہ بزم بزم مولود ذکر الہ ہے	یہ مجلس رسول فلک بارگاہ ہے
اس گھر سے تابعدار ہیں ایک ہر	جلدی جلوہ محفل میلاد شاہ ہے
جو آگیا بھان بہت نور ہو گیا	ساری گناہ مٹ گئے سر ہو گیا
یہ بزم جلوہ گاہ رسول زمانہ کی ہے	یہ بزم جلوہ گاہ مرے جان جانکی ہے
یہ بزم جلوہ گاہ شہ مسلمان کی ہے	یہ بزم جلوہ گاہ شفیع جہان کی ہے
اس بزم کی تمام زمانے میں حضورؐ	ملی نہیں بلکہ کبھی جا یہ جوہم ہے
اس جافلک سے بارش باران نور ہے	رفعت سے یا نکو پست بندگی طور ہے
یہ محفل حبیب خدا غفور ہے	جو کوئی اس سے دوری جنت سے دور ہے
کہتر ہیں جسکو عرش ہی مہ مقام ہے	یہ بزم ذکر مولود خیر الامم ہے
ہر فرش نوریان سے و انتک بچا ہوا	سر پر ہر شامیانہ رحمت کھنچا ہوا
پھولا نکا ہے ذریعہ نیہ پروا پرا ہوا	ہر سمت سے ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے رحمت رب مجید کا	کرہ سجا ہے جد حسین شہید کا
شیشے میں ایسا صاف بلوگر دے	جنکی جگت سے چہرہ خورشید زرد
جو کیہ ہے وہ مفضل عالم میں فرد	کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد
بھبیلا جو کائنات میں عالم یہ نور کا	گل ہو گیا چراغ سرشام طور کا
ہے عطر اعتقاد تو پان احاد کا	ہے چہا لہ جو جب کی تو کتھا داد کا
چونا ہے نور رشتہ بین و داد کا	زردہ ہے زردی رخ عاشق کی یاد کا
بٹتے ہیں خوب بار ثواب و رود کے	ملتے ہیں بہول رحمت رب و دود کے
نقصیم سو گئے نقل ثواب عظیم کے	ساع چلینگے رحمت رب جم کے
حصہ لینے لطف خدا کریم کے	تورے بیٹے نعمت فیض عمیم کے
اس بزم پاک میں جو کوئی دل سے آئینا	فردوس میں مکان وہ رہنے کو پائینا
مسند وہ چار باغ کنایا رب روزگار	تکیو نہ وہ بھار کہ حسد پر ابھار
ہر ایک پتے پر گل فردوس ہونٹار	ہر پل شک سنبل گیسو پرچ دار
ہر نوہ گلین چین روزگار ہے	ہر بہول باغ صنعت پروردگار ہے
ہر ایک گلاب پاش ہلو باغ خلد	دود خور گیسو حوران باغ خلد
مجر ہے شک لہ حمرائے باغ خلد	ہر عطر دان ہے گل رعنائے باغ خلد
عطر مراد سے ہے یہ غنچہ بھرا ہوا	اجر و ثواب سے پھل چین ہے ہر اہرا
کیسا مکان یہ کسی عمارت و نشا	کیسا وسیع صحن کیا خوب سائبان

<p>خوین تصدق اسپہیں گشتار</p>	<p>قہر شہنشاہ اور سپہ کمان</p>
<p>دروازہ اس مکان کا بالیدار</p>	<p>یہاں سے ایک مقدم خیر الانام</p>
<p>یازن کا ادب کروہیہ کا مقام بن ملک و دربان ہر کلام</p>	<p>یازن آمد رسول علیہ السلام ہے خواران باغ خلد کا یان اثر و نام</p>
<p>رفیق فراہان میں خود اندک جہیز</p>	<p>اس بزم پاک میں جو ہم آئے خوش</p>
<p>موقوف خواجہ حق بن قسیم جام پر مشغول رہی ہے غرض کا کام</p>	<p>موسیٰ بن گرم روشنی کے اہتمام پر ہیں حضرت ظلیل مکان عام پر</p>
<p>اعلیٰ اہل بزم کا تو پاسبان ہے مسکین سر نجات کا بس یہ نشان</p>	
<p>بعد اسکے اہل بزم سے خواب کا حال کھا جسے یہ ماجرا سنا۔ اوسے عہد کیا کہ نازندگی اس مجلس عالی کے چوڑنے کا اتفاق نہوگا۔ دوسرے روز پھر اوس جوان نے خواب دیکھا۔ کہ دو مکان جڑاؤ کیے اسکے ادنیٰ جواہر کے آگے سات ولایت کا خراج ایک جوئے برابر ہے۔ تیار ہیں۔ اور بہت سے مکانات اونکے اطراف ہیں اون دو نو مکانوں میں سے ایک مکان میں وہ ضعیفہ بہت عمدہ کپڑے پہنی ہوئی۔ نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائی بیٹھی ہے۔ اور اوسکے لباس ایسی خوشبو آ رہی ہے</p>	

اگر مردے کے دماغ میں پہونچے تو۔ قبر سے جی اوٹھے۔ جوان نے اوس  
 ضعیفہ سے سبب اس مرتبے اور عزت کا پوچھا۔ اوسنے کہی کہ۔ اے  
 بیٹا یہ مرتبہ بدولت اوسی دینار کے ہے جو تو نے محفل میلاد شریف میں  
 خرچ کیا۔ اور یہ دوسرا مکان۔ اوس خدمت کے انعام میں۔  
 تیرے واسطے تیار ہوا ہے۔ اور دوسرے سب مکانات اطراف کے  
 حاضرین مجلس کے واسطے بنے ہیں جنہوں نے مجلس مولود شریف میں  
 حاضر ہو کر ذکر محبوبِ خدا سنا ہے اور اپنا جان و مال آپکی محبت میں  
 فدا کیا ہے۔ اے مسلمانو۔ ایسے جناب کے نام پر جان و مال نثار کرو۔  
 تاکہ قیامت کے دن وسیلہ نجات ہم گنہگاروں کا ہو۔ جیسا کہ  
 کسی عاشق کا قول ہے۔

<p>اوتکے قدموں پہ نصیحت بیڑہ لوجان کیجے          لاکھ جان فدا کر دے مقدم جانان کیجے          ایسے محسن کا ادشکر کس عنوان کیجے          کیونکہ اس عمر کو صرف عمر حرام کیجے          عرض کیا کیا الہ شام غم سیریاں کیجے</p>	<p>جان دل و شہ لولا کہ قبر با کیجے          مال کیا چیز او جان کی حقیقت کیا ہے          بھگے جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے          آجہ جب لٹ دیا رہی ہم کو نہ ملی          ساتھ آپکے اے مھر سپھر رحمت</p>
---	--

شدت رنج و محن جرم و گنہ کی ظلمت  
 کیا غم و درد کو اظہار و نمایان کیجے

نقل ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طوفان  
 کی خبر دی گئی اور حکم ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے بناؤ۔  
 اور ادنیٰ ہمارے نام سے شروع کرتے سب پیغمبروں علیہم السلام  
 کے نام ایک ایک تختے پر لکھو۔ چنانچہ حضرت نوحؑ نے ویسا ہی کیا۔  
 اور ہر تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا۔ صبح کو وہ سب نام  
 مٹہ گئے۔ پھر دوبارہ لکھے دوسرے دن پھر وہ نام سب مٹہ گئے۔  
 تب حضرت نوحؑ نے بارگاہِ صمدیت میں مناجات شروع کی  
 ارشاد ہوا کہ جس طرح ہمارے نام سے شروع کیا ہے۔  
 اسی طرح ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 نام پر تمام کرو۔ جب حضرت نوحؑ نے نام نامی ہمارے پادشاہ  
 دو عالم کا لکھا غیب سے آواز آئی کہ اے نوح اب تمام ہوئی  
 کشتی تمہاری۔ سبحان اللہ مومنوں کی شانِ محمدی ہے۔  
 جس کے اظہار میں زبان ہر فرد بشر کی قاصر ہے۔ بقول مولف

نرانی کیونکر ہو شانِ محمدؐ	خدا آپ سے مدح خوانِ محمدؐ
بلا کر شب و صبح عرشِ ربّین	خدا ہی تو تھا مینِ زبانِ محمدؐ
کلامِ الہی سے ثابت ہوا ہے	زبانِ خدا ہے زبانِ محمدؐ
زبانِ میری قاصر و صفِ نبیؐ	خدا ہی سے بوجہ ہوسانِ محمدؐ

<p>وہ جسم محمد وہ جان محمد بیان کرتے ہیں نکتہ دان محمد یہہ گویا تہی ہر دم زبان محمد تہی مرغوب ہوئے دمان محمد جو دیکھے قمر درفشان محمد بین ہونا خدا یا زمان محمد کئے صید بین گیسوان محمد میں رکھتا ہوں بس نشان محمد نظر آئین گرا بر وان محمد جو دیکھوں رخ دستان محمد مے مجھ کو گراستان محمد بنا دے مجھے داربان محمد بنا یا مجھ بدخوان محمد</p>	<p>سر سر ہے نور خداوند عالم محمد کے جلوہ میں خالق عیاں ہے جو دیکھا محمد کو دیکھا خدا کو خدا اور ساری خدائی کو واللہ نہ قربان کیونکر ہو وقت تبسم قدم چومتا دلی حسرت نکلتی مرے مرغ دلکے لئے دام ہو کر پڑا داغ دل پر ہے عشق نبی کا سمجھ کر میں خبر ہی بہیرون گلے پر خودی مٹہ ہی جائیگی خود بنا کر تہیں قصر جنت کی پرواز ہیلی خدا یا تو اپنے ہی فضل و کرم سے کروں شکر کس طور باری تعالیٰ</p>
---	--

میں بلبل ہوں شرب کا تحقیق سمجھو  
ہے مسکن مرا بوستان محمد

بعد اوسکے چار تختوں کی جگہ اور خالی رہی۔ حضرت نوحؑ نے  
جبریل امین سے پوچھا کہ۔ تختہ اخیر تو ختم المرسلین کے نام سے

پورا کیا۔ اب یہ چار تختوں کی جگہ جو خالی ہے۔ اون تختوں پر۔  
 حیران ہوں کہ وہ کون ہیں ایسے۔ جنکا نام لکھا جائیگا۔ کس واسطے  
 کہ۔ بعد ختم المرسلین کے۔ کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ جبریلؑ نے کھا۔  
 اے نوحؑ۔ اوس شاہِ نامدار کے چار یار ہیں کہ دین و اسلام  
 کے اور آئینِ ایمان کے چار کن ہیں۔ یہ چاروں تختے اونکے ناموں کے  
 مرتب کیجئے۔ تب یہ کشتی کتارہ نجات پر پہنچے گی۔

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کیواسطے	مجرموں کو بخش صدیق ہدایا کیواسطے
راہ دین دکھلائے نہ سے رہا کیواسطے	شکر سے رکھ دو عثمانؓ با حیا کیواسطے

حل مشکل کر علیؑ نہ مرضی کیواسطے	
---------------------------------	--

ہولِ محشر سے ہے دلِ پناہ یافتہ	دیکھ کر بارگاہِ ہونو سد ہوں اشکبار
وقتِ پرش کے جو پوچھ گیا مجھ پروردگار	تبی کھتا رہو گا فضل کر اے کردگار

رحم کر حضرت حسنؑ شاہِ علا کے واسطے	
------------------------------------	--

میں ہوں اپنی عمر سب حصہ ہو میں کہو	خوابِ غفلت میں جہان کے میں ہوں اگر سو رہا
یاد کر کے دنِ قیامت کا سد ہوں رو رہا	خوفِ محشر سے دلِ مغموم پر غم ہو رہا

کر کریم یارب شہید کر بلا کیواسطے	
----------------------------------	--

ہے یہی پروردگار بادشاہِ التجا	صدۂ جانکنندنی اور قبر سے کر دے را
نور سے ایمان کے میری لمحہ کر فحشا	یا الہی یہ میری مقبول کر تو اب دعا



	اے برائے فاطمہ خیر النساء کیواسطے	
تجھے کون سا زبان نہیں تو واقف اسرار ہے لطف و کرم انصاف فرما یہ عاہر بار ہے		میں نے جو چہرہ کیا ہوتا تجھ پر ظیاء ہے تو مرا مالک ہے یارب اور تو عفار ہے
	حمزہ و عباس و نوہا رسا کے واسطے	
نار و فزح کجا جنت کی دکھلا سیر تو یہ مری مقبول کر یارب عا اور عجز تو		عاقبت باخیر کر یارب یہی سے آرزو میں جو درخ نہ دیا ہر فضل سے تیر گہو
	باقر و جعفر امام باصفا کے واسطے	
شغل دیکھو مرے تیری شہت کا دام تیرا لبت کا پلاؤ بہر کے یار محبو جام		تو مرا مالک ہے یارب میں ترابندہ علام حرص دنیا کی چھوڑا دے دل سے میرے تمام
<p>آئے عاشقان روئے محمد و شہیقگان گیسوئے احمد - جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا - مادہ تمام موجودات اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہے - یعنی جب صنائع با کمال کو ظاہر کرنا اپنے حسن بے زوال کا منظور ہوا - پہلے نورِ احدیت سے نورِ محمدی پیدا کیا - اور تمام موجودات کو اس کے نور سے - عالم ظہور میں لایا اور ظہور اس ذات ستودہ صفات کا سب انبیاء کے بعد محض اس واسطے تھا کہ بطرح بعد طلوع آفتاب کے - روشنی منہا ابھر ستاروں کی چھپ جاتی ہے - فروغ ملت محمدی ناسخ کل ملتوں کا ہو</p>		

اگر وہ نور قدم پہلے سب کے - جلوہ افروز ہوتا تو - اور انبیاء رسالت  
اور نبوت سے محروم رہتے - بقول کافی -

طفیل سر عالم ہوا سارا جہان پیدا نہو تا اگر فروغ نور پاک رحمت عالم شہ لولاک کے باعث حبیب پاک باعث ملکوت ذات اکرم سے فیوض خیر مقدم جمال و حسن میں عنما مال خلق میں بکثرت	زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا نہو تی خلقت آدم نہ گلزار جہان پیدا جناب حق تعالیٰ نے کیا کون و مکان پیدا نسیم بوستان پیدا بھار گلستان پیدا کوئی پیدا ہوا ایسا نہو گا یہاں پیدا
--	--

انہیں کے واسطے دنیا انہیں کے واسطے عالم  
انہیں کے واسطے کافی تھے سب انہیں جان

رباعی

سہر چند کہ آخر بظہور آمدہ  
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

پیش از ہشیا یان غیور آمدہ  
اے ختم رسل قریب معلوم شد

نقل ہے کہ ایک دن جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبریل! عمر تمہاری کس قدر ہو  
عرض کیا - یا رسول اللہ! خدا نے علیم دانائے حال ہے - اس قدر  
جانتا ہوں کہ جب مجھے خلعت وجود عنایت ہوا - ایک ستارہ نورانی  
کے سونہر ربرس کے بعد طلوع ہوتا تھا - اور میں نے اس ستارہ کو

کے سو بار دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ستارہ ابھی نظر آتا ہے  
 لگتا کہ بعد ظہور ذاتِ بابر کات کے پھر کبھی نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ  
 وہ ستارہ نورانی نور محمدی تھا کہ صانع مطلق نے قبل تخلیق جمیع  
 موجودات کے پیدا کیا تھا۔ سبحان اللہ مومنو قربان جا مین  
 اوس نور پاک کے کیا شان نوری ہے۔ بقول ضامن۔

<p>مشہور عن حق ہے کمال محمدی          منظور حق سدا ہے وصال محمدی          ظاہر ہے جا بجا خط و خال محمدی          ہے شمعِ نرم عشق جلال محمدی          لیکن علیٰ ہن خاص نھال محمدی          تھا حق سے بحرِ عفو سوال محمدی          دلین ہو یاد خاص خیال محمدی          ظاہرین جا بجا ہے مثال محمدی</p>	<p>سہر طرف جلوہ گر ہے جمال محمدی          ہر رنگ و بوئے گل میں نور جمال پاک          عالم تمام مظہر نور حضور رستے پہ          قربان جان و دل سے ہوں اوس ذاتِ پاک          طوبیٰ ہی ایک شاخ ہے خضر تکبہ باغلی          روتے رہتے ہمیشہ وہ امت کی واسطے          اس سے سوا نہیں ہے وظیفہ کوئی بزرگ          باطن میں حق ہے جلوہ افروز کائنات</p>
--	--

ضامن ہی ہے اپنا وسیلہ نجات کا  
 صلوات بر محمد و آل محمدی

نقل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے روضہ منورہ میں ایک درخت ہے  
 ہر سال میں دو بار پھولتا ہے۔ اور ہر ایک پھول میں سات پتے ہوتے ہیں

ہر پتے پر۔ لا الہ الا محمد الرسول اللہ منقوش ہے۔ والی اوس  
ملک کا۔ اون پتوں کو بہ احتیاط تمام رکھتا ہے۔ مریض اوسکے استعمال  
شفایا پاتے ہیں۔ اور نامینا بیٹا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی پتہ اوس درخت کا  
زمین پر گرتا ہے تو فرشتے اوسکو فوراً اوٹھا لے جاتے ہیں۔ کسی چاند  
کی مجال نہیں کہ۔ اوسکو کھائے اور آتش کا جبہ نہیں کہ۔ یہ اوسے  
جلائے۔ دوستو مقام تحنیت ہے۔ کہ جب برگ درخت انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لگی برکت سے جل نہیں سکتا ہے تو۔  
بندہ مومن جسکے دل پر کلمہ طیب نقش ہو۔ کیونکر آتش دوزخ سے  
محفوظ رہے گا۔ سبحان اللہ مومنو عجب شان و عجب نام حضرت ہے  
کیونکہ کسکا حبیب پاک ہے۔ بقول حضرت شمس و طبریز رحمۃ اللہ علیہ

برگزیدہ ذوالجلال ایک بے ہمتا توئی  
پیشوائے انبیا چشم و چراغ ماتوئی  
پانچاودہ برس سر گنبد خضر توئی  
عاجزان راہ نما و پیشوائے ماتوئی

یا رسول اللہ حبیب خالق کیا توئی  
نازمین حضرت حق صدر بد رکائات  
در شب معراج بود جبریل تدرر کا  
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عا خرا

شمس طبریزی چہ داند نعت آن بزمین  
مصطفیٰ و محبتی او سید اعلیٰ توئی

نقل ہے کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت فاجر و بدکار تھا

دوسو برس تک فاسق و فاجر رہا۔ سب لوگ اوسکے فسق و فجور سے  
 عاجز تھے۔ جب مر ا تو لوگوں نے۔ اوسکو ایک منزلہ بول و برازین  
 پہنیک دیا۔ جبریل امین اوسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے  
 پاس آئے۔ اور کہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ آج ہمارے  
 دوست نے دنیا سے انتقال کیا۔ لوگوں نے اوسکی نعش کو بول و  
 برازین پہنیک دی ہے۔ ابھی اوسکی تجنیہ و تکفین لازم ہے۔ اور نبی کریم  
 سے کہو کہ۔ اپنی اگر مغفرت چاہتے ہوں تو اسی وقت اوسکے جنازہ  
 کی نماز پڑھیں۔ حضرت موسیٰ نے بعد تعمیل حکم رب العالمین۔ کمال تعجب سے  
 سبب اوسکے آمرزش کا پوچھا کہ ہوا کہ جس قدر گناہ اوس گنہگار نے  
 دوسو برس کی مدت میں کیا تھا خدا خوب جانتا ہے۔ اور حال اوسکا  
 کبھی لایق بخشایش نہ تھا۔ لیکن ایک روز یہ شخص توریت دیکھتا تھا  
 جسوقت نام نامی ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 پڑنا۔ آبدیدہ ہوا۔ اور اوس ورق کو آنکھوں سے لگایا۔ ہمکو  
 تعظیم و توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی۔ ایک اس تعظیم کی برکت سے  
 دوسو برس کے گناہ عفو کئے گئے۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 تعنیت کا مقام ہے کہ۔ خداوند کریم کو اوسکا حبیب جیسا کہ پیارا تھا  
 واللہ ثم باللہ اوسکے حبیب کو اوسکی امت وہ چند زیادہ پیاری ہے

خوشا نصیب ہم سیاه کارون کے۔ کہ ہم آپکی اُمت کے ذمرہ میں  
شامل ہیں شکر کا مقام ہے کہ ہم بھی اوس سردارِ دو عالم کے غلام کہلاتے  
ہیں۔ بیشک ہم غلاموں کو دین و دنیا میں بجز اتنا بابرکات کے کوئی  
وسیلہ نہیں۔ بقول مولف۔

خدا کے ہو پیارے وہ پیارے تمہارا	محمد ہے ہمکو سہارا تمہارا
فلک کو گوارا نہیں ہے یہ ہرگز	نبیؐ ملے رہنا ہمارا تمہارا
ہے پھر ساغرِ وصل کی دلیں جرت	پلا دو وہ جام اب بار تمہارا
مرے خواب میں لا کے تشریف احمد	دکھا دو خدا را نظر ارا تمہارا
کسی ڈھب سے آکر ملو یا بلا کر پڑ	نہیں رنجِ فراق کو ارا تمہارا
خدا جانے کیا کیا کریں ہم شکایت	ملے گر کہی دل ہمارا تمہارا
کہیں کیوں سر کہے پائے نئی پر	یہہ رتبہ ہے صاحب ہمارا تمہارا
خدا جان بھی ہوگی تن سے ٹک کر	دم نہرے ہو گر نظر ارا تمہارا
مرے دل کی بستی بسے گی یقیناً	اگر ہو نبیؐ وان گذارا تمہارا
بصارت مرے دل کی ہو جاو فی	میسر اگر ہو نظر ارا تمہارا
ترستے ہیں آنکھیں شب و روز میرے	وہ جلوہ دکھا دو خدا را تمہارا
تمہارے ہی کہنے سے ثابت ہو یا	ہے دیدار خالق نظر ارا تمہارا
جو چاہو کرو میں گنہگار حاضر	ہے محشر میں بیشک بار تمہارا

زبان کے بلاسنے کی حاجت نہیں ہے  
ہے کافی فقط یک اشارت تھا

شہداء محمد میں تحقیق بیشک  
مقدّر سے چمکاست تار تھا

نقل ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر کے قریب پہنچے  
اور یوسف علیہ السلام تمام فوج اور لشکر سے استقبال کو آئے  
حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بلندی پر کھڑے تھے۔ جوق ہوق  
لشکر سامنے سے گزرتا جاتا تھا۔ جسدم حضرت یوسف علیہ السلام  
پدر بزرگوار کو دیکھے عماری زرنگار سے زمین پر گرے۔ اور حضرت  
یعقوب ؑ بھی حضرت یوسف ؑ کو دیکھتے ہی خاک پر غلطان ہوئے۔  
یہاں تک کہ دونوں لپٹ کر بیہوش ہو گئے۔ ملائکہ مقربین نے یہ  
حال دیکھ کر رویا اور کہا کہ۔ خداوند اجتنی محبت حضرت یعقوب کو  
حضرت یوسف ؑ کے ساتھ ہے۔ کوئی اور بھی ایسی محبت کسی سے  
رکھتا ہوگا۔ ارشاد ہوا۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ۔  
مجھے امتیان محمد سے اتنی ہی محبت ہے کہ جتنی یعقوب ؑ کو یوسف  
سے ہے۔ محبوبین نہیں جانتا کہ یہ کیا مقام ہے۔ اور محتعلی  
کی اپنے محبوب کی اُمت پر کس قدر نوازش و اکرام ہے۔ کیونکہ  
بقول مؤلف۔

ہے مقبول اور یہ امت زیادہ  
 کہے بار بار میں نسبتی کرم  
 تو بخشے نہ بخشے ہے مختار و ملک  
 گتہ کار بے حد ہوں لیکن خدایا  
 طفیل نبی کرم سے یارب  
 محمد نہوتے خدا ہی نہوتا  
 ادیکھتیرا اور نور تیرا  
 بسا میر دلیں صنم اور ہی ہے  
 جو ہمیشہ کل خجہرین ابرو نبی کے  
 مئے نبی احمد پلاک تو ساقی  
 مجھے جام وحدت عطا کر تو عارف  
 مجھے در پہ اپنے بلا و خدا را  
 نہ رہنے کا یا نہ آنی کی قدرت  
 کسی طو سے دیکھو دیدار حضرت  
 اگرچہ تہہ شاہوں کے شہ سرور دین

نہ کیونکر ہوتا مستحق حجت زیادہ  
 ہے پیاری مجھے ہے امت زیادہ  
 گناہوں کی میرے ہے کثرت زیادہ  
 مہرے جرم سے تیری رحمت زیادہ  
 تو دے مجھ کو ایمان کی دولت زیادہ  
 انہیں سے ہوں حق شہریت زیادہ  
 کروں کسی یارب میں حرمت زیادہ  
 بتو تم سے کیوں ہو محبت زیادہ  
 ہوا مجھ کو شوق شہادت زیادہ  
 ہنیں اس سے بڑھ کر سخاوت زیادہ  
 اوسے سے راغب طبعیت زیادہ  
 ستاتی ہے حضرت میرے وقت زیادہ  
 جدائی کی دلیں شقاوت زیادہ  
 یہی دلیں باقی ہے حسرت زیادہ  
 پسیدہ اونکو تھی غربت زیادہ

زمانے میں دیکھا ہے تحقیق مینے  
 ہے اسلام میں پہلی بدعت زیادہ



تعل ہے کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کشفِ عیبت کی مضبوط باندھینگے۔ اور تاج نبوت کا فرق مبارک پر رکھ کر عرصۂ قیامت میں جس طرح اور شفیعہ فرزندِ گمشدہ کی جستجو کرتی ہے۔ اُمّی امتی فرماتے ہوئے، اُمت گنہگار کی جستجو فرماوینگے۔ حکم ہوگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اپنی اُمت کو حساب کے واسطے لاؤ۔ آپ خلفائے راشدین۔ اور محاجرین۔ اور انصار۔ اور شہداء۔ اور زما۔ اور عباد۔ کو سامنے لے جائینگے۔ خطاب ہوگا۔ اے محمد یہ لوگ مطیع ہیں یا منحرف۔ و مخلص ہیں یا دشمن۔ عالم ہیں یا جاہل۔ روزہ دار ہیں یا حرام خوار۔ کس کس طرح کے لوگ لائے ہو۔ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم۔ آب دیدہ ہو کر عرض کرینگے پروردگار میرے چچے تیرے رحم اور کرم سے یہ اُمید نہ تھی کہ استقدر میرے اُمت کی نقیض فرمائینگا۔ ارشاد ہوگا اے حبیبِ آج روزِ حسنا کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا۔ تا تجھے معلوم ہو کہ تیری اُمت سے کس قدر نافرمانی ہوئی ہے۔ اور کوہ کوہ دریا بخوشنمگاتا دیکھتے تو مجھے کہ کس قدر تیری پاسداری اور غم خواری منظور ہے۔ بیشک یا رسولِ آپ ہمارے شفیع المذنبین اور رحمت العالمین ہیں بڑا آپ کی شفاعت ہم گنہگاروں کا بیڑا پار ہو نہیں سکتا ہم غلاموں کی لاج آپ ہی کے ہاتھ

مختصر میں ہم غلاموں کی ہی یاد رہے۔ بقول مؤلف

<p>خدا را تنہ بہر یو یا نبی ہم کو قیامت میں کوئی سچسپ نہیں تیرا یہ برحق کی قدرت میں سے افضل اور اعلیٰ تو عبادت میں سخاوت میں اگرچہ ہیں ہزاروں ہی حسنین جہاں لیکن سچھی یہ پایا ہے جسے خداوند دو عالم کو انہا یشاہین ملا کہ جو کلام اللہ سے دیکھا ہوگا کریم کا پردا جو دیکھا چہرہ اتور حدیث میں رائی سے ہوا ثابت بھی محکو بتا دیا پے سجدہ ترے درہی کو میں کعبہ بلا لوبند سے محکو کوئی دم کا ہونہیں مہمان نہ تن کی ہے خبر مجھ کو نہ جانکی ہے مجھے پروا</p>	<p>ذرا نہ ہانگہ گاراں امت کی حمایت میں نہوگا اور نہ تھا کوئی ثبوت میں شفاعت میں نہیں تیرا کوئی ثانی شجاعت میں شرافت میں نہیں تمسا نظر آیا کوئی حسن و ملاحت میں ہے منکر وہ جو شک لایا تیری سالت میں نہیں کم ہیں ہاں میں فصاحت میں بلاغت میں عیان ہے حق کا جلوہ یا محمد تیری صورت میں خدا کی دید ملتی ہے نبی تیری ہی رویت میں اگر ایسا روا ہو تانی تیری شریعت میں لبو نہر آگئی ہے جان نیمبر تیری فرقت میں پھر کرتا ہوں میں دیوانہ بنکر تیری الفت میں</p>
---	--

سرسر ہے جو یہ تحقیق شرمندہ گناہوں سے  
جو بخشے تو کی کیا ہے یا تیری رحمت میں

تقل ہے کہ جب بہشت میں حضرت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام پر  
عقاب نازل ہوا۔ اور عہد بہشت لے لیا گیا۔ آدمؑ نے شرم برنگی سے  
بہاگنے کا ارادہ کیا۔ موئے سر درخت عناب سے اوچھلے حکم آیا۔ آدمؑ

مجھے بھاگتا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے پروردگار تجھے  
 مجال گزیر کی نہیں۔ مگر تجھے ہی پناہ مانگتا ہوں۔ تو غفور و رحیم ہے۔  
 میری خطا سے درگزر۔ کچھ اثر پذیر نہوا بلکہ حکم ہوا کہ۔ (اِذْهُوَ بَعْدَئِی)  
 لیجاؤ میرے بندہ کو فرشتے کشان کشان لیچلے۔ پھر عرض کیا کہ خداوند  
 تو نے مجھ اپنے یدِ قدرت سے پیدا کیا۔ اور بہشت میں جائے  
 آسائش کی دی۔ ملائکہ کو میرے سجدہ کا حکم فرمایا۔ صرف ایک  
 گناہ سے یہ سب کرامتیں زائل نہ کر۔ پھر حکم ہوا (اِذْهُوَ بَعْدَئِی)  
 ملائکہ کہنچے ہوئے چلے۔ عرض کیا خداوند! مجھے بہشت سے نکال  
 میں تیرے فراق کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ فرمایا (اِذْهُوَ بَعْدَئِی)  
 فرشتے اوسی طرح لے چلے۔ التماس کیا۔ پروردگار پئے نیاز  
 تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد سے انبیاء اور اولیاء پیدا کروں گا۔  
 اب مجھ پر رحم کر۔ سو دمند نہوا۔ غرض ہر بار منت اور الحاح حضرت  
 آدمؑ کی زیادہ ہوتی تھی اور جس درخت سے پناہ مانگتے تھے۔ وہ  
 درخت دور بھاگتا تھا۔ اور ہر وقت یہی حکم ہوتا تھا کہ۔  
 اِذْهُوَ بَعْدَئِی۔ اور ملائکہ کشان کشان لے جاتے تھے۔ آخر کار  
 آدمؑ نے عرض کیا کہ تیرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 طفیل سے مجھ پر رحم کر۔ حکم ہو چکا کہ اے ملائکہ اس وقت آدمؑ ہماری

درگاہ میں۔ بڑا شفیع لایا ہے۔ اب تعظیم کرو اور کسی سے بدولت  
 نام میرے حبیب کے میں نے اوس کا گناہ بخشو کیا۔ دیکھو مومنو سہارے  
 آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر خداوند کریم کو  
 کس درجہ منظور ہے۔ کیون نہو کسکے معشوق ہیں۔ بقول مولانا

<p>۱۰                  او نہیں پر جان اپنی جسے تیار                  جو دیکھیں کھان اپنی قسمت سہارے                  جو لہجائے نعلین سہکو تمہارے                  جو دامن لپٹے رہنے کے تمہارے                  مقدر کے حکمیں نہ کیونکر تیارے                  ازل ہی بد ہیں مقدر ہمارے                  تہی دست آئے ہیں عاصی تمہارے                  لگا اپنی رحمت اوسکو کنارے                  یہ ہیں سارے دنیا میں دم کے نظارے                  سو آئیے یا محمد سہارے                  ہیں فرعون ثانی و ملعون سارے                  تو مقصد بھر دے یہ دامن ہمارے                  ہیں شاہ دکن جو کہ والی ہمارے</p>	<p>۱۱                  ہیں معشوق داور محمد ہمارے                  خدا کا ہے دیدار دیدار اونکا                  ابھی عرش پر ہم چلا جاتے حضرت                  او نہیں دین دنیا کی ہو فکر کیونکر                  سنا آئی ہم جو لگتے ہیں ہر دم                  عجب غفلت میں کہو یا جو تھے                  یہ بے ارگران سر پہ عصیان کا لیکر                  ہے گردا عصیان میں کشتی ہمای                  ہیں بارید بھائی فرزندوزن سب                  نہ سات آوے کوئی نہ کام آو کوئی                  شفاعت کے منکر جو ہیں تیرے مولا                  تجھی سے تو جاتے ہیں ابد و خالق                  او نہیں دین دنیا میں رہے شاہ یار</p>
--	--

صدائے آتی ہے سُن لے تو تحقیق

میں مقبولِ حضرت یہہ اشعار سارے

ثقل ہے بلکہ سراسر اصل ہے کہ جب ابلیس لعین راندہ درگاہ ہوا۔  
ایک فرشتہ ہر روز طمانچہ غضب کا۔ اوسکے منہ پر مارتا تھا۔ اثر اوس  
طمانچہ کا دوسرے دن تک زائل نہ ہوتا تھا۔ بعد بعثت سید عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم۔ جب یہہ آیہ کریمہ۔ **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ**۔  
نازل ہوئی۔ اوسنے عرض کیا۔ یا رب العالمین عالم میں بھی ہوں  
مجھے بھی تو اس نعمت سے محروم مت رکھ۔ حکم ہوا۔ آج سے ضرب  
طمانچہ موقوف ہو۔ سیما تو ہر گاہ مردود بارگاہ ایزدی بدولتِ محمد  
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلا سے نجات پائے۔ طالبانِ محمد اگر  
صدائے آتشِ دوزخ سے محفوظ رہیں کیا عجیب ہے۔ بشرطیکہ احکام  
الہی کے پابند رہیں۔ اور عشقِ محمدی ثلین جلوہ گر ہو۔ اللہ جل شانہ  
یہ نعمت عظمیٰ سب مومنوں کو نصیب کرے۔ بقول مؤلف۔

قربان اوسپہ دل ہوا دلیرِ جگر ہوا  
در دگر کسی تو کہی در دگر ہوا  
صد شکر ہے جو عشقِ نبی کار گر ہوا  
یوسف کے دلین جو زلیخا کا گھر ہوا

عشقِ نبی جو دلیں مر جلوہ گر ہوا  
فرقتِ کارنج و غمِ تجھے شام و سحر ہوا  
دلکی طیش کو دیکھ کے گویا جگر ہوا  
لاکھوں ہی صدے سبکی شوق وصال ہوا

<p>موسمی کا حال دیکھ لے جو طور پر ہوا          وحدا کا جام پیکے جو میں بچہ ہوا          گردن ہی جھک گئی مرا سجد میں سر ہوا          کرتے ہی یک اشارہ دو ٹکڑے قمر ہوا          حیران دیکھ کر جسے آئینہ گر ہوا          نور نبی وہین مرے پیش نظر ہوا          محشر کا دل میں جب مخوف و خطر ہوا          حب نبی کا دلیں جو پیداشجر ہوا          منظور ہو تو قصہ مرا مختصر ہوا          پیداشہ دکن کو جو نور نظر ہوا</p>	<p>طالب ہوا میں دید کا آئی یہی ندا          دو نو جہان سے کہو گیا شوق و صدا          نور جمال نے مجھے بخود ہی کر دیا          اعجاز حق نما تھی جو انشت آبی          نور نبی نے آئینہ دلو بنا دیا          قضہ ہوا اجل کا جو روح نجیف ہے          اشکون نے سیرد ہو دیا دفتر گناہ کا          مقصد مراد کے ہوئے لاکھوں ہی سوال          معروضہ بس ہے کہ دیکھو جمال حق          حفظ و امانین اپنے تڑکے ہو سکویا الہ</p>
--	--

صد شکر نعت احمد مرسل فیض سے

تحقیق شعر اپنا ہر ایک پر اثر ہوا

نقل ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام  
 ہر دو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبرئیل  
 علیہ السلام رداۓ مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ اور بار بار انکو بوسے  
 لگاتے تھے۔ حضرت نے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا حالت ہے۔  
 میکائیل نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جبرئیل نے آج شہر مرتبہ

جناب پاری سے رخصت طلب کی کہ حضور میں حاضر ہو۔ ملائکہ کہتے تھے کہ  
استقدر ببالغہ اور اصرار کیا ضرور ہے۔ اوسنے کھا مجھے اس کے  
جواب سے معاف رکھو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا ص کے مجھے  
چین نہیں آتا۔ کیونکہ۔

دل چہن لیا ایک جوان عربی نے کہو یا تہی تھا مجھ کو مری دنیا طلبی نے بندہ سے فزون تر ہے خدا کہہ نہیں سکتا اوشی نہوت کی زیارت بھی نہوتی آدم تو گیا عرش پہ مسجود ملائک	کی مدنی ہاشمی بطلبی نے کیا خوب بنھا لا رسول عربی نے مارا مجھے اے شوج تری بلعجبی نے کیا کام نکالا ہے مری بلعجبی نے کیا رنگ دکھایا تیری عالی نسی نے
--	---

تسلیم کہو ہند میں کس طرح رہو نہیں  
بے چین آیا دل کو مرے مضطرب نے

بیان ابتداء نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے مسلمانو۔ دانا یاں غواض بحر حقیقت۔ و ماہران رموز شریعت  
یون لکھا ہے کہ۔ جب حضرت صمدیت کو اطہار ذات جامع الکمالات کا  
منظور ہوا۔ موافق اس حدیث کے۔ اَنَا مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَالْحَاقُّ كُلُّهُم مِّنْ نُورِی  
یعنی حضرت نے فرمایا میں پیدا ہوا ہوں اللہ کے نور سے۔ اور کمر نور سے ساری  
مخلوق ہے۔ اور حضرت نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًا

یعنے سب آگے جو چیز اللہ نے پیدا کیا وہ نور میرا تھا۔

پس خداوند کریم نے جمیع موجودات کے لئے نور سے ہزار برس پیشتر جو ایک روز اوس جہان کا ہزار برس اس جہان کے برابر کا ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے (وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَلَّتِ سَنَتٌ مِّمَّا تَعْلَمُونَ)۔

نور کامل خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر کے فضا کے قرب میں رکھا۔ پس وہ نور معجز ظہور ایک مدت تک بساط تقرب پر

طواف میں مشغول رہا۔ بعد اوسکے سجدہ کے لئے مامور ہوا۔ اور خدا کے عزوجل کی تسبیح میں مصروف رہا۔ پس اوس نور فیض معجز

ایک جوہر بنایا۔ اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سے دیکھ کے۔ دس حصے کئے۔ ایک حصہ سے عرش۔ دوسرے

حصہ سے لوح۔ تیسرے حصہ سے قلم بنایا۔ اور حکم کیا قلم کو کہ لکھہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قلم نے ہزار برس میں بِسْمِ اللّٰهِ

لکھی۔ بعد اوسکے حکم الہی سے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ الْبَرُّ لکھا۔ سبحان اللہ مومنو اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا وہ اسم پاک ہے کہ خداوند عالم جل جلالہ نے جو اپنے اسم پاک سے ملحق رکھا ہے اور جس اسم پاک کی توصیف کسی عاشق

کیا خوب کیا ہے۔



مُسَدَس		
دُرِّ مِیْمِ نام محمد کا میم ہے	اور حے لاح حمد ہے حکم حکیم ہے	
اور بحر معرفت کا یہی خفیریم ہے	دشت سے دال کے دل کا فردوسیم ہے	
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ مِیْمِ ہے	نام محمدی سے خدا کا علیم ہے	
یہ میم موند زمین تو مشکل کشا ہوئی	حے سے کسی کو حکم کیس کو حیا ہوئی	
یہ میم ثانی خبر موان کو رہنما ہوئی	اور دال درد مندوں کے دل کی دوا ہوئی	
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ مِیْمِ ہے	نام محمدی سے خدا کا علیم ہے	
ہے میم مخزنِ کرم رحمت و دود	اور حے حامی ملک انس حلہ بود	
پھر میم ہے ملاح حسن محیط جود	اور دال ہے یہ دال پیہود بدم درود	
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ مِیْمِ ہے	نام محمدی سے خدا کا علیم ہے	
اوصاف نام پاک کے ہو کس طرح ادا	یک یک حرف میں اوسکے بے اعجاز بنا	
مقبول ہے وہ نام جو ہے میم سے بنا	مکہ مدینہ مسکن میلاد مصطفیٰ	
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ مِیْمِ ہے	نام محمدی سے خدا کا علیم ہے	
حرمت جو حے کی چاہئے ہوتی نہیں تم	جو نام حرف حے سے ہے سب وہ محترم	
حے سے حسن حسین اور حیدر و حرم	حافظ ہے او کا مالک و محبوب ذی شرم	
ہر حرف اسم پاک کا دُرِّ مِیْمِ ہے	نام محمدی سے خدا کا علیم ہے	
میم دوم سے مہربوت ہیں بچک	ہے معرواہ میں بھی اسی میم کی تک	

اس میم سے مشعر بن نضر بن اسلم	معراج کی ہی دہوم سمائی ہے تاسلم
ہر حرف اسم پاک کا درتیم ہے	نام محمدی سے خدائے علیم ہے
احمد احمین فرق اسی میم سے ہوا	حے ہے جہان میں حمد کا ڈنکا بجا دیا
میم شد اس کے بدل سے ملا	ذات احد سے ذات محمد نہیں جدا
ہر حرف اسم پاک کا درتیم ہے	نام محمدی سے خدائے علیم ہے
مکتوبی حرف نام محمد بن جو چار	ثابت ہوا انہیں سے ہے مقبول چار
صدیق یار غار مش صاحب قار	عثمان اور حیدر کرار نار
ہر حرف اسم پاک کا درتیم ہے	نام محمدی سے خدائے علیم ہے
یک یک حرف نامون میں اوٹے غلی	حضرت عمر کو میم تو حیدر کو جے علی
عثمان میں ہے میم شد و چمک ہی	اور دال زیب نام میں صدیق کے ہو
ہر حرف اسم پاک کا درتیم ہے نام محمدی سے خدائے علیم ہے	
اے مسلمانو۔ جسوقت نام مبارک خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار برس تک سبز چوڑا پھر۔ سراوٹھا کر کہا۔ السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کے طرف سے جواب دیا۔ وعلیک السلام وعلیٰ منی الرحمت۔ اس طرز قصہ چارم اور پنجم اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور نهم سے مقاب آفتاب بہشت اور دین	

اور عرش و کرسی بنائی۔ دسویں حصہ سے روح محمدی کو پیدا کر کے  
 عرش کے دہنے طرف چار ہزار برس تک تسبیح و تقدیس میں مشغول  
 رکھا۔ انقض وہ نور معجز طہور ستر ہزار برس تک عرش پر  
 پانچ ہزار کرسی پر جلو افروز رہا۔ پھر جبریل علیہ السلام اور میکائیل  
 علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام۔ بموجب حکم ربانی۔ زمین  
 پر آئے اور بارہ خاک طلب کیا۔ زمین نے جسوقت نام۔  
 خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شائق ہو گئی۔ اور  
 خاک سفید مثل کافور اوس سے ظاہر ہوئی۔ چنانچہ حضرت جبریل  
 ایک مثقال خاک اوس مقام سے کہ اب جہان تربت سیر  
 آنجناب کی ہے لے آئے پھر اوس خاک کو مشک اور زعفران  
 اور سبیل۔ اور مائے معین اور شراب تسنیم اور کافور شہتی  
 خمیر کر کے مادہ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا۔  
 اور بعد از جبریل علیہ السلام۔ اوس درج نور مطہر کو اطباق سموات  
 اور اطراف بہشت اور اضاف ملائکہ میں گردش کرد پھر اگر  
 مژدہ سنایا۔ کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو۔ اس  
 گوہر گران مایہ کی خریداری کرے۔ ابوالبرکات اشرف المخلوقات  
 حضرت آدم علیہ السلام کی روح پاک نے زبان استعداد

## عرض کی۔ بقول شمیم

نور خالق کا طلبگار ہو خوش ہوا	دل کو عشق شہ ابرار ہو خوب ہوا
نخست خفتہ مرا بیدار ہو خوب ہوا	خواب میں آپکا دیدار ہو خوب ہوا
زلف احمدین گرفتار ہو خوب ہوا	طاہر دل مرادگار ہو خوب ہوا
نور حضرت کا خریدار ہو خوب ہوا	اسی سود میں تجھے نفع ملیگا اے دل
للہ الحمد گنہگار ہو خوب ہوا	پے گناہ ہوتا تو میری شفاعت ہوتی
خانہ دل مرادگار ہو خوب ہوا	نور حضرت کا ہے ہر لحظہ تصور لہن

پرزے کرتا ہوں گریبانکے مبارک شمیم  
محض سیکار تھا با کار ہو خوب ہوا

## بیان ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

القہوہ و دبعث عظمیٰ۔ اور نعمت کبریٰ جسم خاکی انسان کو غایت ہوئی  
یعنی نور محمدی۔ حضرت آدمؑ کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا۔ اور حضرت  
آدم علیہ السلام سے لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سے عبد اللہ تک  
مرتبہ بہ مرتبہ منتقل ہوتا رہا۔ چنانچہ ایک دن۔ عبد اللہ نے عبد المطلب  
سے کہا کہ۔ جب میں بطحائے مکہ کے طرف جاتا ہوں ایک نور عظیم  
انسان۔ میرے پیٹھ سے ظاہر ہو کر دھڑے ہو جاتا ہے۔ نصف حصہ اوسکا  
جانب مغرب اور نصف اوسکا جانب مشرق ہو کر۔ بصورت پارہ

ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے۔ پھر متوجہ ہوتا ہے۔ طرف آسمان  
 اور دروازے آسمانوں کے کھل جاتے ہیں۔ اور جب زمین بیتابوں  
 زمین سے آواز آتی ہے کہ۔ اے وہ شخص نور محمدی تیری پشت میں  
 جلوہ افروز ہے تجھ پر سلام۔ اور جس درخت خشک کے پاس سے  
 گذرنا ہوں وہ درخت فوراً سرسبز ہو جاتا ہے۔ اور مجھ پر سایہ کرتا ہے۔  
 جس وقت وہاں سے اڑھتا ہوں۔ پھر بدستور سوکھتا ہے۔ عبد اللہ  
 کھا کہ اے عبد اللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری شل سے۔ سید سبل  
 مادی سبل احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا۔ اور عبد اللہ  
 جس وقت بیت خانہ کے طرف جاتے تھے آواز آتی کہ اے عبد اللہ زینہار  
 تو ہمارے قریب مت آ کسو اسطے کہ نور پیغمبر آخر الزمان تیری جبین سے  
 جلوہ افروز ہے۔ اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا۔

روایت ہے کہ ایک یہودیوں کا سردار صاحب دولت آپچم کا  
 باوقار قرب و جوار میں مکہ معظمہ کے رہتا تھا۔ اوسکی ایک دختر کا نام  
 حسن و جمال میں اپنا نظیر نہیں رکھتی تھی۔ اور علم نجوم میں بھی ازبس ہوشیار تھی  
 ایک روز علم نجوم سے دریافت کر گئی۔ کہ طوریت میں جس  
 صاحب جمال محبوب کردگار کے ظہور پانیکا ذکر ہے وہ شخص ایک عالم کو  
 فیض میں رحمت کے لائیکا وہ امسال اپنی ماں کے شکم میں آئیگا۔

حسن و جمال میں ہے وہ کعبہ میں بیت مال احمد ہی نام ہو گا وہ محبوب و الجمال	خوش و جوان عربیہ ایک صاحب جمال فرزند اوس سے ہو گا ایک صاحب کمال
	مہر نبوت اوس کے پشت ہو سکی اعجاز سے بھری ہوئی انگشت ہو سکی
ظاہر کریگا اپنی نبوت کے نشان پیدا عرب میں ہو گا نبی آخر الزمان	مرسل کہینگے لوگ اوس پر اور جوان ہو گا قوم ہاشمی یک عالی قاندان
	جبریل اوس کے پاس سدا آئے خانگے جو عرش لکھا ہے وہ تران لائنگے
جبکہ وہ اس حال سے واقف ہوئی۔ حضرت کے اشتیاق میں اوس کے دل کو بیکلی ہوئی بے خود ہو کر کہنے لگی۔ بقول مولوی عبدالستار صاحب چشتی	
تھا میں مردہ جلا دیا کہنے ہوش میرا اوڑا دیا کہنے مجھ کو وحشی بنا دیا کہنے میرے دل کو نہنسا دیا کہنے مجھ کو حیران بنا دیا کہنے زحکا جلوہ دکھا دیا کہنے بیتہ تماشا دکھا دیا کہنے	معجزہ یہہ دکھا دیا کہنے کر کے اپنے جمال کا شیدا کہنے کیوں بیابان میں روز جاتا ہوں کہنے دام گیسو بچا کے عارض پر کہنے اپنے زحکا دکھا کے آئینہ کہنے چپ گیا ابر میں مہ انور کہنے کسکو دھونڈیں ہم آپ کو کیسے کہنے

<p> پوچھتے ہو ہو اسے آہونکے  مثل پروانہ جل رہا ہونہیں  آئے تھے خواب میں حضرت  سوزِ فرقت اگر نہیں دلیں  ہچکیاں رک گئیں کیوں میری  پھر دکھا کر ہلالِ ابرو کا  کسی فرقت میں مر گیا ہوں  کسی فرقت میں اک بٹہ کی  بھرم ہے منصوبِ قلبِ نالِ زلف  کسی زلفون کا ہو گیا سودا </p>	<p> رُخصے پردہ ہٹا دیا کئے  شمعِ رُخ کو دکھا دیا کئے  ہائے مجھ کو جگا دیا کئے  سر سے پاتمک جلا دیا کئے  یاد کر کے بہلا دیا کئے  بدر کو پھر گھٹا دیا کئے  مجھ کو رنگ بقا دیا کئے  دل کو میر جلا دیا کئے  داپر پھر چڑھا دیا کئے  مجھ کو مجنون بنا دیا کئے </p>
<p> جامِ وصلت پلا کے اے چشتی  مست و بخود بنا دیا کئے </p>	
<p> جب ہوش میں آئی تو اوسنے معہ اپنے چند مصاحبوں کے یلغار  شہر مکہ پہنچی اور ایک عالیشان مکان میں قیام پذیر ہوا۔ ہر روز  تمام اہالیانِ مکہ کی ضیافت کرتی تھی۔ اور اس حیلہ سے ہر ایک کو  دیکھ بھال کر کسوٹی امتحان پرستی تھی جب نوبت اہل قریش  کے دعوت کی پہونچی جنہیں حضرت عبداللہ پد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم </p>	

پر نظر کرتے ہیں جان گئی کہ اوسس نور منیر کس کا امامت دار ہے کسی خبر میر  
 نجوم نے مجھ کو دی تھی وہ صاحب جمال سی سب بعد فراغت کاروبار  
 دعوت کے عبداللہ سے سوال عقد کا کی۔ چونکہ آپکے عقد کی تجویز  
 بی بی آمنہ سے اسکے قبل ہو چکی تھی۔ اس لئے۔

فرمایا آپ نے میری خوبی کی سبکی بات  
 ناچار ہوں نہیں مجھے بہت آج رات  
 منظور ہے کہ اترا اے مایہ حیات  
 عقد اپنا آمنہ ہی ہے لیلۃ الہارت

گر زندگی ہے تو ترے گھر پھر آؤنگا  
 تجھ کو بھی مین نکاح میں کل اپنے لاؤنگا

سنکر جواب فائدہ بولی ستم شعار  
 منظور ہو تو اب نہیں انکار زینحار  
 وعدہ ہے میرا آج کامل کا نہیں قرار  
 کل دیکھنے سے ہو گا مرا قول استوار

کل دیکھ کر مین اپنی بُرائی فلاح کو  
 منظور پھر کرونگی پیام نکاح کو

چمکا جیسے نور نبوت کا بسکری  
 کوئی تو شوق دید میں جا بام پر چڑھی  
 کانو مین عورتوں کے صد نور ڈاڑھی  
 اور کوئی پٹ کے او میں رہ کو کوٹھی

شرم و حیا سے گو کہ وہ نظروں سے دھمیں  
 پر خواہش وصال میں مشتاق نور تہین

انہیں سے بعض بی بی کہتی تھی دل فگار  
 مجھ کو ملے تو سہ تو صدق ہوں سب بار



گھر پر جمعہ روز رکھ کر اپنے گھر پر پانی وارہا	آٹھ سو پچاس روپے کی قیمت پر
قسمت سے کسی جیسکویہ دولت نصیب ہو	نہ کا ملے اوستے جو خدا کا حبیب ہو
شجرہ ہوا عرس میں رہتا کرتا	حقے میں آئے دیامیے کسی کے یہاں سرور
آئی صاحبہ ہانکے کی جست لیکے ہو	بی آمنہ کے عقد کی تھی پیش گفتگو
اور عدد با عورتیں ساکنان کبریا شتیاقی طلب اوس نور کبریا کے باہم	آپس میں یہ کہتی تھیں -
بی بی حمل میں آئیگا جسکے یہ نصیب	بہر ایک رومند کا ہو گا وہی طیب
کلر پڑیگا جو کوئی مرنے کے بعد ہی قر	بخشائے گا ضرور وہ اللہ کا حبیب
اٹیکے کا فخر جسکے یہ کون و مکان ہیں	مادر کا رتبہ کیون نہیں و تو جہان ہیں
جبکہ حضرت عبداللہ نے اوس کا ہنہ کے پاس سے اپنے مکانگو	واپس آئے اور بی بی آمنہ کے ساتھ مناسبت کے بارہ مین
جو پھلے ہی سے گفتگو ہو چکی تھی حسب قواعد دین حضرت ابرہیم	خلیل اللہ علیہ الصلوٰات والسلام جو اوس نے مکہ و مدینہ کا راج
جاری تھا حکم سے اللہ جل جلالہ کے سب نے ملکر حضرت عبداللہ کا	عقد بی بی آمنہ کے ساتھ پڑھا دیا -

<p>چکی ہوئی تھی چاندنی بہت ٹوکی حورین صراحی لائیں شراب دلو کی</p>	<p>وہ شب عروسی موسیٰ کی طور کی راحت بھری ہوا میں غشی کے سر کی</p>
<p>جسمِ حسین نور نبی منتقل ہوا پہلو میں شاد آمنہ بی بی کا دل ہوا</p>	
<p>قلمِ ارادت رقمِ ارباب تواریخ کا نہایت ادب سے سرسچہ ہو کر اوز بانگو مشک و گلاب ہو کر یون زمرہ سے سنجِ حقیقت کہ وہ تو زہر بارہوین تارِ رخ جامدی الّا آخر شب جمعہ کو نبی اللہ سے منتقل ہو کر حضرت کی والدہ ماجدہ آمنہ بی بی کو تفویض ہوا۔ روایت ہے کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں۔ دوسو ورتین رشک و حسد سے مرگئیں۔ اے مومنو گو وہ تمام مارے رشک کے مرین ہم جان تھاران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فضلِ خدا مارے خوشی کے ہر پنجشنبہ ذریعہ محفل میلاد یون پکار پکار کر مرا کرتے ہیں۔</p>	
<p>گئی جان خیر الورا کہتے کہتے مر لکھنے پر حرب کہتے کہتے نبی کہتے کہتے خدا کہتے کہتے رسول خدا کی ثنا کہتے کہتے</p>	<p>موسے ہم شہر انبیا کہتے کہتے فرشتے اوتھ آئے عشقِ نبی میں کئی رات سب نمازیے جاری الہی نکل جاتے مری جان</p>

چلو اس میں صلے علی کہتے کہتے اوشنیکے جو یا مصطفیٰ کہتے کہتے	یہ بزم ولادت ہے خیر الہی کی فرشتے جہاننگے سر قبر سے ہم
	ہوئیں مشکین حل برائے مطالب مددائے شہِ دوسرا کہتے کہتے
دوسرے روز حضرت عبداللہ جبکہ ایفائے وعدہ کیلئے اوس کا ہنہ کے پاس تشریف لیکئے۔	
اوس نور کا جبین پہ نہ پایا کہ نشان فرمائے کہ آپ مجھے کل رات کو کہاں	دیکھا جو اوس نے صوت سائل کو نکالنا دیکھ آہ کنچکے بولی وہ نیم جان
	وہ نور احمدی تو تمہارا جبین پہ تھا کل جبکہ گہرے اوسے رہنا وہیں تھا
قسمت نے آج رکھ دیا مجھ کو جگر فگار تخل مراد کو نہ کیا میرے بار دار	کیا خوش تھا جو ہوتی میں کل تم سے ہمکنار امید کی تھی وہ ملی اور کو بھسا
	تقدیر میں مرے نہ وہ دولت نصیب تھی اوس کو ہوئی نصیب کہ جو خوش نصیب تھی
کل جبکہ گہرے تھے وہیں آچ جائے بدبخت کے مکان پہ نہ تشریف لائے	کلمہ مرے نکاح کا لب پہ نہ لائے میں خود جلی ہوئی ہوں نہ مجھ کو جلانے
	سچ تو یہ ہے کہ نہ تمہارا نہیں مجھے

جو غم کے ہے کہنا گوارا نہیں مجھے

روایت ہے کہ جس شب کو حضرت آمنہ خاتون نے حاملہ ہوئیں  
 ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی کا زمین تک پہنچایا۔ اور ہر ایک  
 اہل زمین نے بابتیاق و یدار اس نور پروردگار کے طرف  
 خطاب کر کے یہ التجا سنایا۔ بقول مولف۔

قصیدہ

اے نور رب و جہان دے جلوہ گون و مکان تیرے ہی باعث چھاپید ہو بہر ارجحان  
 تجھے ہی روشن و جہان حق کا ہو تو سہاں درجہ تھا تیرا میزان تیری ہی توان عز و شان  
 عاشق ہوں تیرے لیکن فرستے ہو زمین و آسمان پھر تیرا ہو کر خستہ جان بلی بلا مجھ کو ان  
 میں جبر و قوت نہ تو ان کیسے ہو گا میں بھان بیزار ہیں سکر زناں خویش و برادر و دوستان  
 اسے چارہ سارے لیکن الفت سے جو لہجہ جان احوال پیدائے ایمان پوشیدہ ہے تجھے کہاں  
 ہو تو ہی مجھ پر میراں مجھ کو بلا لے اب و مان دل ہے جدائی میں طیان ہوں کوئی دم کا ہواں  
 نصرت نبی کی راہ تان لگی ہے جو میں یہاں پہنچوں گا لیکن و مان ہوتی قیامت ہے جہاں  
 پھر یہاں کا جب سے جہاں کیا سرچہ بارگراں تو کہے آیا ہے یاں کہہ دوں گا اے شاہ شہان  
 آسمان میں مانع ہوشوا کہتے ہیں چلو مصطفیٰ ہیں در عصیان کی دوا میں انکے دکا ہوں گدا  
 پاس انکے پہنچا دے خدا پر تیرا ہوں جاو دوں تاجسیر ہے جان و تن فدا و سکی ہی تیرا داستان  
 دیکھ کر عین فرورہ کر اے دل قصیدہ یہ مرا لکھے گا جب مجھے خدا کی بندگی میں لائے کیا

مجھے نہوگی یہ خط اگرچہ ہون میں عاصی بڑا مالک ہے اور سکا مصطفیٰ ام جویا ہو نہیں سکا یہاں  
 مل جائیگے جدم نبی رو کر کو نگاہیں ہی شتی جو ہے تحقیق کی عصیان سے ہے اب دُعا  
 وہ ناخدا کی اپنی مشہور ہے کتب پختی پارسکو کر دیجئے ابھی یا مصطفیٰ ام جانوں یہاں

جبرئیلؑ نے علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا۔ اور مبارک باد دی فرشتوں  
 ار باب زمین کے دروازے زمین کے مفتوح کر دئے گئے۔ عالم عالم النور سے  
 معمور ہو گیا۔ ابلیس بھاڑوں میں جا چیا۔ چالیس شبانہ روز صحر اور  
 دریامیں سرگردان رہا۔ تمام بت روئے زمین کے سرنگوں ہو گئے۔  
 حیوانات قریش کے بولنے لگے۔ اور بشارت دے چندر پرند مغرب کے  
 مشرق کے چرند پرند کو۔ کہ آج حضرت آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں ایسیانہ  
 خیر البشر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آیا اور  
 تمام باشندگان قرب و جوار مکہ مارے خوشی کے پہولے نہیں آئے تھے  
 اور اشتیاق زیارت محبوب کردگار میں بے چین ہو کر فرود آمد  
 عرض کرتے تھے۔ بقول مولف۔

مشاق زیارت ہون رسول عربی کا ہر حلیہ پہنچے جاؤں میں نے خدا یا دو گاہ یہ فرشتوں کو جواب اپنی جب تک مرا آنکھوں میں بعد از تیرا	دیکھا دے خدا خواب میں دیدار نبی کا دیدار میر ہو رسول عسری کا میں شیفہ شہون سید کی ہستی کا نظارہ کروں ہا شہی و مہتابی کا
--	--

<p>معراج کی شب نذر کو اللہ و نبی کے یا احمد مختار جدائی میں ہوں تباب لبائے پیمبر کی حلاوت کا ہولج آنکھوں میں چکا چوند ہوئی جاتی ہے لید ہرمت خدائی کا نظر آتا ہے جلوہ</p>	<p>کیا جانیں ملک تخلیہ تمناستہ نفی کا کیا حال کروں عرض مری خستہ دلی کا چرچا نہو کیونکر مرے شیریں بختی کا کس طرح دیکھوں رخ پر نور نبی کا جسدِ کمرے قلب میں ہے عشق نبی کا</p>
--	---

تحقیق یہی دل سے دعا کرتا ہے یا رب  
سر پر کس سایہ ہو قیامت میں نبی کا

سلاطین اور شیاطین کے تخت او نہ ہے ہو گئے۔ حضرت آمنہ آپکی والدہ ماجدہ  
فرماتے ہیں۔ کہ آغاز حمل سے چھ مہینے تک۔ کوئی علامت علامات حمل  
مجھ پر ظاہر نہ ہوئے اور کسی طرح کا۔ ضعف اور ثقل مجھے معلوم نہ ہوا۔  
چند مدت قبل اس واقعے کے ایل قریش بسبب خشک سالی کے۔  
ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے۔ جب حضرت آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں۔ پانی  
برسا۔ اور درخت خشک سرسبز ہوئے۔ سبحان اللہ موتو  
کیون نہور حمت للعالمین روز ازل سے ہی آپکا خطاب مشہور ہے  
ہم ایسے سردارِ دو عالم کے قرب و جوار میں نہ رہیں۔ پھر کونسا  
مقام اپنے لئے تجویز کریں۔ اور نجات آخرت کیلئے آپ سے زیادہ ہمارا  
کون شفیع ہوگا جسکی تلاش کریں۔ بقول مولف۔

<p>کہاں بحر عالم میں پوشیدہ تو ہے جو دیوانہ گیسو کے شٹلک تو ہے گل باغ جنت میں تیری ہی بو خدا کے لئے دیکھ صورت تو انی جو چاہے کہ چاہ ذوق کا لکھے و جدا کر کے احمد کی جب میم دیکھا نہ کیونکر جبل یوسف مصر ہوئے اثر سوزن عشق کا ہے یہ بدل ہمین بین گریبان سے ہجرت مدینہ میں مدفن ہو میرا الہی</p>	<p>ترے آشنا کو تری جستجو ہے زمانے میں پھر تا وہی کو کیو ہے ترے سامنے عطر بے آبرو ہے کہ آئینہ دل ترے روبرو ہے اوسے آپ شر سے لازم وضو ہے جو تو ہے سو وہ ہے جو وہ ہے سو تو ہے کہ محبوب میرا بہت خوب رو ہے ہمارے جو چاک جگر پر رنو ہے ہمارا ہی خنجر کے نیچے گلو ہے یہی دلی خواہش ہی آرزو ہے</p>
--	---

جو واصل بن حقلے وہ کہتے ہیں تحقیق  
جو خصلت ہے تیری وہی اوسکی خو ہے

قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبداللہ آپ کے  
والد بزرگ وار کو۔ اتفاق سفر کا ہوا۔ اور ہنگام راجعت۔ سفر  
آخرت کا درپیش آیا۔ اثنائے راہ میں انتقال فرمایا۔ اور  
حضرت عبدالمطلب کو۔ اس سانحہ قیامت خیز سے نہایت الم ہوا  
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر۔ کہ ہنوز رحم مادر گشتن دنیا پر

قدم ناز نہ کہا تھا۔ باپنے سفر آخرت کا قبول کیا۔ بہت افسوس ہوا۔  
حالانکہ یتیمی اوس کو ہر دیر بکے وحدت کی موجب افزونی قدر  
وقیمت تھی۔ بیت

چون در اگر یتیم شدیدش بود بجائے      زانکہ خرد افزون نہد در یتیم را بجا

### مثنوی از شہید مخدوم

آمد آمد ہے رسولِ ناک کی	آمد آمد ہے شہِ لولاک کی
آمد آمد ہے سیدِ اعظم کی ہے	آمد آمد ہے درِ عالم کی ہے
آمد آمد ہے شہِ ابراہیم کی	آمد آمد ہے بڑے سردار کی
آمد آمد مالکِ کوثر کی ہے	آمد آمد دین کے سرور کی ہے
آمد خیرِ الوار کی دہوم ہے	جلوہ نور خدا کی دہوم ہے
دہوم ہے کون و مکان میں ہوا	دہوم ہے دونوں جہان میں دہوم ہے
جلوہ افزا آج ہوتا ہے یہاں	نور سے جسکے ہوا روشن جہاں
آج محبوبِ خدا کی دید ہے	عید ہے اہلِ نظر کی عید ہے
اپنے تن پر اپنا جامہ تنگ ہے	گل نہیں چھو سنا دانگ ہے
باغ میں سنگِ گلون کے قہقہے	بڑے ہلکے ہیں بلبلوں کے چہچہے
وصل کا لائی صبا جسمِ پیام	کہلکھلا کر ہنس بڑین کیلکھلا
ہر چمن میں نگہت زلفِ دوتا	جہولیان بھر بھر کے لاتی ہے

آمد آمد شافعِ حشر کی ہے۔ آمد آمد اپنے پیغمبر کی ہے۔



<p>عرش آج اوشع کی قدیل سے وجد میں اوسکے قدم کو چوم کر قامتِ موزون سراپا نور ہے شوق میں اوس لقا کے سبب دیکھ کر اوس شمعِ زیبا کی بھلا باد صبح اوٹھی جو دامنِ جہاں ہے زمین بوس ادبِ چشمِ فلک خلق کا چاروں طرف ہے اثر دانا تہنیت گویاں ملک میں ہر طرف</p>	<p>جس کا پروانہ پر جبرئیل ہے رہ گیا بس عرشِ اعلیٰ جہم کر قد نہیں ہے بلکہ شمعِ طور ہے خاک پر گرتے ہیں رے تو نگر صبح کرتی ہے گریبان تار تار بوئے گلِ نکلی گریبان بہار کر راہ میں آنکھیں بھاتے ہیں ملک ماہمہ میں حوروں کے ہے شرک جام حاملانِ عرش میں مشعلِ کف</p>
	<p>ہر طرف جبرئیل کا ہے اہتمام ہے فرشتوں کی زبان پر یہ کلام</p>
بقول مؤلف	
<p>آج وہ نور خدا نے کو ہے داغِ عشقِ مصطفیٰ کہا نیکو ہے زلفِ احمد کی شنا کا ہے خیال بنکے شانِ قلبِ صدا پارہ میرا چہرہ روشن ہے اوٹھا ہے</p>	<p>کفر کی ظلمت تبو جانے کو ہے دلِ گلستانِ میرا نہ جانیکو ہے عرش پر فکر سا جانیکو ہے گیسو نکو اونکے سلیم جانیکو ہے ابر میں خورشید چھپ جانیکو ہے</p>

<p>عشقِ خسارِ نبی کی وجہ سے ہجر کے صدموں سے تیرے یار سوں لو خیر رشکِ سبھا لو خیر خوف کیا پلے پہلے میں میر نبی وصل کا شربتِ پلاؤ یا نبی ہے خدا سے مجھ کو نفرتِ ہجر میں رُکے انور جلد دکھلا دو مجھے</p>	<p>دل مرا آئینہ بن جائیکو ہے دردِ میرِ دل کل طرب جائیکو ہے کوئی دم میں دم نہ مل جائیکو ہے بارِ عصیان میرا تلج جائیکو ہے تشنگی سے جانِ آجائیکو ہے خونِ دل پی نیکو غم کما جائیکو ہے خاتمہ بالخیر ہو جائیکو ہے</p>
<p>ابیدینے میں بلا لویا رسولؐ ہجر میں تحقیق مر جانے کو ہے</p>	
<p>الغرض جب نو مہینے کامل مدتِ حمل کے گزر گئے تب۔ بارہویں تاریخ شعبِ ربيع الاول کی دوشنبے کے دن وقتِ صبح صادق بعد چہرہ ہزار سات سو چاکس برس کے زمانہ آدم علیہ السلام سے آفتاب عالم تاب وحدانیت۔ مطلع قدم سے ساحتِ حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنی سید کونین سلطان دارین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں جاہ و جلال سے دولت سرائے اقبال میں ظہورِ اجل فرمایا۔</p>	
<p>بیت</p>	
<p>ندا از عالمانِ عرش آمد</p>	<p>کہ بر خیر از پے تعظیم آمد</p>

ہدایت مولود خوانون کو لازم ہے کہ ان اشعار کو استہدایہ ہو کر پڑھیں

### مثنوی

<p>شہنشاہ اعظم تولد ہوئے شہر دین و دنیا تولد ہوئے تولد ہوئے پیشوا کجیاں تولد ہوئے سرورِ مسلمان تولد ہوئے رہنمائے قدیم تولد ہوئے بحر فیض عمیم تولد ہوئے مہر اوج شرف</p>	<p>رسولِ کرم تولد ہوئے مہر اوجِ علیا تولد ہوئے تولد ہوئے مقتدا کجیاں تولد ہوئے رہبرِ دو جہاں قسیمِ حبیبِ سیم و سیم شفیعِ مطلعِ نبی کریم تولد ہوئے فخرِ عبد سلف</p>
--	--

تولد ہوئے خواجہ بعث و نشر  
تولد ہوئے شافعِ روزِ حشر

### قصیدہ

<p>پیدا ہو شکلِ عربِ مصطفیٰ یہی تھی جو انکو دیکھا دیکھا زجا و نکو پایا یارب ایجادِ عالم آپ ہیں بنیادِ عالم آپ ہیں نور احمد بن احمد سے ہے عالم بنا اپنے کربِ فانی کیا آیا نظر ہر سو خدا</p>	<p>ہے عینِ تین شکلِ ربِ مصطفیٰ یہی تھی ہے ہاشمی کمالِ لبِ مصطفیٰ یہی تھی بے میم احمد ہوئے کہ مصطفیٰ یہی تھی ربِ جدا احمد ہے کہ مصطفیٰ یہی تھی عارفِ سو پایا و نہ تو ربِ مصطفیٰ یہی تھی</p>
--	--

بندہ بنایا عشق کا ہم کو الہی فضل سے  
یاں کس کا ہے حسبِ نعتِ مصطفیٰ سیمِ آقا

### سلام

السلام کے آفتابِ ودین	السلام کے انتخابِ قرین
السلام کے دستگیرِ بیکسان	السلام کے آچارہ درِ بہان
السلام کے قبلہ گاہِ اہل دین	السلام کے بادشاہِ مہرین
السلام کے ابو و آدمِ اسبب	السلام کے خلقِ عالمِ اسبب
السلام کے شاہِ عظمتِ اسلام	السلام کے ماہِ رؤیتِ اسلام
السلام کے گوہرِ تاجِ قبول	السلام کے زیبِ حراجِ قبول
السلام کے باعثِ ایجادِ خلق	السلام کے موجبِ بنیادِ خلق
السلام کے زبدہٗ اربابِ علم	السلام کے قدوہٗ اصحابِ علم
السلام کے مظہرِ انوارِ حق	السلام کے مصداقِ اسرارِ حق
السلام کے اشہادِ شامانِ سلام	السلام کے جانِ جانا سلام
السلام کے انبیاء کے مشوا	السلام کے اولیاء کے مقتدا
السلام کے غم زدوں کے دستگیر	السلام کے نادے کے دشمنِ ضمیر
السلام کے دردِ دل کے چارہ ساز	السلام کے خواجہٗ بیگمناں ساز
السلام کے دو جہان کے بادشاہ	مجہدِ عرب و خستہٗ پرہیزگار

<p>چارہ سانس کی سیانہ کیسی ہو نہیں          رحم کر رحم اسے کریم کیسیان          ہوں پیا سنا شہرت ویدار کا          گور اتھون باہلا جیسا ہون          فکر رہتی ہے جھجے یہ روز و          کلو اوٹھا یاد وہ وحدت مست</p>	<p>آرزو مند در اقدس ہون          چھو کر سیمہ آستان جان کسان          تجہ سوا ہے کون تہیہ ہمار کا          سگ تری در کا کھلا تا ہون          روز خوش ہو گئے جسب طلب          کوئی ہو بچا سنا قلت بدست</p>
<p>کوئی اپنے زہد پر نازان چلا          کوئی اوٹھ کر جہاڑتا دامن چلا</p>	
<p>التجبا</p>	
<p>یان توین ہون اور دل ہون          کون پوچھ گیا مجھے کل رہین          ماتہ خالی اوس طرف جاتا ہون          عابد و تکے ساتھ کیونکر جاؤ نہیں          باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا          دستگیر دستگیری کیجئے          سخت مشکل ہے کہ وقت جان گئی          کشمکش میں یان تو اپنی جان ہے</p>	<p>شرم ہے اور حسرت افسوس ہے          ماتہ خالی میں چلا دربار میں          اور تہی دستی سے شرماتا ہون          روسیہ ہون منہ کسے دکھلاؤ نہیں          آسروان ہے تویشک آپ کا          آبرو میری وہاں رکھ لیجئے          ہوتی ہے شیطان کو فکر رہ نہی          وان وہ دشمن در پئے ایمان ہے</p>

سُنّتے طوفانِ بلا ہے نزعِ رُوح  
 یاسپ بیا بھائی کام آتا نہیں  
 اِسٹم بیکل میں خبر لیجئے مری  
 سب سے پہلی میں پڑے میرا جہا  
 اِسٹم میں گہری رحم آپکا درکار ہے  
 دم نکال جائے وہ صورت دیکھ کر  
 جسدِ امینِ قبرین مُنکر نکیر  
 شکل اونکی دیکھ کر مضطرب ہوں  
 دولت دیدارِ جسدِ پاؤں میں  
 گرد پھر پھر کر کہی قربان ہوں  
 حال میرا آپ سے مخفی نہیں  
 ہاں طبیبِ مہربان بیمار ہوں  
 آتشِ دوری جلاتی ہے مجھے  
 ہجر میں ایسا نہو یا شاہِ دین  
 رحمتِ عالم خدا کے واسطے  
 چار بار با صفا کے واسطے  
 آس مجھہ رنجور کی مت توڑے

آپ اس طوفانِ آفت کے پہن نزع  
 سات بیکس کے کوئی جاتا نہیں  
 سید عالم مدد کیجئے مری  
 مشکل آسان کیجئے بندہ نواز  
 گر کرم کیجئے تو بیسٹرا پار ہے  
 خاتمہ ہوا آپ ہی کے نام پر  
 دستگیری کیجئے یادِ ستگیر  
 وہ جمالِ دل مریا پہچان لون  
 قبر میں اوٹھ کر فدا ہو جاؤ نہیں  
 اور کفِ پاسے کہی انگلیں ملوں  
 شرحِ غم پھر کیا کہے اندوگین  
 دردِ ہجران سے بہت ناچار ہوں  
 اور تب ہجران ستاتی ہے مجھے  
 ہند کا ہو جاؤں میں رزقِ رین  
 اپنے حُسنِ دلربا کے واسطے  
 اہل بیتِ مجتبا کے واسطے  
 شبہ کو محروم یوں مت چھوڑ

<p>ہجیرین ابتک جو گذری زندگی آستانے پر بلا لیجے مجھے پڑ رات دن ہوتا رہے پس بر ملا در کو تکتے تکتے ہو جاؤں ہلاک</p>	<p>زندگی سے ہے مجھے شرمندگی وصل کا سا غریب دیجے مجھے عمر بھر نظارہ اوس درگاہ کا وان کی خاک پاک سے مجھا خاک</p>
<p>نام تاجی پر سوجھن اختتام خاتمہ ہے نام اوس کا و استلام</p>	
<p>سبحان اللہ ایسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات میں طلوع فرمایا۔ کہ جبکہ جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک متور کر دیا۔ اور سمک سے سماک تک نام کفر اور ظلمات باقی نہ رکھا۔ ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ شجر اور حجر اور درو دیوار جن و پری انس و ملک از جزو کل تہنیت بخوان تھے بقول مؤلف -</p>	
<p>ہدایت مولود خوانوں کو لازم ہے کہ چہلم و یا برسی و غم وغیرہ کی محفولوں میں بیکہ مبارک باد نہ پڑھیں -</p>	
<p>ہوئے پیدائشی مبارکباد ہر طرف سے صدایہ آتی ہے آمنہ کو سب کے دینے لگے</p>	<p>سے جہان میں خوشی مبارکباد مرحبا یا نبی مبارک باد جن و انس و پری مبارکباد</p>

<p>دو نو عالم بین فضل بعد چالیس سال کسے انصاف سے ملے اس سے حقنے فرمایا اے بی بخشوا کرشمی نے فرمایا مہینہ سال بھر میں بس سب کو یہ دن زندہ اقصیٰ خانہ دلیں آگے بین بی بارگاہ رسول میں چوچے</p>	<p>تیری شہرت ہوئی مبارکباد جہاں پر تیری مبارکباد تیری درستی مبارکباد ہے تری جنتی مبارکباد اے مسرتی مبارکباد یہ خوشی ہے تری مبارکباد ہو سہل کو خوشی مبارکباد بستی دلی بسی مبارکباد سب کی قسمت لری مبارکباد</p>
<p>سینکے سب نے کہا یہ تحقیق خوب تو نے لکھی مبارکباد</p>	
<p>بی بی آمنہ آگے والدہ ماجدہ کہتی ہن - کہ وقت تولد آپ کے ایک آواز عظیم الشان میرے کان میں آئی - کہ اوسکو سنکے خوف غالب ہوا - ناگہان ایک مرغ سفید نے - اپنے بازو - میرے سینے پر ملے - کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا - ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ شربت کا مثل دودھ کے سفید غیب سے نمودار ہوا - میں نے جی بھر کر پیا - شہد سے زیادہ شیرین تھا -</p>	



پھر ایک ایسا نورِ لاہر ہوا۔ کہ تمام گہراؤں میں نور سے نورانی ہو گیا۔  
 جس طرف دیکھتی تھی سوا کے نور کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اور  
 چند عورتیں باحسبِ وجہِ حال مثل دخترانِ عبداللہ نظر آئیں۔  
 دریافت سے معلوم ہوا کہ اونچین سے ایک تو بی بی مریم والدہ ماجدہ  
 حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری فرعون کی بی بی اسیمہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرمتہ نہیں۔ وہ دوائے خدا کے حکم سے بہشت  
 حورون کو لیکر آئیں۔ اور متکفلِ امورات کے ہوئیں۔ انکو کچھ  
 بین متعجب ہوئی جاتی تھی اور صحنِ خانہ میں آوازِ رفتار سنتی لیکن  
 کوئی چلنے والا نظر نہیں آتا تھا۔ اور ایک چادر طولانی سپید  
 آسمان سے زمین تک نظر آئی۔ اسوقت منادی نے  
 ندا کی کہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمِ ظلیق سے نگاہ رکھو اور  
 جماعت کی جماعت مرغانِ زمرد متقار یا قوت بازو۔ خرامان  
 خرامان مجہہ تک آئے۔ آوازِ اونکی نغمہ خیز اور طرب انگیز تھی  
 اور کچھ مرد درمیان آسمان اور زمین کے ہوا میں مُعلق  
 کھڑے ہوئے۔ گلابِ پاش اور صراحیانِ نقروی ماتہیں  
 لئے ہوئے کہہ رہے تھے۔ بقولِ چشتی۔

<p>وہو م ہے چاروں طرف شو مبارکبادی          وہو م ہے صحن گلستان میں مبارکبادی          آرزو و غلی نہ اب تک اس کی آبادی          خامہ بد لے ملے ڈالی ہیں شہزادی          صورت آئینہ حیران عقل ہے بہر اد کی          آہ کی قدرت نہ طاقت ہم میں، فیرو با          صورت تسکین تو کچھ ہو اس آبادی          لگے گدین میں چہرے آنکھیں عاشق آبادی          منہ لین کہوئی نہ ہو جائیں عہد تم آبادی</p>	<p>اللہ اللہ کیا خوشی ہے محل میاؤ کی          کیا صبا لائی ہے تو گلاروئے نبی          چہرہ انور نظر آیا نہ ہو خواب میں          قامت موزون حضرت کی ثنا کہتے ہیں ہم          چہرہ احمد کا نقشہ کس طرح کسے          ہجر احمد میں ہو ہیں استدر زار و خفیف          خواب میں آؤ کہی تو اے شہر دوسرا          شوق نظارہ اسی کا نام ہے بعد فنا          بار عصیان کی ہے گٹھری سر پہین نادیدہ راہ</p>
---	--

خوشی ہو تا اگر شرب میں چشمنی کا مزار  
 اے فلک کیوں اسکی مٹی ہند میں برباد کی

اوس دم کمال غیرت سے مجھ جسم پر عرق آ گیا۔ جو قطرہ ٹپکتا تھا اوس  
 مشک کی خوشبو آتی تھی۔ اوس حال میں پردہ حجاب میری  
 آنکھوں سے اوٹھ گیا۔ مشارق اور مغارب کے حالات مجھ پر  
 ہو گئے۔ تین علم سبز ایک مشرق دوسرا مغرب۔ تیسرا بائیں کعبہ پر  
 منصوب دکھائی دے اور جسوقت وہ مہر سپھر عظمت پیدا ہو کے  
 سجدہ کیا۔ اور ہاتھ آسمان کے طرف اوٹھا کے مناجات کی اور نہایت

تضرع اور الحاح سے اُمت کی مغفرت چاہی۔ سبحان اللہ  
 اُسے سوئو۔ غور کا مقام ہے۔ دیکھو ابتداء ہی سے ہم گناہ گاروں کی  
 کیسی نوازش و اکرام ہے۔ پھر ایسے محب صادق کا درجہ ہو گئے  
 ہم کو کس در پہ آ رہے اور سرگردان پھرنا ہے۔ اور آپ کے روضہ  
 منورہ کے قرب و جوار میں دفن ہو کر تاحشر آپ کے زیر سایہ نہ رہیں  
 تو پھر ہم کو کہاں رہنا ہے۔ نہ یہ نصیب اوس شخص کے جس کو کہ  
 آپ کے در اقدس کی جاروب کشتی مدت العمر میسر آئی ہو۔ اور  
 خوشا تقدیر۔ اوس کے کہ جس نے بعد مرگ جنت البقیع میں۔ یعنی  
 آپ کے روضہ اقدس اور مزار مقدس۔ حضرت عثمان غنی الرحمان  
 کے مابین دفن ہوا ہو۔ حدیث شریف ہے حضرت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ مَابَيْنَ مِثْرَيْنِ وَ  
 مِثْرَيْنِ عُمَانٌ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔ یعنی میرے منبر اور قبر عثمان رضی اللہ  
 کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔ اور محدثین  
 اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ لکھا ہے کہ۔ جو شخص آخرت کے روضہ  
 منورہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے مابین دفن  
 ہو گا وہ جنتی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ  
 یہ حدیث شریف مجھ کو بعد دفن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دستِ یابی

اے کاشش قبل دفن کے میسر آتی تو میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 مشرق میں دفن کرتا۔ اے مسلمان بھائیو تمہیں لاعرض کیا جاتا ہے۔  
 اگر ہم میں سے کسی کو بذریعہ بیعت کسی شیخ سے اعتقاد کامل ہو جا تو  
 اوسکو اپنے مرشد کے مزار کے قرب وجوار میں دفن ہونکی کسب جو  
 تمنا رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیع دیندار بھائیوں کو مدت التشریہ روز  
 رونمائی اقدس گل نظارہ نصیب کرے۔ اور وہیں کی رزق زمین ہونا  
 نصیب ہو۔ آمین ثم آمین۔ اے عاشقو غور کا مقام ہے جس میں  
 عشق نہی ہو۔ اور جبکا دل آپکے دام محبت میں گرفتار ہو۔ وہ دل  
 کیونکر آپکی مفارقت کے صدمے سے سسکتا ہے۔ بقول مولف۔

<p>اس دل سے پیہر کی محبت نہیں جاتی          ارمان بھرا نگہین کہلے رہے ہیں بھو          یک بار تو رویا میں مگر لائے تشریف          وصل انکا میسر تو بوسے ہی دولت          پھر تارے نگاہوں میں سرچہ زریبا          دن رات مجھے حُبِ نبی سے ہونیں فیلا          کیونکر نہ معطر رہے ہر وقت مرا مغز          کیونکر کریں فخر ہم اسبات پہ آد</p>	<p>مر جائیں کہی خواہش و صلت نہیں جاتی          مرنے پہ بھی دیدار کی حسرت نہیں جاتی          حالانکہ یہ فرقت کی مصیبت نہیں جاتی          سب دلتیں جاتیں ہیں دولت نہیں جاتی          یل پہ بھی ان نگاہوں سے صورت نہیں جاتی          مجھ پر ند قح کش کی عین نہیں جاتی          کیسے سوئی کی کہی نگہت نہیں جاتی          سنتے ہیں کہ موزخ میں امن نہیں جاتی</p>
--	---

بیماریاں سب بہت تیز ہیں لیکن	خبر وصل مسیحائیت نہ نہیں جاتی
رکھیں کچھ تعلیمیں رکھ کر مرے سر پر	حرمت مری ٹہری جاتی ٹھہرتی جاتی

اعمال بونے ہوں خطرناک ہمیشہ  
تجربہ کر لے لے دشت نہیں جاتی

اے مومنو! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد پاتے ہی پہلے امت کیلئے دعائے مغفرت چاہی۔ اور بعد اوسکے۔ ایک ابرہہ سفید آسمان سے نمودار ہوا۔ ناگاہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش میں لیکر غائب ہو گیا۔ آواز آتی تھی کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں حد عالم میں پھراؤ تا جمیع خلایق۔ انکو نام اور صورت۔ اور صفات سے پہچانیں۔ بعد اسکے وہ ابرہہ طرقتہ العین میں۔ برق جمال محمدی سے روشن ہو گیا۔ حضرت آمنہ خاتون فرماتے ہیں کہ۔ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ایک پارچہ میں لپیٹا ہوا پایا۔ پھر ایک بدلی اور نمودار ہوئی۔ اوسکے کلام مردوں کے سنے جاتے تھے۔ منادی غیب گزرتا تھا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف عالم کے لیجاؤ۔ اور تمام جن انس اور ملائکہ کو اونکا جمال جہان آرا دکھاؤ۔ تا سبھی میں۔ اور جانیں۔ جو کالات اور پیغمبروں کو جدا جدا غایت ہو سکتے تھے۔

سب مجموعہ میرے حبیب کو ملے۔ یعنی خلافتِ آدمؑ۔ ملکِ سلیمانؑ۔  
 حسنِ یوسفؑ۔ خلعتِ ابراہیمؑ۔ کلامِ موسیٰؑ۔ دمِ عیسیٰؑ۔  
 عبادتِ یونسؑ۔ شکرِ نوحؑ۔ سانِ اسمعیلؑ۔ بشرِ ابرہہؑ۔  
 یعقوبؑ۔ صوتِ داؤدؑ۔ صبرِ ایوبؑ۔ زہدِ یحییٰؑ وغیرہ وغیرہ  
 عطا کیا گیا۔ اور سوائے اسکے۔ ولایتِ محبوبیت۔ حقِ ربوبیت۔  
 اور قربِ مطلق۔ اور منصبِ قضا۔ اور افتاحِ اجتہاد۔ احتسابِ  
 شفاعتِ عظمیٰ۔ علمِ وسیع۔ عرفانِ اتم۔ اور جمعِ کمالاتِ  
 صوری۔ و معنوی۔ خاصتاً ذاتِ بابرکات کے واسطے تھے۔  
 سوائے رتبہ شہادت کے کہ۔ باسبابِ ظاہری متناہی شانِ  
 نبوت کے تھا۔ وہ بھی آپکے جگر گوشہ قرۃ العین۔ یعنی حضراتِ  
 حنینِ علیہم السلام کو حاصل ہوا۔ تا حاصل ہونا۔ کسی کمالِ  
 ظاہری اور باطنی کا ذاتِ مجمعِ کمالات سے باقی نہ رہے۔

### شعر

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ بے خدائی  
 انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

### بقول مولف

پیدا جو پیمبر ہوئے کیا کیا نظر آیا  
 جو راز تھا مخفی وہ ہویدا نظر آیا  
 احمد واحد کا یہ مَعما نظر آیا  
 بس بیچِ بین یکِ مہم کا پُر نظر آیا

<p>احمد واحد ایک نگہ ہو گئے ظاہر اللہ سے واصل ہو معراج میں احمد میں سورہ واللیل کو پڑھنے کا ہر وقت تا سب بخ پر نور پیر سے فلک پر خوشید رخ احمد مختار کے آگے سب صلی علیٰ آئین لگے حور و ملائک یہ آپ ہی کے نور کے صد قیسی نقین عیسیٰ نے کہا آپ کیا احمد مختار عاشق تھی فقط یوسف کنعا پہ لہجہ</p>	<p>جس وقت جد امیم کا پروا نظر آیا اوس بحر سے ملتا ہوا قطر نظر آیا سرمین سر گیسو کا جو سودا نظر آیا خورشید کے چہرہ پہ سینا نظر آیا بگڑا ہوا مہتاب کا چہرہ نظر آیا جسم آپ کا ایک نور کا پتلا نظر آیا موسیٰ کو میسرید بیضا نظر آیا ہر امتی اب رشک مسیحا نظر آیا ہر ایک نبی آپکا شیدا نظر آیا</p>
--	---

سب کتبہ ہیں تحقیق کے اشعار کو سنکر  
مدا حون میں احمد کے تو یکتا نظر آیا

صغیر بی بی حید المطلب کی یعنی پہونی حضرت ملی کہتی ہیں کہ ۔ وقت  
ولادت کے میں حاضر تھی ۔ تمام گہر نور سے معمور ہو گیا ۔ اوسکی  
روشنی سے چہرہ چہرین بہت عجیب نظر آئیں ۔ پہلے محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا ۔ یا رب امتی امتی ۔  
دو تہ سے یہ کہ زبان فصیح اور عبارت صحیح سے فرمایا ۔ اٹھہ  
اِنَّ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ تیسرے نور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روشنی چراغ پر غالب تھا۔ چوتھے مین نے چاہا کہ۔  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤں۔ غیب سے آواز آئی کہ۔  
 اے صفیہ تو تکلیف نہ کر اپنے حبیب کو تینے شستہ اور پاک پہچا ہے  
 پانچویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بربیدہ اور ختنہ کئے ہوئے  
 پیدا ہوئے۔ چھٹے شانہ مبارک پر مصرتبوت ستارہ صبح سے  
 روشن تر دیکھی۔ او مین بخت نور لکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ۔ سبجان اللہ مومنو کسی فرد بشر کی کیا مجال ہے  
 جو آپ کے اوصاف لکھے۔ یہ وہ بحر اوصاف ہیں کہ جسکی انتہا ہیں  
 بقول مؤلف۔

<p>سوئے راز حق کے عیان کیسے کیسے          کئے سمنے ہین امتحان کیسے کیسے          بنے ہم ہی ہین راز داکیسے کیسے          ہین ارمان دلیں نہان کیسے کیسے          ہین وقت کے صدیہاں کیسے کیسے          فدا ہوئے ہین قلب جان کیسے کیسے          تو کرتے ہین زاہد گمان کیسے کیسے          یہ کرتی ہے شکوئے بان کیسے کیسے</p>	<p>کئے وصف حمد بیان کیسے کیسے          مصیبت مین لے لیکے نام محمد          فنا ہو کے احمد مین دیکھے احکو          ذرا چیر کر دیکھو پہلو ہمارا          ہوید ہے سب پر رسول خدا          ابھی رخسے پر داہنا کر تو دیکھو          مئے حب احمد جو بیتا ہوں ساتی          خدا جانے روز وصال پیما</p>
---	---



یہ گلزارِ ہستی سے باغِ عدم کو چلے جاتے ہیں کاروان کیسے کیسے

سنبھل کر لکھا کرتو تحقیق مضمون  
زمانے میں ہیں نکتہ دان کیسے کیسے

حضرت آمنہ خاتون روایت کرتے ہیں کہ ولادت کے وقت تین شخص - غیب سے نمودار ہوئے - اونکے رخسارے - مثل آفتاب کے چمکتے تھے - ایک صراحی نقروی - دوسرا طشت زمردی - تیسرا حریر سفید ماتہ میں لئے ہوئے تھے - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم طشت میں بٹہلا کے سات بار غسل دئے - اور وہ حریر سفید پہنائے - اور چشم زرگین کو بوسہ دیکر کہے - بقول حضرت طہ

شانِ جابرِ عالم جلوہ نما ہے شانِ خدا ہے  
آئینہ خانہ ہر دوسرا ہے ہر سرین کو عکس آگیا ہے  
ہے احدیت ایک جلوت تمہاری الامکان ایک سورا  
دفرخ سے ہم کو کیا ہے علاقہ جنت کی ہم کو کیا ہے تمنا  
فردوس لیکر آگیا کرین ہم کو نرگاہانی کینو کو پریں ہم

موقع کہاں ہے صلی علی کا امانے منور سجد کی جا ہے  
سینے میں دلیں جی میں نظریں آپ کی صحت جو تھا  
نقش قدم ہے چشم دو عالم کرسی تمہاری عرشِ علا  
ہم عاصیو کو یا شاہ اکرم دامن برائے ماتہ آگیا ہے  
اے شہکِ جنت رُئے مبارک کو شر کا چمک آگیا ہے

ہر روز ہے حشر ہر شقیات ہر ایک نما ہے حضور  
اے آفتابِ شہادت کہلا دو صورت اب دیکر گیا

اور کہا کہ بشارت ہو تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ - تمہیں

علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی۔ اور مقامِ نبوت و  
 عظمت اور رتبہ شجاعت و جلالت عنایت ہوا۔  
 روایت ہے کہ وقت ولادت کے عبدالمطلب ایک جدِ گوار  
 تعبہ شریف میں تھے۔ یک بیک خانہ کعبہ میں مقام لے کر بیٹھیں  
 سجدہ کیا۔ اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اکبر۔ خدا تعالیٰ  
 نے آج مجھے بتوں کی نجاست سے پاک کیا۔ اور سہیل نامی ایک  
 بت کہ اور بتوں سے بڑا تھا سرنگو ہو گیا۔ ہاتھ غیب سے آوازی  
 کہ آمنہ کے گھر۔ فرزند متولد ہوا۔ اس کے غسل کے واسطے ایک  
 طشت زمری عالم قدس سے لائے ہیں۔ اور وہ فرزند احمد  
 خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ہے۔ عبدالمطلب یہہ ماجرا  
 دیکھ کر اور شکر متعجب اور متحیر اپنے میں آپ کہہ رہے تھے۔  
 بقول مولف

شوقِ نظارہ انوار کروں یا نکروں خواب میں خواہش دید کروں یا نکروں آکھو یا دین ہر بار کروں یا نکروں آپ کے گیسو پہنچ ہی کہتے ہیں خنجر ابروئے حمار پہ دے ہوں	پے دید میں اصرار کروں یا نکروں نخت کو اپنے میں پیدا کروں یا نکروں کچھ علاج دل بیمار کروں یا نکروں دل عاشق کو گرفتار کروں یا نکروں سر کٹانیکا میں توڑا کروں یا نکروں
---	---

تکڑے اپنے لکے بھی دو چار کرو یا نکر  
 دلو آئینہ انوار کروں یا نکر  
 سجدہ شکر ہی ہر بار کروں یا نکر  
 اپنے آنکھوں کو گہر بار کروں یا نکر  
 جلوہ حق کا میں اقرار کروں یا نکر  
 خواہش دلو میں اظہار کروں یا نکر  
 ترے محبوب کو بیدار کروں یا نکر  
 اے اجل تجھے میں ناکار کروں یا نکر

کتنے سہ سہ جمع الم کر کے جگر کے پاس  
 قلمی عارض شوق کا تصور کر کے  
 چہ سائی سے ترے دگر ہونا جہ  
 غصہ ہونا مبارک میں ہا کر انہو  
 دیکھو ان عالم رویا میں جو روئے انور  
 آپ کے روضہ پر نور یہ اگر شام  
 شب عوارچ کچھ کہتے تھے نہ اسے سہل  
 ہو یہ ستر نہ محمد کی زیارت چلتی

چلے روئے پہنوکا میں ہی آج تحقیق  
 نقد دل داخل سہ کار کروں یا نکر

اوپر کے بعد کعبۃ اللہ دئے ولتر اے نبوی میں تشریف لائے آتے ہی  
 پہلے حضرت آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی۔ نور محمدی نہ پایا۔  
 پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا۔ بی بی نے کہا میں نے وضع حمل سے سبک دے  
 ہوا۔ اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اس وقت  
 دیکھے تھے۔ ایک ایک سب بیان کئے۔ عبد اللہ نے کھا۔  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ۔ اور مجھے دکھلاؤ۔  
 بی بی آمنہ نے جواب دیا۔ یہ بات آپ انکو دیکھ نہیں سکتے۔

مُحَافِظانِ غیب سے تاکید ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے۔  
 عبدالمطلب نے پر غصہ کھا کہ اے آمنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 دکھاؤ نہیں تو میں تمکو اور اپنے کو بلاک کروں گا۔ جب آمنہ خاتون نے۔  
 حضرت عبدالمطلب کو۔ اس قدر بے قرار دیکھا ناچار واپس ہٹ گیا۔  
 حضرت عبدالمطلب نے۔ کمال اشتیاق سے۔ چاہا کہ دیدارِ  
 سید ابراہیم پروردگار سے مشہد ہو۔ لیکن ایک  
 غیبی شخص تلوار کھینچ کر سامنے آیا۔ اور کہا۔ جا جب تک تمام  
 ملائکہ مقربین۔ جناب ختم المرسلین حبیب رب العالمین  
 کی زیارت سے فارغ نہ ہونگے۔ کیوں مجال دیکھنے کی نہو گی۔  
 عبدالمطلب بھیہ حال دیکھتے ہی ہیبت سے تھرا گئے اور بحالتِ یوسی  
 کہتے تھے۔ بقول حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ۔

دیده لبریزم سے پا انتظار کیستم	شوقِ دیدارِ یکہ دارم بتقرار کیستم
گشتہ صیاد دلم از خشم شمشیر نگاہ	نیم سہل گشتہ ام یار شکرار کیستم
گشتہ آن خال مشکد بہتہ زلف سیاہ	گر مسلمان کیستم ز نار دار کیستم
منظر حسنِ جمال یا کہ عکسِ وئے تو	پس بہین آدوستان آئینہ دار کیستم

حافظم در مدرسہ درویشم در میکدہ  
 سخت حیران گر چام من و شکر کیستم

بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ایک شبانہ روز  
تمام بادشاہان روئے زمین کی زبان گنگ ہو گئی۔ اور نطق رہا  
عاری رہے۔ طاق کسرا منکسر رہا۔ چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے  
آتش فارس کہ مدت ہزار برس سے روشن تھی فی الفور بجھ گئی۔  
دریا مے پر از آب خشک ہوا اور صحرائے خشک دریا ہوا۔ جب  
سید عالم نے اپنے نور عرش افروز سے فرش زمین کو منور فرمایا۔  
امالیان مکہ نے تہنیت کی محفل منعقد کیا۔ بقول امیر۔

کرد و خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے	یاں آمد جبار سالت پناہ ہے
امت چلی رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے	سیدی ہی بہشت میں جانی کی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتھار دو	
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	

جو عاشقان صورت خیر الانام ہیں	جو طالبان جلوہ ماہ تمام ہیں
جو ذرہ ہائے مہر فلک احترام ہیں	آئین کہ دور میں مئے الفت کے جام ہیں

دربار عام گرم ہوا اشتھار دو	
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	

راہین کثادہ رحمت رب کریم کے	ہیں عطر بار بغان جہونکے نسیم کے
خلعت بینکے لطف خدا رحیم کے	تقسیم ہونکے مارتو اب عظیم کے

	<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>	
<p>رحمت فرشتہ ظل خدا شامیانہ ہے مسند پچی ہے آمد شاہ زمانہ ہے</p>		<p>آراستہ مکان سجہ جلوس شہانہ سماں نئے نئے ہیں نیا کارخانہ ہے</p>
	<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>	
<p>ہون گرم اہتمام میں اسپر کلیم غش پانی پلائین خضر دم شدت عطش</p>		<p>کیا نرم ہے کہ نرم نشین بین فرشتہ گرمی جو ہو ذرا دم عیسیٰ ہو بادکش</p>
	<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>	
<p>خود جا کے در ملک راہ نہیں لائیں جبریل موقع سے کیا صفوں کو جاتے ہیں جبریل</p>		<p>آتے جو آنے والو تو پاتے ہیں جبریل رتبہ برتبہ سب کو بٹھاتے ہیں جبریل</p>
	<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>	
<p>ارواح انبیاء سلف کا ہے بیان گذر رونق فزاہن چرخ سے عیسیٰ زمین پر</p>		<p>اس نرم کی جو مشرق و مغرب ہے ایساں ہو سے بحر سے خضر آئے ہیں در</p>
	<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو</p>	

	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	
محل میں ہوں شریک سلیمان کو دھو تشریف لائیں موسیٰ عمران کو دھو		آمین تنہا یوسف کنعان کو دھو یعقوب نوح و آدم و نسا کو دھو
	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	
جنت تہ وحش طیر وہ سب ترکے چلے پڑتے ہوئے درود ادا ہے ہر یک چلے		جن کوہ قاف سے توجہ بان ملک چلے سر کو جیکا کے عالمہ عرس تک چلے
	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	
کانونکے پردے لگائیں خج شصیب اعجاز سنکے لطف اڑھائیں خج شصیب		اس نرم میں جو شوق سے آئیں خج شصیب خاموش بیہوش سر نہ ہلائیں خج شصیب
	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	
آیا ہے آج وہ جو بشر و نذر ہے رونق نذر ہے خلق کا جو دستگیر ہے		لو آمد حبیب خدائے قدیر ہے وارد ہے وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	

<p>ہر دم جوازدہام خلاق دو چند ہے اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے</p>	<p>بس کرامت ختم سخن دل پسند ہے مولد آب گئے ہو گا یہ ترجیح بند ہے</p>
<p>دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو</p>	
<p>پھر منادی غیب نے ندا دی کہ ۔ اے خلاق محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب رواق افروز اس جہان کے ہوئے ۔ بھترین خلاق ۔ وہ ہے کہ جو آپ کو دود پلائے ۔ زہے سعادت اور نصیب اوسکے کہ ۔ یہ دولت ابدی پائے ۔ چنانچہ وحوش اور جن اور انس واسطے حصول اس دولت سعادت کے ۔ باہم نزع کرنے لگے غیب سے اواز آئی کہ اس واسطے ہرگز نہ اڑو اللہ تعالیٰ نے یہ دولت بابرکت جلیہ سعادت کو عنایت فرمائی ۔ بالاتفاق ثابت ہے ۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن دودہ اپنے والدہ کا نوش فرمایا ۔ بعد اسکے ثوئبہ نے دودہ پلایا ۔ ثوئبہ لونڈی ابولہب کی تھی ۔ کہ اوسنے شرہ ولادت شریف کا ابولہب کو سنایا تھا ۔ ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریفؐ اوسے آزاد کیا تھا ۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات ابولہب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا ۔ اور حال پوچھا ۔</p>	



اوسنے کہا جسدن سے گلستانِ حیات یا مالِ صرصرِ مات ہوا۔  
 انواعِ انواع کے عذاب اور عقوبت میں گرفتار ہوں۔ لیکن دوشنبہ  
 کے روز۔ بدولتِ خوشی میلادِ مبارک کے عذاب میں تخفیف  
 ہوتی ہے۔ اے عاشقانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قربانِ جانیکا  
 مقام ہے کہ ابولہب کا فرج کی مذمت کلام اللہ کے سورہ نبئت  
 میں وارد ہے۔ خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیفِ عذاب ہے۔  
 زہرے تقدیر اور مسلمانوں کے کہ بدل و جان اوس جناب کی علامتی  
 سرفراز ہیں اور جان و مال اپنا۔ اوسکی راہ میں شاکر کرتے ہیں۔  
 اگر قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات پائیں کیا عجیب  
 بیشک یا رسول اللہ آپ دریائے رحمت ہیں کچھ ہم غلاموں کے  
 حال پر بھی نظرِ رحم فرمائے۔ ہم غلاموں کے دامن کو ذرا بڑے مقاصد  
 بہرہ دیکھئے اور بقول مؤلف منہ مانگے انعامات سے مالا مال  
 کر دیکھئے۔ اور جو حال کہ ہم گنہگاروں کا ہے وہ آپ کی نظرِ کرم  
 کے قابل ہے۔

<p>صورتِ سیما ہے حالتِ ہماری دیکھئے          چشمِ تر سے خون کا دریا جاری دیکھئے          ہجرین پہنچی ہے نسبتِ ہماری دیکھئے</p>	<p>یا محمد قلب کی اب بیتیاری دیکھئے          آپ کی فرقت میں روتے ہیں ہر صبح و شام          اے شہرِ ہر دوسرے لگا کو سراجل</p>
--	--

بیٹھنا اور نہ ہٹنا اک امر محال آتشاہ دین  
 ابر شمرندہ ہوا جاتا ہے زیر آسمان  
 جب کہ ہم نے سنبلیا ہے قبر میں آج  
 کیجئے دیار سے اپنے شریف بانی  
 یا نبیؐ نا جہنم سے بچا نا حشر میں  
 کس طرح راہ عدم ملے جسے ہو کیا نبیؐ  
 ہیں خجل عصیان کی باعث بہت بعد فنا  
 قبر میں تہا پڑے ہیں یا حبیبؐ کبریا  
 نا خدا کے کشتی دین ہے یہی وقت مد  
 ملکہ مٹی میں کہ شہ کو نہ قسمت کا کئے  
 حوریں کہتی تھیں خوشی سے یوں متعجب  
 عرش و کرسی کہتے تھے یو چوم کر علین با  
 کہتا تھا رضوانؐ کہا کر گلشن خلد برین  
 روزِ محشر یوں کہیگا حق تعالیٰ یا نبیؐ  
 داغ عشق مصطفیٰؐ انجا نیگا شمع مزار

ہنسنے کیا کرو یا حالت ہماری دیکھئے  
 دیدہ ترکی ہمارے اشکباری دیکھئے  
 موت کی بیچ سے ہم کو انتظار دیکھئے  
 بزرگِ قلب کی استغیاری دیکھئے  
 کہو کی ہے غفلت میں عمر ساری دیکھئے  
 زاد راہ تو کہیں نہیں منزل کی بجاری دیکھئے  
 منہ چھپائے ہیں کفن میں م ساری دیکھئے  
 لائے تشہیت اور حالت ہماری دیکھئے  
 تا و غرق ہو عریان ہے ہماری دیکھئے  
 خاکساروں کی تم اپنے خاکساری دیکھئے  
 آ رہی ہے وہ پیغمبر کی سواری دیکھئے  
 بیٹھے بیٹھے لڑ گئی قسمت ہماری دیکھئے  
 یاں رہی یا نبیؐ امت ہماری دیکھئے  
 بخشدی ہو مینے امت تمہاری دیکھئے  
 پر ضیا ہو جا نیگی تربت ہماری دیکھئے

نعت احمد لکھ رہے ہیں رات دن تحقیق تم

کیونہو دارین میں عزت ہماری دیکھئے

یہ روایت کے حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ تفصیل اس بیان کی یوں ہے  
 اون دنوں میں اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے فساد  
 آب و ہوا کے خوف سے اپنے۔ لڑکوں کو دایوں کے سپرد کر دیتے تھے  
 تا اطراف و جوانب فصاحت و قریات میں لجا کے۔ پرورش کریں  
 حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا۔ چنانچہ سبزہ شہرین  
 اور شیرستانوں میں باقی نہ رہا۔ باغوں میں درخت خشک ہو گئے۔ اکثر  
 اوقات صرف برگ دکیاہ سے روزہ افطار کرتے۔ اور تین تین دن  
 دانہ میسر نہ ہوتا تھا۔ ایک بار مجھے تین شبانہ روز کہا نا میسر ہوا۔ شدت  
 گر سگی سے طاقت طاق ہو گئی۔ اوس وقت میں جو حاملہ تھی ناگہان درد  
 میں مبتلا ہوئی۔ نہیں جانتی کہ خواجہ یا ضحے کے سبب حالت غشی تھی اسی  
 غفلت میں۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک شخص مجھ کو دودھ کی دریا میں بار بار  
 غوطے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جتنی پی سکتی ہے خوب آسودہ ہو  
 پی۔ تاکہ تیرے دودھ میں۔ برکت بے اندازہ ہو اور اسے شیر کی بدست  
 عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجھے حاصل ہونی ہے۔ میں نے وہ دودھ  
 بہت آسودہ ہو کے پیا۔ اور جتنی پیتی تھی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ  
 کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ میں کون ہوں۔  
 میں وہ حمد اور شکر ہوں کہ۔ تو محنت اور گر سگی کی حالت میں بجالاتی

اب بطحائے مکہ کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہ ہے کہ ۔ اوس ستر سالہ  
ایک نورس طبع اور ضیائے لامع اپنے سات لا ۔ الغرض جب مجھ کو غفلت سے  
ہوش آیا ۔ دیکھتی کیا ہوں کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے ۔ اہ سیکے  
چند روز کے بعد ۔ قافلہ مکے کے طرف روانہ ہوا میں بھی اپنے شوہر کے ساتھ  
چلی ۔ اثنائے راہ میں غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالیٰ نے ہمارے  
ولادت ایک فرزند کے جو قریش میں پیدا ہوا ہے تمام عورتوں پر ۔  
لڑکیوں کا پیدا کرنا حرام کیا ہے ۔ اے زنانِ بنی سعد دوڑو اور بھاگنا  
درِ یتیم بحرِ عظمت کو لو ۔ زبے نصیب اوس عورت کے کہ ۔ اوس  
دولت بابرکت سے شرف ہو ۔ زنانِ بنی سعد یہ قرودہ سنتے ہی  
بے تعجیل تمام مکے کو چلین ۔ اور میرا دراز گوش جسپرین سوار ہی بسبب  
لاغر کی ایک قدم چل نہیں سکتا تھا ۔ ناچار ایک منزل میں مقام  
وہاں خواب دیکھا ۔ ایک درخت میوہ دار ۔ سرسبز میرے  
سر پر سایہ کیا ہوا ہے ۔ اور تمام زنانِ بنی سعد میرے گرد اگر وہ  
جمع ہیں ۔ اوس درخت سے ایک خرمائے ترمیرے دامن میں گرے  
میں نے وہ خرما کھایا ایک مدت تک اوسکا مزاجان پر رہا  
حاصل کلام ۔ دو شنبہ کے دن مکے میں پہنچی ۔ قافلہ مجھ سے پہلے  
مکہ پہنچ کر تمام عورات سب دولت مند دن کے لڑکوں کو پیشتر سے ہی

سے لے چکی تھیں۔ میں اپنے تاخیر سے نادوم اور مایوسی سے یہ عرض کرتی تھی۔

اے غمخوارِ خدا کا ہے نظر بر من فلک اندرواقست گشتہ ام سہل ز بر و دشمنہ ام در خانقاہ و مدرسہ در دیور مسجد و مہدم اے سرورِ الامکان اول توئی آخر جہان در یکدہ پیرِ سخاں می ریخت در جانِ لہم اے توحید آمدہ ہم است پردہ در احد	وے رو تو بدالد جا کا ہے نظر بر من فلک اے چشمہ آبِ دعا کا ہے نظر بر من فلک سہر جاست از حسناتِ ادا کا ہے نظر بر من فلک از تست سہر جا جلو نا کا ہے نظر بر من فلک گشتم بہ خشقت بتلا کا ہے نظر بر من فلک اے منظرِ شانِ خدا کا ہے نظر بر من فلک
---	--

اے باعثِ ایجادِ داوے شافعِ روزِ جزا  
ہستم بہ خصیانِ بتلا کا ہے نظر بر من فلک

ہر چند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہ ہوتا تھا۔ ناگاہ ایک شخص کہ۔  
بتلا عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھی۔ سامنے آیا  
اور رکھا کہ کوئی عورت اس قافلہ میں باقی بھی سہب۔ جب کوئی لڑکا میسر  
نہوا ہو۔ میں نے اوس سے نام پوچھا۔ کہا کہ عید المطلب بن نام  
سسر از قریش ہوں اے حلیمہ میرے گھر میں ایک لڑکا ہے یتیم  
بے پدر محمد نام ہر چند زمانِ نبی سعد سے میں اصرار کرتا ہوں۔ کوئی  
اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہیں کرتی۔ اور سب یہی کہتی ہیں کہ

طفل بے پدر سے قلع اور بہو دی کی توقع رکھنا عجیب ہے۔ اس نے  
 کیا کہتی ہے۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ اوس نے کہا ہے بھائی  
 بیدریع ابھی جا اور اوس دریتیم دریائے سعادت کو جلد سے لے آئے  
 مبادا کوئی اور لیجائے۔ اور تو یوں ہی مایوس پھر آئے۔ اور زہرا  
 خواہر زادی نے کہا کہ زمانہ بی سعادہل مال کے اطفال سے متہول  
 ہوئیں۔ اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ افلاس میں خبر گیری  
 اوسکی اور یہی موجب زیادتی رنج و شقت کی ہووے۔ یہ بہ بات  
 سنتے ہی۔ میرا بدن ہیبت سے تھرا گیا۔ میں نے کھا۔ اگرچہ لڑکا  
 بن باب کا ہے لیکن عبدالمطلب سے دارقمریش اوسکا دادا ہے۔  
 اوسکی قدر کوئی نہیں جانتا میں خوب جانتی ہوں۔ حاصل کلام میں  
 عبدالمطلب کے ساتھ گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت  
 خواب استراحت میں تھے۔ وہ جمال ستودہ خصال دیکھتے ہی  
 شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا۔ میں نے حضرت محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا۔ آپ نے آنکھیں کھولیں اور مجھے دیکھ  
 تبسم فرمایا۔ اوسوقت ایک ملاحظہ دیکھی کہ تمام عمر کسی صاحبِ حق  
 وہ ملاحظہ دلنشین ندیکھی تھی۔ بی بی آمنہ نے۔ اوس کو ہر دُرجِ مکتائی  
 اختر برج دلریائی کو میرے گود میں دیا۔ میں اوس بچہ پیدا کنار

عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش میں لیکر مقام فرو و گاہ میں آئی

<p>کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا کہ نہ تھے مستحق اس فہم و کھج عجہ حلیمہ کے کہاں تھے نصیب گل سے پہولے نہ سہاتی تھی مین صدقہ ہو ہو کے دعائیں دیتی</p>	<p>روزیوارے آتی تھی خدا شکر کرتی تھی سدا کا پیہم خوش تھی جیسے دولت عجیب رحمہ اور سس کر کہ پاتی تھی مین کبھی مگر سے کے بلا مین لیتی</p>
---	--

کبھی صورت کا تماشا کرتی  
نکلنے باندھے دیکھا کرتی

صح کو قافلہ کے ساتھ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت  
اٹنا ئے راہ میں ۔ جو کچھ عجائبات اور غرائب واقعات مشاہدہ  
ہوئے بیان اوسکا طاقت بشری سے خارج ہے ۔ از انجملہ ایک  
یہ ہے کہ یا تو میر دراز گوش چل نہ سکتا تھا ۔ یا ایسا تیز رفتار  
سُکُت خرام ہوا کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بھی نہ پہنچتا تھا ۔  
اور واقعہ عجیب تو یہ ہے کہ مکے سے نکلتے ہی ۔ دراز گوش نے  
کعبہ کے طرف متوجہ ہو کر تین بار سجدہ کیا اور کہا ۔ اللہ نے میری  
شان عظیم کیا ہے ۔ اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے ۔ اے زانا  
بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجھ پر کون سوار ہے اور میں کس کا مرکب ہوں ۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرا رکب ہے۔ اور جس کا مقام گنہگار  
 ہوتا تھا۔ اطراف و جوانب سے یہی آواز آتی تھی کہ اے علیم۔ آخر غمی اور  
 بزرگ ترین زمان بنی سعد ہوئی تو۔ اور جس منزل میں اتفاق ٹھہرے گا ہوا  
 اللہ تعالیٰ اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کر دیا۔ آخر کار  
 گہر پہنچی۔ سبحان اللہ گہر میرا نورانی بن گیا۔

واہ کیا طالع بیدار ہے	جسکو کوئین کا سر دار ہے
نور سے کیوں نہ ہو معمور وہ گہر	جلوہ افراسو جہان پیغمبر
کس طرح گہر نہ ہو وہ نورانی	جسکی جبریل اکرے درباری
آستانہ ہوا وہ شام و سحر	سجدہ گاہ ملک جن و بشر
چوم تی تھی کہی پیشانی کو	کہی اوس چہرہ نورانی کو
کہی نہلاتی تھی خوش ہو ہو کر	پانی پیتی تھی قسم و ہود ہو کر
گرد پھرتی تھی کہی سو سو بار	جیسے ہوشمع پہ پروانہ تبار
کہی کہی تھی یہ سیاختہ مشور	چاند کو دیکھ کے جس طرح چلو
کہی آنکھوں میں بٹھالیتی تھی	کہی سینے سے لگالیتی تھی
خواب سے کرتی تھی جسم میل	آنکھوں سے تلون کو ملتی ہر بار
نخت عالم ہے تو ادب جاگ	جاگنا نخت کا ہے بہتر جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تھی یون	اور سلاتی تو سلاتی تھی یون



<p>سو سو مہر ش کی تار سو جا          ماور الانسبی کر آرام          سو سو مہر سے ماہ عجم مہر عرب          سو سو مہر سورج نے کیا نسب          آنسو بی بی کے جانی سو جا          مہر سے آرام کو ان سے سہارا          گنگی بالون میں جو ہوتی دکار          پانی منہ دھو نیکیو جا کر لاتی          دلکو کہتی تھی کہ امینہ ہے          تانہ لگ جائے کہیں انہی نظر          قدوہ بوٹا سا تھا بس نہ یہ نظر</p>	<p>مہر سے اللہ کے پیار سے سو جا          آفتاب عربی کر آرام          سو سو مہر سے شمع شبستان طرب          تو ہی اک مہر درخشان کر خواب          مہر سے دولت کی نشانی سو جا          مہر سے آنکھوں کا بنے گہوارہ          دیتی تھی نیچے مہر گانے سنوار          شیرہ جان کو ملا کر لاتی          سینہ اوس حسن کا گنجینہ ہے          آپ ہی دیکھ نہ سکتی جی چھر          جیسے تیلی کا ہوا آنکھوں میں گھر</p>
<p>جان و مال اپنا فدا کرتی تھی          جی سے خدمت میں رہا کرتی تھی</p>	
<p>حلیہ کہتی ہیں کہ جب تک آپ آرام فرماتے - میں کہڑے ہو کر          یہہ لولی سُناتی تھی -</p>	
<p>لولی دیتی حلیہ ہن خوشتر          سو سو مہر سے جان دلبر</p>	<p>اپنے جانی کا جھولا جبر لا کر          سو سو مہر سے ماہ پیکر</p>

	تمپے شر بان ہے جانِ مادر کرو آرام میرے پیہر	
اپنے آنکھوں کا جو لاناؤں خواب شیریں میں گر تھک پاؤں	نارنگان کی ڈورے لگاؤں لڑی دے صدق دے سلاؤں	
	تمپے شر بان ہے جانِ مادر کرو آرام میرے پیہر	
خیرِ جو اچھ بستان کے خاطر ہٹ نہ فرماہرے لعلِ صابر	حورین آئین ہیں جنت سے فاجر پہن منانے کو چہرِ شیلِ حار	
	تمپے شر بان ہے جانِ مادر کرو آرام میرے پیہر	
میرے نصرت جگر کیجے آرام میرے زیبِ نظر کیجے آرام	میرے نورِ البصر کیجے آرام مالکِ بحر و بر کیجے آرام	
	تمپے شر بان ہے جانِ مادر کرو آرام میرے پیہر	
میرے دلدار فرماؤ آرام شیرین گفتار فرماؤ آرام	میرے سالار فرماؤ آرام شاہِ محنت ار فرماؤ آرام	
	تمپے شر بان ہے جانِ مادر	



اور چیمہ بھی یہی روایت فرماتے ہیں کہ اس وقت بھی رالہ والا قریب رالہ  
 عدالت اراکے تھا۔ یعنی سوانہ پستان راستہ کے کبھی بس نہاتا  
 چیمہ سے دودھ نہ پیا۔ اور پستان چیمہ ہمیشہ سے اپنے شہریار  
 یعنی میرے فرزند کو مرحمت کی۔ اور میرا فرزند بھی کسی وقت پستان  
 راست کے طرف پیاس ادب مائل نہ ہوتا تھا۔ ہر گاہ چناں سید عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پینے سے فارغ ہوتے تھے۔ میں چاہتی تھی کہ  
 لبہائے مبارک کو پاک کروں۔ غیب سے خود بخود پاک ہو جاتے  
 جس قدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس میں ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک دن میں ہوتی تھی۔ جب دو مہینے گزرے۔ ایما اور اشارہ  
 خود فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹھکے اپنے پاؤں سے کھڑے ہوئے۔  
 چوتھے مہینے ماتہ دیوار پر رکھ کر چلنے لگے۔ پانچویں مہینے طاقت خرام  
 چٹے مہینے قوت تیز رفتاری۔ ساتویں مہینے دوڑنے کی قدرت  
 حاصل ہوئی۔ آٹھویں مہینے استعداد گفتار پائی۔ نویں مہینے  
 گفتگو بفصاحت تمام فرمانے لگے۔ جب دس مہینے گزرے۔  
 تیر اندازی میں۔ اطفال کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔ جب دوسرے  
 برس میں قدم رکھا۔ عین شباب معلوم ہوتا تھا۔ اور حسن  
 وہ حسن کہ جسکی نذر نہ کرتا تھا۔ بقول مؤلف۔

<p>ماہ بے رونق ہے مہرِ رُضیا کے سامنے          وقر عیسا کیلے جسمِ خدا کے سامنے          کچھ نہیں عیسا کے فضلِ خدا کے سامنے          کیون نہ تجھ کو فخر ہو عرشِ اعلیٰ کے سامنے          میں نہوں گا مگر بجز الہِ اورا کے سامنے          دم نکل جائے الہی مصطفیٰ کے سامنے          میں نہوں گا رات دن شاہِ ہدا کے سامنے          کیا بھروسہ زندگی کا قے قضا کے سامنے          درو پہلو میں نہ اوٹھا دلِ ریا کے سامنے</p>	<p>اصل کیا یوسفؑ کی حسنِ مصطفیٰ کے سامنے          اپنے دام میں جیسا لینا خیر یا شہادت          ہے یقین و یقین نہ تھا آپؐ ہی کے فضل سے          اسے مدد کی زمین نہ ہو پر ہے نور کمرِ ریا          دیکھ لینا خشریں نہاں لیکر فخر سے          ہو وہ زیدار شہی مجھ کو نہ وقتِ نزع          گریے تہوڑی سی جاہِ فخر کو روستے کے قریب          تاکہ وقتِ بین تڑپوں اپنی یا مصطفیٰ          بیٹھے بیٹھے وصل کا سامانِ خدا نے کر دیا</p>
--	---

عفو ہو جائیگی اے تحقیق سب میر گناہ  
 جاؤں گا جب نہ مجھ سے مصطفیٰ کے سامنے

حلیہ سعدیہ سے روایت ہے کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی زبان مبارک سے یہ بات نکلی۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر  
 والحمد للہ رب العالمین۔ بقول حضرت شمس طبریز رحمت اللہ علیہ۔

<p>وحدہ لا الہ الا ہو          برادر لا الہ الا ہو          خلعت لا الہ الا ہو</p>	<p>مالک الملک لا شریک لہ          عاشقانِ جانِ دل نہا کنند          مصطفیٰ یافت در شبِ راج</p>
--	--

ذکر شان لا الہ الاہو  
صفتش لا الہ الاہو  
حیرتش لا الہ الاہو  
برکتش لا الہ الاہو  
میوہ اش لا الہ الاہو

صوفیان گزشتہ می طلبند  
باغبان قدیم لم یزلی  
طوق لعنت فلکند بر الیس  
مومنان را نعیم شد روزے  
خوش درختیست در میان جنت

شمس طہر نیر گر خدا طلبی  
خوش بخوان لا الہ الاہو

اور جب سے کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کہے کے  
ہاتھ میں نہ لیتے تھے۔ اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول و غایط  
کا اتفاق نہوا۔ مگر ایک وقت معمول مقرر تھا۔ پہر اوس بستر  
وہونیکے کچھ حاجت نہ تھی۔ نجیب سے خود بخود اوسکی شست و شو  
ہو جاتی تھی۔ اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا تھا۔ اور کسی وقت اطفال  
کے ساتھ لہو لعب میں مصروف نہوتے۔ اور فرماتے کہ حق تعالیٰ نے  
ہمیں کہیلنے کے واسطے نہیں پیدا کیا۔ ہر روز ایک نور مثل نور  
آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پھر  
غائب ہو جاتا تھا۔ شب کو ماہ آسمان سے باہن کرتے تھے  
آپ جب طرف کو اشارہ فرماتے تھے۔ وہ اوسی طرف پھرتا تھا

بقول مولف۔

قصیدہ

پھرتے ہیں چرخ پر جو یوں شمس و قمر الگ الگ  
 روئے نبیؐ پہ ہیں مندا شام و سحر الگ الگ  
 اپنے نبیؐ کا جب طہور و فرشتہ زین پہ ہو گیا  
 امن سے رستے ہیں سبھی جن و بشر الگ الگ  
 بھر گواہی صدق سے آسمان چلے سر کے بل  
 گاہے شجر حب اجداد گاہے جبر الگ الگ  
 عشق نبیؐ کا کاشکے بوتا شجر جو دلمین میں  
 مقصد دل کے سیکڑوں ہوتے شر الگ الگ  
 آئے وہ خواب میں مرے فکر ہوئی جو ندرگی  
 نکلے تڑپ کے پہلو سے قلب و جگر الگ الگ  
 تن کی خبر نہ جانو تھی جان کی خبر نہ تن کو تھی  
 جلوہ یار کا ہوا دل پہ اثر الگ الگ  
 دامن یار کی لگی آتش عشق کو ہوا  
 قلب و جگر سے سیکڑوں نکلے شر الگ الگ  
 مدحت رخ و زلف کی صبح سے لیکے رات بھر

روز تلاش ہے مجھے آٹھ گھنٹہ الگ الگ  
 دہشتِ قبر ہے جدا وحشتِ حشر ہے جدا  
 جان تو ایک ہے مگر خوف و خطر الگ الگ  
 نعتِ نبیؐ جو میں لکھتا دل نے دیا یہی صدا  
 تجھ کو ملین نہ کس طرح خلد میں گھر الگ الگ  
 تحقیق ہند سے تو کر سوئے مدینہ اب سفر  
 تجھ کو بلائے ہیں نبیؐ سب سے مگر الگ الگ

روایت ہے کہ جب بن حضرت خواجہ عالم علیؒ علیہ وسلم کا  
 تین سال کا ہوا۔ ایک روز آپؐ نے حلیمہ سے پوچھا کہ اے  
 مادر کیا سبب ہے کہ آج بھائی کو گھر میں نہیں پاتا ہوں۔

بولی مان کہنے پہ صدقے دانی	وہ تیرا دودھ شیر کا بھائی
بکریاں دن کو چراتا ہے وہ	شام کو گھر میں پہرا آتا ہے وہ
دن کو جو تجھ سے جدا رہتا ہے	گھر کے کاموں میں پنہاں رہتا ہے

یہ سنکر آپؐ نے بہت رویا۔ اور فرمایا کہ۔ کیا میں اون سے بھی کمتر  
 ہوں کہ آپؐ مجھے اوس کام کو نہیں بھیجتے۔

وہ دل افکار بلائیں لپکر	بولی اے لختِ جگر نورِ بصر
تیرے سب حکمِ بجا لاؤنگی	پر تجھے واں تو نہ جانے دونگی



ہر جہاں کہ ہو یہ سب کچھ نہر کیا یہ پر مقبول خاطر نہوا۔ فرمایا کہ اسے  
 مار دے یہ سب کچھ نہوا۔ اپنی اپنی جہاں کے ساتھ کل چراگاہ کو بکریا  
 پرانے جاؤ گے۔ گہرین بلیڈیکر مفت کی روٹیاں نکھائو قن گا جب  
 راج کو آئے تھے قصہ چراگاہ کا فرمایا۔ جبرئیل پر حکم ہوا۔ کہ اے جبرئیل  
 آج تمکو سب سے جلیل عازم دشت ہے مان جلدی سے۔

گل سے ہر نخل منور ہو جائے	دشت خوشبو سے مہر ہو جائے
شاخ ہر غنچہ و گل نور سے	ہر شجر و ان سحر طور سے
دشت سب وادی امین بن جائے	بن یہ فردوس کا مسکن بن جائے
ہر طرف شوق کی کلیاں کھل جائیں	چشمون سے خلد کے نہرین مل جائیں
بکریاں سنہری کی خواہش جو بکریں	سنبل گلشن فردوس چسپ رہیں
شاخ طوبی کی چھری بنواؤ	بکریاں مانگنے کو لیجاؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی	باز صعوہ کی کرے مہانی
خلد سا پاک یہ جنگل ہو جائے	سبزہ اوس کا مغل ہو جائے
جس طرف وہ قد بے سایہ چلے	سایہ کو ابرگران مایہ چلے

جس طرف وہ مہ نور نکلے

مہراوس راہ سے بکھر نکلے

الغرض جب وہ شاہ لولاک لما۔ رونق افزائے بیابان ہو۔

ہر جڑی بوٹی اور ہر شاخ و شجر حجر سے صدا آتی تھی کہ ۔ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پھر تو یہ معمول رہا کہ دن کو بکریاں چراتے اور شام کو گہرین شہر لایا کرتے ۔ ایک دن انی حلیمہ تنہا گہرین بیٹی تھیں کہ اونکا بیٹا کانٹا اور مانٹا مضطر اور سراسیمہ حال تھا اور حلیمہ سے کہا کہ اے مادر محرابان گہرین بیٹی کیا ہے چل دیکھ مجھے علیہ وسلم کا کام تمام ہوا ۔ دو حرفیون نے سینہ کو چہری سے چاک کر ڈالا ۔ خاک پر لٹا کے چہری کو سینہ پر چلاتے مین نے دیکھا ہے ۔ آئندہ نہیں معلوم کہ کیا واقعہ ہے ۔

<p>گر پڑی خاک پہ اور چٹائی چوڑ کر مجھ کو سد مارے افسوس لعل تو نے مرا کہنا نہ سنا اب کہان دیکھنے پاؤں تجھ کو خاک سے اوٹھلے چلی جنگل کو آہ کے ساتھ اوٹھاتی تھی قدم اس طرح مانگتی جاتی تھی دعا خیر سوا دس مہ انور کی خیر موت اوس پیار کی آئے مجھ کو</p>	<p>سنکے یہ بات حلیمہ دانی مائے جانی مرے پیارے افسوس مین تو کہتی تھی کہ جنگل کو نجا اب کہ ہر دھونڈ سنے جاؤں تجھ کو پھر جو ہوش آیا کچھ اوس بیل کو اشک آنکھوں سے روان تھے تھیم دم بدم کرتی تھی فریاد و بکا یا الہی مرے دلبر کی خیر یون ہی گراؤ سکھو قضا آئی ہو</p>
--	---

وہ مرا یوسف ثانی بح جائے آمنہ کی مین امانت پاؤں یہہ حلیمہ جگر افکار مرے	جہان جائے مرا چانی بح جائے گہراو سے لیکے سلامت جائوں میری اولاد سب یک بار مرے
پر ساست ہے احمد پیارا ہے مجھے سب سے محمد پیارا	
اس آتشا میں ناگاہ خضرؑ محمدؑ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے۔ دیکھتے ہی جان رفتہ تن میں واپس آئی۔ گو دین اوٹھا کر کلیجے سے لگا کر کہتی تھیں۔ بقول قطب۔	
درب شیریں تو شور است در خانہ آسنا را حال انست دے بریگانہ لاجرم باشد تیش گنج درویرانہ کز تو ماند این حکایت در چہا افسانہ	اے بگردش مع رویت عالم پروانہ من بہ چندین آشنائی منجو دم خدان جگر منزل غم ہائے توشہ سینہ ویرانہ ماہ من گرمی توانی رحم کن بر بیدلان
قطب مسکین گر گناہے میکند عیش میں عیب کے باشد گناہے میکند دیوانہ	
آپ نے فرمایا اے مادرِ بچہ خوف نہ کر۔ دو شخص آسمان سے آئے اور مجھے ایک کو بلند پر لٹکا کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا۔ اور میرے دلو آبِ رحمت سے دہویا۔ اور آلائشِ نبوی سے	

پاک کر کے نور سے معمور کر دیا کیون نہو اسے مومنوں بقول ہوا ہے۔

گنجینہ اسرار ہے حضرت کا یہ سینہ  
دریائے گنہ کے ہے ظالمین سفینہ  
معمور ہوا و صاف تھی سے مر اسینہ  
ہے آرزو سے دل ہی مسکن ہو مدینہ  
دیکھئے تو ذرا چیر کے کوئی مرا سینہ  
کافی ہے جو مل جائے ترے در کا سی زینہ  
ہے شمع سے بہر دل روشن کا ٹکینہ  
دنیا سے الہا ہے ہدایت کا قرینہ  
شاید کہ بلاء ہے ہن مجھے شاہ مدینہ  
مل جائے اگر عطر کی جاتیں اس سینہ  
دنیاں پے عبث مرنے سے یہ نفس کینہ

ہے قلب نبی راز الہی کا خزینہ  
اب کیجئے ابداد مری شاہ مدینہ  
ہو قلب مرا عشق پیغمبر کا خستہ  
کس کام کا ہے ہمدین رہم را جینا  
کس طرح سے ہے سحر کی تلوار سے نخی  
نعلین مبارک کے عوض جو منہ مجھ کو  
کندہ ہے محبت رخ انور کی جو اوپر  
گمراہ کہی ہو تا نہیں آپکا پیرو  
جب نزع میں ہے ملک الموت بھیجا  
کافی ہے وہ ملنے کیلئے میرے کفن کو  
یہہ نشو نما چاہی دغا ہے جہانین

تحقیق کی دنرات یہی توجہ دعا ہے  
یار ہو عطا مجھ کو یہی دیدار مدینہ

حضرت نے فرمایا کہ پھر میرے سینہ پر مات پہیر کر شگاف سینہ پر  
التیام پذیر ہو گیا۔ صحیح روایتوں میں ہے کہ کل تین مرتبہ سینہ مبارک  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاک کر کے بخلیات الہی سے

ماہور کر دیا گیا ہے۔ ایک سہ سالہ عمر میں جیسا کہ اوپر سورہ اور ہوا۔  
 اور دوسرے مرتبہ دس سالہ عمر میں۔ تیسرے مرتبہ عالم شباب میں۔  
 حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ رہی تھی کہ یہ بچہ مفارقت  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ناگوار تھی لیکن بمقتضائے مصلحت  
 ایک روز آنحضرت ۴ سے کہا۔

عمری جان میں ترسے صدمہ جاؤں	چل تجھے گہر ترسے پہونچا آؤں
-----------------------------	-----------------------------

اس ارادہ کے ساتھ ہی مفارقت کے نشترین قلب و جگر پر خوب  
 کام کئے۔ بقیہ ارسو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹ کر کہتی تھیں  
 بقول بندہ۔

محمدؐ میں تابِ وقت نہیں ہے تصور سے اوس نقش پا پر کہ نہیں نہیں تو نہیں نقش پا ہی ملے بس صبا نیکے پہونچیں جو سوئے مدینہ جدائی کے باتو نسے آفت میں ہیں ہم	کرین کیا کہ مقدس قربت نہیں ہے غریبوں کی رتنی ہی ہمت نہیں ہے جو آنکھیں ملین ایسی قیمت نہیں ہے الہی کرین کیا یہ قدرت نہیں ہے کرین کیا کہ ہم میں وہ طاقت نہیں ہے
نظرو نسے دور رہنے کا پیار گلا نہیں وہ دن خدا کر کے دینے کو جائیں ہم جالی پکر کے روضہ اقدس کی بار بار	دلے قرین ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں خاکِ در رسول کا سرمہ لگائیں ہم سب حالِ دل رسول خدا کو سنائیں ہم

<p>نہ بولو کہ مجھ میری اُمت نہیں ہے حضرت پکا سا چوڑ بیٹا ہو سکے چہاؤ</p>	<p>برائے خدا ہم کو قربان کر دو تم پہنٹی پتی دھوپ پر افرنگے شیر</p>
<p>جدائی کی بند و نہیں طاقت نہیں ہے</p>	<p>خبر لیجئے یا رسول مکرّمؐ</p>
<p>بعد اوسکے حلیمہ جز فگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر جانب مکہ روانہ ہوئیں ایک روز مکہ سے قریب ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ راہ بٹھا کر رفع حاجت کیلئے گئی بعد واپس ہونیکے دیکھا تو آپکا پتہ نہ پایا کیونکہ ابر قدرت نے اوس ماہ کو چھپایا تھا۔ پس اوس شید کی حالت نہایت اتر ہوئی۔ پھر تو حلیمہ کا سر تھا اور صحر اکی خاک تھی رو رو کر کہتی تھی۔</p>	
<p>چھا گئی دلپہ مرے غم کی گہٹا کیا ہوا کیوں والا میرا کیا ہوا نورِ دل محبوبی کیا ہوا شمعِ شبستانِ جمال</p>	<p>ہائے کس ابر میں وہ ماہ چھپا کیا ہوا دود کا پالا میرا کیا ہوا وہ گل باغِ خوبی کیا ہوا سرِ گلستانِ کمال</p>
<p>راہِ رُون میں جو شخص نظر آتا اوس سے کہتی تھی۔</p>	
<p>جسنے دیکھا ہو بتا دو لوگو اپنی دانی سے پیہ کی تو نے دغا کہ ترے غم سے گر ہے میرا جی</p>	<p>میرے یوسف کا پتا دو لوگو کہی کہتی تھی کہ اے ماہِ لقا میں نے کیا اسلئے خدمت کی تھی</p>

<p>دیکھتے تکلیف تو مجھ پہ سیکل کی          کچھ ترے دل پہ اثر ہے کہ نہیں          کچھ تجھے میرا قلق ہے کہ نہیں          معجزہ اپنا یہ دیکھا مجھ کو          گر سلامت نہ تجھے پاؤنگی          شاق ہے دل پہ جدائی تیری          پالنے کی جو گنہگار تھی میں          بس نہیں جلتا ہے بے بسوخت میں          کیا کروں عشق کی بیماری ہے          جز ترے گھر میں نجاؤنگی میں          میں نے محنت سے تہا پالا تجھ کو          مائے وہ چاند سی صورت افسوس          جز ترے مکہ میں جاؤں کیونکر          ترے دادا نے مجھے سو نیا تھا</p>	<p>چہانتی خاک ہوں اس جنگل کی          کچھ تجھے میری خبر ہے کہ نہیں          کچھ مرے دودھ کا حق ہے کہ نہیں          آپ سے آپ تو ملجا مجھ کو          میں تو جنگل ہی میں مرجاؤنگی          دیکھ مر جاؤنگی وائی تیری          اس سنا کی نہ سناوار تھی میں          کوئی ساتھی نہیں سکیں ہوں میں          دل سنبھلتا نہیں لاچاری ہے          خاک جنگل کی اوڑاؤنگی میں          سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجھ کو          مائے وہ نور کی مورت افسوس          منہ تری مان کو دکھاؤں کیونکر          مجھے شر مندہ نہ کیجو بیٹا</p>
---	---

یہ گریہ وزاری سلیمہ کی دیکھ کر ایک ہجوم خلقت کا جمع ہو گیا۔ ہر ایک ساتھ ہمدردی کے اس رنج و ملامت کا سبب دریافت کرتا تھا۔

بولی اک گاؤں سے آئی ہو نہیں  
 مجھ پر ضعیفہ کا حلیمہ سے نام  
 کہو گیا دشت میں جانی میرا  
 اس لئے روتی ہوں با حالِ ستیم  
 لعل میرا گہر نیکت ہے  
 سر پہ پہوٹا سا عمامہ ہے سجا  
 گال اوس گل کے ہن گورے گورے  
 سہ پہ ہن بال جھنڈولے ایسے  
 اوسکے زلفوں کے گہنگروالے بال  
 سرگین آنکھیں خرد کی رہن  
 سامنے اوسکے اگر آتا ہے  
 خم ابرو سے منہ نو ہے خجل  
 نور ہی نور ہے اوسکا مکھڑا  
 جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جائے

مصطفیٰ پیارے کی دانی ہو نہیں  
 میرا اس بن میں ہوا کام تمام  
 گم ہوا یوسف ثانی میرا  
 نہیں ملتا ہے مرا درِ یتیم  
 بچہ بن باپ کا ایک لوتا ہے  
 تن پہ ہے نہٹا سا جامہ زیبا  
 لال بن آنکھوں میں اوسکے ڈورے  
 گل پہ سنبل کے بو جھڑ جیسے  
 دل شیدا کے لئے ہن جہنجال  
 آفتِ جان ہے غضبِ چتون  
 آفتاب ابر میں چہرپ جاتا ہے  
 تیر مڑگان سے دلوجان بسمل  
 غیرتِ حور ہے وہ نامِ خدا  
 راہِ خوشبو سے معطر ہو جائے

جبکہ لوگوں نے یہ کلام اوسکے سنا نہایت افسوس کے ساتھ  
 جواب دیا کہ یوں تو خدا کی قدرت معمور ہے جو انسان کے قابل  
 خود خدا ظہور پائے مگر ان اوصاف کا کوئی بشر آج تک ہننے دیکھا اور



سنا نہیں۔ آخر کار جب کسی طور سے اوس یوسف گمشدہ کا  
پتہ ملا یا اوس و ناکام کیلئے کوتاہیام۔ بی بی آمنہ خاتون کے گہرے

روئے چلائی دہائی لوگو سبکی دیکھئے اوس مضطر کی آمنہ بی بی نے اوس سے پوچھا میرا بچہ تو ہے اچھا دائی روٹی یون آئی ہے کیون خیر تو	لٹ گئی میری مائی لوگو جان جاتی رہی سارے گہر کی کہ تجھے میری قسم سچ بتلاؤ چوڑ کر آئی ہے کیسا دائی ایسی گہرائی ہے کیون خیر تو
---	---

اوس نے کہا کیا عرض کروں بی بی میرا جی میرے قابو میں نہیں ہے  
آپکا لاڑ لارا راہ میں کہو گیا۔ میرے جگر پر داغ مفارقت دے گیا  
جسکے باعث میں جینے سے ماتہ دہو بیٹھی ہوں۔ اپنی جان  
رو بیٹھی ہوں۔

سنئے اوس خستہ مخزون کا کلام کچھ نہ پوچھ آمنہ خاتون کا حال دل شیدا کا ہوا حال سقیم	شور ماتم سے تھا گہر من گہرام تہہ تہہ آتا تھا بدن جی تہا ڈنڈال رواٹھی مائے مراد ریتیم پ
---	--

یہہ کہتے ہی کہتے بی بی آمنہ خاتون کو یو رش غم سے غش تار رہا۔  
جب ہوش میں آئیں کہنے لگیں کہ برائے خدا کوئی جلد جاؤ اوسکے  
دادا کو اس واقعہ سے خبر کرو۔

<p>سُنکے یہ بات وہ سردار قریش  لڑکھڑاتا ہوا گہر سے نکلا  دیکھا کیلونکے درختوں میں چہیا  نور سے جس کے چمکتا ہے وہ بن  دلپہ تھا او کے جو یعقوب کا داغ  جا کے نزدیک سے او سکو پوچھا  کس چمن کا سرو بالا ہے تو  شمع سان کس کا شب فیر ہے تو</p>	<p>لیکے ساتھ اپنے یگانے اور خویش  خاک اور آتا ہوا صحرا دیو ہڈا  ایک لڑکا تھا اکیسلا بیٹھا  اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن  بوئے یوسف سے ہوتا نازہ داغ  کاسے گل نازہ ترا نام ہے کیا  کوئسے گہر کا او جالا ہے تو  کے دل کا طرب اندوز ہے تو</p>
--	---

یہ سُنکر شاہ نے فرمایا - کہ میں احمد فخر ابو جہد ہوں سب اہل عرب  
اور عجم مجھ کو ناشتی مطلبی قریشی کہتے ہیں -

<p>جب سنی اوسنے یہ شیریں گتار  اپنا مطلوب جو پایا اوسنے  فرش سے عرش ملک شور ہوا</p>	<p>گل پہ ہونے لگا بلبل سناں  خوب سینے سے لگایا اوسنے  کہ ملا یوسف گشتہ ملا</p>
---	--

عرض عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ  
لائے اور آمنہ خاتون جو اوسوقت تک غش میں تھیں صاحبزادے کو  
گو دین بٹہلا کر کہا کہ اے آمنہ آنکھیں کھولو اپنے دلدار کو دیکھو جبکہ بچے  
زلفِ دلارام مشام جان تک پہنچی لخنہ کا کام کر گئی -

سامنے لاکے کہا دیکھ یہاں  
 اپنے آنکھوں میں ٹھسایا اوسکو  
 شادیانوں سے تھا سامانِ عید  
 ہر طرف سے تھی مبارکبادی  
 طرفہ آلودہ وحشت آئی  
 ہو گئی وحشتِ خاطر دوانی  
 جی نہیں لگتا ہے گہر میں میرا  
 گہر ہو گا کشتِ زندان مجھ کو  
 گہر سے مکہ کو چلی جاتی تھی  
 واہ کیا خوب تھا آنا جانا  
 نہ تو رہنے کا ٹھکانا بنتا  
 مبتلا سے الم چند ہیں ہم  
 نہیں اوٹھتا ہے قدم کیا کچھ  
 گر نہ دیکھا ہو تو تم کو دیو  
 بے فرہ جینا ہی کچھ جینا ہے  
 دل سبھلانا نہیں معذور ہیں ہم  
 وہ اگر چاہیں تو کچھ دوڑیں

## قصیدہ مؤلف

<p>دل تڑپتا ہے مرا سکوئی جانیکو          تابِ فرقت نہین اب سحرِ سحرین          جلد میں زندہ جاوید بنو بارالہ          دل دہشتہ کی ہوا کا ہے بیتِ حوا          بارشِ اشکِ پرستی ہے مرا سکوئی          گرجی عشقِ محمد ہے قائم یارب          دل چیدا ہوتا نہین شمعِ رُخ احمد</p>	<p>کوئی صحرا نہ پسنداتا ہے دلوں کو          دل ترستا ہے مراقبِ نبوی یا نیکو          پہونچون آنکھوں سے دینے ہی میں جایو          وہ ہوا چاہئے اس غنچے کے پہل جانے کو          فردا اعمال سے عصیانِ سحر طے جانیکو          آگِ عصیان کے لئے کافی ہے جل جانیکو          خوفِ جلنے کا نہین ہوتا ہے پروانیکو</p>
---	--

جلد بلوائے تحقیق تڑپتا ہے بہت  
 یا بتی رخِ منور او سے دکھلا نیکو

## بیانِ حلیۃ شریف

سبحان اللہ ایسا آفتابِ عالم تاب پر وہ غیب سے ۔ عالم  
 ظہور میں جلوہ گر ہوا کہ جس کے جمالِ سراپا کمال ۔ اور حسنِ صوری و  
 معنوی پر ۔ خود صانعِ ازل ۔ اپنا محبوب بیان فرماتا ہے ۔  
 وہ سے زریبا آئینہ تجلیاتِ خدا ۔ آفتابِ پر ضیا ۔ قمرِ سراپا صفا  
 بیخے وہ چہرہ نورانی لطافت میں مثلِ آئینہ کے منظرِ انوارِ سبحانی  
 اور صباحت میں مثلِ خورشیدِ درخشان ۔ اور ملاحت میں

رشتک وہ ماہ تابان تھا۔

کیونکہ نہ سو جان ہو گزرا بھائی	محور نگینی تصویر پر سر ایا سے نبی
بھہ وہ سورتی کہ دیکھی نہ سی ایسی کہی	تھی ہی شکل مقدس کہ ازل میں تھی

تاز سے خامہ قدرت کے کہا واہ رے مین  
بول اٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے مین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بھارا مکان	کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز بہان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان	کیسی تصویر کہ ہے کلاست نور تاران

کیسی تصویر کہ سب صلی علی کہتے ہیں  
کیسی تصویر کہ سب جلّ علّا کہتے ہیں

کیسی تصویر جسے کہنچ کے نقاش ازل	خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں ہے نوال
تیری صورت کے کہی معنی اقل و دل	انبیاء شرح مفصل میں ہے متن محل

تو ہے خورشید ترے سائے انجم ہیں ہی  
تو ہے شمس تصویر میں تو سب ہیں قطبی

تو ہے داؤد و نعم تو ہے سلیمان خاتم	فلک کجی ہے تو ذکر ذکر کیا ہر دم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم	شکر یقین و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری  
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنھا داری

یوسف جبریل کی تحریر ہوئی تم تکمیل شہر والی اس کا رتبہ شرف اسماعیل	آدم و نوح کے خشتہ عالیہ و صافیہ اور سوا سیکڑی آس و قندیل
حسن یوسف دم عیسیٰ یزید یاداری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
دین پکارا کہ مرے گھر کو آجا لا کر دے مثل مرد کیے پڑا ہوں مجھے زندہ کر دے	طالع خفتہ کو ہم پر چشم زلیخا کر دے دستگیری سری فرما مجھ پر پا کر دے
حسن یوسف دم عیسیٰ یزید یاداری انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
رخ پر نور ہے قرآن کا پہلا نسخہ مشکل از بسکہ تھا مضمون دین کا نکلتا	ہاتھ سے اپنے جسے خاتون صفت لکھا اسلئے حاشیہ لکھا ہے خط زنگیر کا
رخ جو ایمان ہے تو اک جزو ایمان ہے نیا حاشیہ بھی منہ پر قرآن کا	
پیشانی نور بعینہ شفق قمر بعینہ نصف تارہ کے طرح منور تھی -	
وصف پیشانی میں ہوا ہے قلم سرزین مصحف گل ہے رخ خاتمہ نسخہ دین	لوح بسم اللہ ابرو جسے کہئے یقین سورہ فاتحہ مصحف گل ہے جوہ حنین
گلشن عالم تنزیہ پر رخ زیبا ہے اوس گلستان مقدس کا یہ بیبا ہے	

چشم اشکل العین - اشطل العین - سپیدی آنکھ کی مائل نثری - اعجاز نگاہ  
 مخفییت و غریب - اطل العین سیما ہی چشم - ملاحت حسن چشم  
 غارت گر صبر و شکیب نگاہ کثرت حیا سے اکثر مائل زمین - اور  
 روپشت سے یکساں دیکھتے تھے - چنانچہ فرماتے تھے کہ میں دیکھتا ہوں  
 وہ چیز کہ نہیں دیکھتے ہو تم - اور سنتا ہوں وہ بات جو نہیں  
 سنتے ہو تم -

چشمہ مہر سے اس بحر میں بارش ہے	صفحہ ماتہ تک انگشتِ قلم سے شمع ہے
وصفِ خسار ادا کر نیا جھیر حق ہے	زنگِ خسارِ بحر سامنے جس کے حق ہے

مطلع صبح بیا ضی ہے کہ نورانی ہے	
حسن مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہے	

طرفہ مضمون ہے مری پیش نظر ہو آگاہ	منظر چشم نبی پر ہی ذرا کیجئے نگاہ
ایسی نرس کہیں دیکھی ہے نہ بادام	چشم بد و عجب آنکھ ہے ہانسا

لاکھ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے	
چشمکین مارے سخیلوں نظریہ کھے	

گلاہائے خسار برابر اور ہموار نہ چندان پر گوشت نہ پندان  
 نحیف و زار -

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سنگست	شمع کے بھی دیوین آڑ جائیں تو کچھ ہو
--------------------------------	-------------------------------------

شمارہ آج چھپنے کو تیار ہو رہا ہے	صبح ہو چکا تو حسن پہ اگر ہو لگا ہو
حشر برپا ہو جو کنگانی مقابل آئین	چرخ پر سورہ یوسف کو ملک لیجائیں
ابو برو جلوہ خورشید سے سایا کیا ہے	سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے
عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نہکتے کیا ہے	اُمّی ہونے میں بہلا آ پکے شہا کیا ہے
کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ رہی	نور رخسار سے حرف تو میں سیا ہی نہ ہی
ابرو ہو ستہ باریک و خم دار -	
ہین دو ابرو سیاہ زیب جہن انور	طاق بچھ خانہ خورشید کے آتے ہین نظر
نقشہ ابرو کا دکھائے جو عطار دنگ	مہ نوتیخ سے مرغ کے ہو دو و سپر
خواب میں ہی جو وہ زہرہ سی جہن میں ہے	مشتی طالع کنگان کی زحل ہو جائے
دیکھو ہم پہلوئے پیشانی انور ابرو	ہین اسی آئینہ فصا کے جو ہر ابرو
آبرو کے دم خنجر ہین مقرر ابرو	موج دریا شجاعت ہین سحر ابرو
مہ کامل میں مہ نو کی یہ تصویر ہین	یا کہچہ موکہ بدر میں شمشیر ہین
بقول مؤلف -	



<p>تو مجھ کو سجدہ کرنا بھی روا ہے          مجھ دل کا ہیکو ہے قبلہ نما ہے          تنوں کے عشق سے دل ہر گاہ          اگر سجدہ کیا حق کو تو کیا ہے          ہمارے کعبہ دل میں خدا ہے          نبی اپنا احد سے کب جدا ہے          لقب جن کا حبیب کبریا ہے          سراپا آپکا نور خدا ہے          محمد کا مجھے شیدا کیا ہے          یہی ہر دم مری اب التجا ہے          یہہ بندہ تو اوسی در کا گدا ہے</p>	<p>جو ابروئے نبی کعبہ بنا ہے          حیدر وہ کچھ نہیں پیرتا ہے یہی          بجز ازی سے ہوا عشق حقیقی          نہ جن تک دلیں ہو عشق احمد          تنوں کا دخل اس کی خاک ہو گا          اگر احمد سے اُسے پر وہ میم          محبت صادق اونکا ہونہیں دلیں          میں کس کس عضو کی تعریف لکوں          دیا ہے عشق گل بلبل کے دلیں          الہی خاتمہ بالخیر ہو وے          مرے مظہر علی مرشد ہیں کامل</p>
---	--

بہت سے انبیاء تھے یوں تو تحقیق  
 نبی تیرا بڑا ذی مرتبہ ہے

بینی شریف بلند اور پرانوار۔

<p>آب آئینہ رخسار کے موج انور          یوسف حسن کی معراج بیان نظر</p>	<p>بینی اقدس شانہ عالی منظر          خوبروی کا بلندی پہ ہمایون اختر</p>
---	---

صفحہ خط مبارک پہ الف بینی ہے

دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے		
صورتِ چشمہ کو شر ہے لب جان پر شناخ اوس نخل کی ابرو جنابِ ظہر	نخل با د ادم وہ بینی ہے لب کو نثر اور اوس شاخ میں عینِ مبارک ہیں	
دل عارف ہی اوسی میں دم لیتا ہے نور ایمان اوسی سائے کے قدم لیتا ہے		
لب ہائے مبارک نہایت احسن -		
لب جان بخش کی تشبیہ عیسیٰ سے آبِ حیون نگہا خضر نے گو چھینے دے	دی نہ دم دیتے رہے گرجہ مستی اب رگے خورشید کے چوٹے شوشے	
کہوں بعقوبؑ تو وہ باتیں بیابان لعل سمجھو اوسے آنکھیں مری تہرین		
تیر مژگان مبارک عشا قونکی نگاہوں میں مثل کرن آفتاب کے ہر وقت چبا کرتے ہیں -		
اک دنیا نسخہ نکالوں دل پر جو ہر سے پلکین کسی کی بونی بین سنا اکثر سے	صفحہ پریم کے لکھیں جبے آبِ زر سے بو تہ چشم پہ ہے آئینہ رخ انور سے	
صدقے سے لالہ بیدار ترے سونیکے اوپر آکھونک نہیں ڈیلے میں بہ سونیکے		
ردان مبارک مثل لعل بے بھادر خشان حتی کہ تبسم کے وقت تمام		

درود پورے نکس نور سے روشن ہو جاتے تھے۔

فک و صفتِ روحان میں گنا سارا لٹا	رات بھر تار سے ہی گنتے رہ بیٹھے حسن
جسکی تشبیہ نہ ہو اسکی صفت کیا ممکن	یوں تو ثابت ہے کہ سارے ہیں روشن بین

غور سے دیکھئے تو شیشے کے پرچہ ہیں  
یا سیاغِ افلاک کے تنخا لے ہیں

قطرہ جب سائلِ شبیہ ہو اور ورور کر	آیا دامن میں لئے گردِ نیلی گوہر
پانی پانی میں ہوا جوشِ مروت سے	معنی تازہ طبیعت سے کہلے یوں دلہر

کہ درین قطرہ سائلِ نم لا تھو نیست  
در پے در پے تھیم آئینہ لا تھو نیست

اک تبسم ہے کلیدِ درجستِ بھلا	ہو غفار کے دندانہ تشدیدِ عیاں
نامہ بخششِ اوست ہے جو حضرت کی زبان	لفظِ اللہ سیرِ نامہ ہے سلکِ دندان

نامہ ملفوفِ لبون میں ہے بطرِ دلخواہ  
ہے لفافے پہ نہ پڑا ت لب انشا اللہ

غنجے نے پیش کیے گرچہ ہزاروں مضمون	گفتگو اسمیں ہے بولی مری طبعِ موزون
میں شگافِ قلمِ صنیع اہ سے کیوں نگاہوں	جس سے ظاہر ہوا یہ سترِ خفی کن فیکون

شعوانے اوسے کیا جانے کہ کیا کیا سمجھا  
اسمِ عظیم کا مگر بنے نعمتِ اسمِ سمجھا

سر شریف - بزرگ مایل بخدا خدای بخشش را بکافران و کفار و کفار  
 مبارک نہ خدایان کو فرو فرستے نہ چند لڑ بھگت و بھگت و بھگت و بھگت  
 کیسوت معنیر کی گاہے تا بزم نوش گاہے بیدار

سر اقدس ہے جالبہ در کا قدم	دُرّۃ النہج سب اس گمراہیہ قطر
سیم اقل کا ہے دا این حد کثرت	یون جدو اور قدم اس گمراہیہ قطر

قطرہ بگریست کہ از بحر جہانیم ہم  
 بحر بر قطرہ بخندید کہ ما یلیم ہم

لئے اُمت کے گناہ آئینے اپنے پر	بخشش حق ہو نہ ہم پر تنو حید کبر
دن گئے جاہن کب روز شمار کے قطر	زلف شگین کو دکھا کر جو کہیں ہنر

ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو  
 نقد سربایہ اُمت کا سیاہ دیکھو

سایہ ہے فرق ہمایون پہ خاک	پروبال افسر ہر پیر کھولے پیہ
عالم عجیب سردار ہوا جلوہ نما	ہنرین سرکار پہ سلطان جیش کی حاشا

کشور کا کل پرینچ و خم سرور ہے  
 نہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے

بقول مؤلف

زلف بہر دشمن دین ار سے کچھ نہیں	ابر و خدا رقی ملو ار سے کچھ کم نہیں
---------------------------------	-------------------------------------

<p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر میں اپنے          دل سے کہوں تو میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں          اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں</p>	<p>میں نے اپنے دل سے کہا کہ اگر میں اپنے          دل سے کہوں تو میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں          اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں          کہ میں اپنے دل سے کہوں کہ میں اپنے دل سے کہوں</p>
---	--

<p>کس طرح پوچھو کہ یہ یا محمد مصطفیٰ</p>	<p>پہلے کا تحقیق تو نہ دار سے کہہ کم نہیں</p>
--	---

صفت گوش مبارک دین سے بے بھرہ لوگ کے ہوش اڑا دیتی ہے۔

<p>گوش پر نور تہ زلف شب سہاستور          رنگ کا اوسکے صبا سنکے چمن ہیں کو</p>	<p>کہیں وہ ہوئے ہی دیکھ تو سحر ہو کا نور          کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر مگر حضور</p>
---	--

<p>گوہر وصف سے گرد امین دریا پر ہو</p>	<p>یون صدق سے کہے ہوئی کہ بس اپنے چل</p>
--	--

<p>محاسن مقدس تابہ سینہ معلیٰ۔</p>	<p>پردہ کعبہ ہے کیسے حبیب دان          اور محراب حرم کا ہے دس ہر وہ گمان</p>
------------------------------------	--

مرحوم چشم سے پائے جاوے گا اگر تامل نہ کرے	اوسین پاکیزہ مصلیٰ ہے نگر کا دامان
زیر تہ ماہ مبارک وہ تھا پیشش لیلیٰ رحل ہے حسپہ کھلار کہا ہے قرآن شریف	
گردن مبارک بزمگ گندمی مضافا صراحی دار نہ زیادہ کوئی نہ زیادہ لانی -	
شیع کا فوری گردن کا دکھاے جلو پریہاں جلتے ہیں جبریل کے اندیشہ کیا	لو لگا ہے ہے یہی روشنی طبع دلا نہیں پروانگی پاتی ہے مری فکر سا
	سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے اتش حسن گل سوز کا یہ شعلہ ہے
جس سے ڈوبے عرق شرم میں شمع طوا بزم تنزیہ کی کہے اوسے سر جوش سرور	بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارہ نور کسی مصل کی صراحی کا یہاں کیا ند کو
	جسکی کیفیت اگر دیدہ باطن میں نہ آئے خلین شربت دیدار حق اچھو ہو جائے
بغل اور شانہ اور بازو درجہ اعتدال میں نرم پشت اور شکم صاف مثل سیم سادہ بے موگر ایک خط مو باریک سینہ سے ناف تک ہویدا سینہ وہ سینہ کہ جسکو راز الہی کا گنجینہ کہتے	
دست بر سینہ میں حشر تیرے یہاں جن و بشر	کون لکھے صفت سینہ صابر سرور

اور حفوظ ہے یا عرض خدا پیش نظر	اور کہتے ہیں کہ ہر چیز میں ہر چیز
صدر انوار رسالہ کا مجسمہ ہے	پہلے شیعہ علم لدنی کا یہ ہے آئینہ ہے
جس میں نقیون حسن و فکریہ لکھ کر صاف	صاف ہے ہر شے کی کاپی میں صاف
جو کہ کہتا ہے غور کشش مرکز کان	ماں مگر سید ہے اس کے لئے شکر
تشریح صدر شیعہ عالی کا یہ ہے نکتہ	مخزن گوہر اسرار شیعہ اسری ہے
جس میں مواج لطافت ہیں بیہ دریا	جو کہ لبر لطافت ہے وہ چشما ہے
خط نہیں سینہ میں شانہ شیعہ بحر و برکے	عسیرین موج ہے یہ بحرین گویا برکے
در میان دونوں لوگوں خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن - رنگ	اور صفائیں غیرت ید بیضا - اور کردہ کمر کہ جسکی شبیہ ہی کسی
خامشی مہرین اور سخن ہے ششدر	صفت مہر نبوت کا بیان ہو کہ نکر
کہ ہوا نامہ پیغام نری ختم اسپر	مہر کی پشت پر تھرون ہے یہ حق ہے
ہوے پھر ہی جو سیہ دل تنہ گمراہ	

	ختم اللہ علی قلوبہم انا اللہ	
اور احیاء سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے		گر چہ پرواز میں اندیشہ ہے بال تجربہ نہ ملی پر کوئی نازک سی لڑکی تمہیں
	قاف تک پہنچے بہت کاف مگر دھونڈا ہے کمرین دیکھیں ہیں پراپسی مگر غمتا ہے	
دستِ حق پرست حریر و دیبا سے نرم تر ہے دستِ نبیؐ کو ہر اللہ کہنا بجا ہے ۔		
شناختیں بھگتیں جو کہوں طبعِ نازک سے بلبل طبع کو غمچہ کے طربت سے		دستِ رنگین کی صفت بارتعاب کیا ہے طوطی ناطقہ اس باغین چب رہتا ہے
	ہاتھ باندھے ہوئے جبریلؑ کہتے رہتے دستِ گلچین کو بھان دستہ گل کتنے ہیں	
قلمِ انشتِ ششم ہے کفِ افسوس سینہ کلک عطار دہوا حسرتِ شوق		ہاتھ کہنیچے ہوئے رنگے مانی کافق کلک مداح نے جب فحہ کو بخشی تو
	رنگ و بو ظاہر باطن کی سب اک جاہلو میرے ماتونہ تصدق ہوئے گجرا ہو کر	
غور کیجئے تو یہ تشبیہ نہیں خاطر خواہ دونوں حق و تعالیٰ ہوئے اللہ اللہ		گو کف دستِ منور کو میں کہتا ہوں؟ مہر انور ہے بتیلی مہ نونا خنشا



	<p>بہشتی بچہ بچہ عقد انامل دیکھا انکہ اگر کسی میں نہ نو کو سہ کامل دیکھا</p>	
	<p>تیرا سہا سہا کسی خاک راہ سے آلودہ نہ ہوتے تھے۔</p>	
<p>شمع کو رشک سے جلجائے کر نہ رہا گرہ ابرو و خوبان کی حقیقت کہلایا</p>		<p>نوحہ میں تذکرہ پاؤں کر سن رہا ہے ناخن پاؤں بوز را عقدہ کشائی بر آئے</p>
	<p>ماہ نو گر کہیں بچشمی کا خمیازہ کرے ناخن چشم فلک میں خلش تازہ کرے</p>	
<p>قامت زیبا شہال باغ قدس - چمنستان انس محزون بدرجہ اعتماد نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز۔</p>		
<p>سجدہ سہو نہیں ایسی عبادت میں رائی و خجست کرو نیت صادق ادا</p>		<p>قد کے اوصاف رکھ یا ونہ ہو لو بخدا آب آئینہ باطن سے وضو کے ذرا</p>
	<p>اٹھکڑے ہو پے تعظیم دم طاعت کے یہی تلبیسین عشاق کے قد قامت کے</p>	
<p>اب بھان آمد مضمون ہے کہ وحی ہو تو وطوبی او من وقامت محبوب خدا</p>		<p>عرش پر کرسی چھاپا ہے مرا ذہن رہا اے فلک فکر یہ اندازہ بہت ہے بجا</p>
	<p>قد بے سایہ مری چشم تمنائیں رہے سایہ طوبی کا ترے عالم بالا میں رہے</p>	

عرقِ معطر فضلاتِ طہر جس کو پیر سے حضرت سلی اللہ علیہ وسلم  
 گذر فرماتے تھے۔ وہ کوچہ بہ کوچہ آپ کی خوشبو سے معطر رہتا تھا۔  
 بلکہ جس کوچہ سے حضرت ششہ ریت لیجاتے تھے۔ متلاشی کو کچھ حاجت  
 کسی سے پوچھنے کی نہ رہتی تھی۔ خوشبو کی علامت سے دریافت  
 ہو جاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے رونق افزا ہوئے ہیں  
 راوی لکھتا ہے کہ اب تک وہ دیوارِ مدینہ طیبہ سے وہی خوشبو  
 آتی ہے۔ لیکن دماغِ ثابت اور شامِ ارادت چاہئے کہ اوس  
 رواجِ روح پرور سے فیضِ ریاب ہوں۔

اے ویندار بھائیو خداوندِ کریم اپنے کلامِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ  
 نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ جَبَلِ الْوَرْدِ۔ یعنی ہم انسان کے گردن کی رگ سے  
 قریب ہیں۔ اور اکثر مقاموں پر اپنے کو سَمِیعٌ وَبَصِیرٌ کے خطاب سے  
 کہا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم اوسکو اپنا معبودِ حقیقی جانیں اور  
 خلوصِ دل سے جیسا کہ پکارنا چاہئے پکاریں وَاللّٰهُ ثُمَّ بِاللّٰهِ وہ ضرور  
 اپنی رحمت کی نظر سے ہم بندوں کے طرف دیکھتا ہے اور ہماری  
 پکار کو سنتا ہے۔ اب غور طلب یہ امر ہے کہ اوس معبودِ حقیقی  
 محبوبِ جسکے کل اوصاف اوسکے اوصاف سے ملوہیں آیا وہ اپنے  
 عساقوں کے دلوں سے دور اور ہم عاصیوں کے حالاتِ ناکفہ سے

ناواقف سمجھا جائیگا نہیں نہیں ۔ بقول مولف ۔

<p>رو پر چو محب ہو کھان میں محمد ہم کو پڑے جا پر پلویہ نمایاں سے انکا نش آئے بد کیر نکڑ نظر سے او سرے چشم دل ہی میں روز راز گنا ہوں ناکیا خوف ستہ روز شریف اور نکاح دانت ہی ہے زیاد بعد اشبع ہے کس طرح ہو تنکا یہ بحث میں کھتا اٹھو نکاح سے کہا حق نے معراج کی شب خوشی میں جب پیغمبر سے اصل ہو ہوں</p>	<p>مرے قلب ہی میں نھان ہیں محمد ہر ایک رنگ و بو میں عیان ہیں محمد کہ نور خدا ہے جسم ان میں محمد عیان ہیں محمد نھان ہیں محمد مرے او سے بس دریاں ہیں محمد ترے در کے جو دار بان ہیں محمد مرا دل وہیں ہے جھان ہیں محمد کھان ہیں محمد کھان ہیں محمد مرے آج تم مھمان ہیں محمد مرے جسم ہیں اور جان ہیں محمد</p>
--	--

بہت فرق تحقیق ہے انہیں مجربین

زمین میں ہوں اور آسمان میں محمد

محبو جیسا کہ وہ معبود مطلق ہماری شہ رگ کے قریب ہے علی ہذا القیاس  
اوسکا محبوب ہم عشاقون کے دلوں سے اوس سے بھی زیادہ تر  
قریب ۔ مگر برائے دیدن لیلی چشم محنون می باید ۔ اور ہماری ابر  
حالت کو بخوبی دیکھنا ۔ اور ہمارے ہر ایک درد و لی کے آہوں کو سننا

اگرچہ بظاہر اس دار فانی ہے پردہ فرمایا ہے۔ مگر اوستائے ہر پیر  
 حیات نئی ہے۔ بیشک وہ زندہ ہے۔ اور ہمارے سامست کہ  
 ملاحظہ فرماتا اور ہمارے شریک رہتا ہے۔ بشرطیکہ ہم غلاموں کے دلوں  
 میں بھی اس کے عشق کی کچھ تو آگ روشن ہو جائے۔ چنانچہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان معجزہ سے خود ارشاد فرماتے ہیں۔ اَلَّذِي  
 نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى الْوَنَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ۔ یعنی مجھ کو اپنی جان سے  
 بھی زیادہ عزیز اور بہتر جانو۔ اگر ایمان اپنا کامل کیا چاہتے ہو۔ پس اس  
 عشاقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں نصرت نہ کی جائے۔ ہماری جان  
 اور کیوں نہ قربان کیا جائے آپ پر سے ہمارا ایمان۔  
 بقول کافی۔

<p>گر نہیں بھیغم تو غم سے مری جان چاہئے          اَلْفَتْ خست بہلا کچھ کیا چھپانا چاہئے          طالبِ ایمان کو کچھ باتیں سننا چاہئے          بے تمیز و نکو ذرا محبت نہ کرنا چاہئے          دریں عشقِ مصطفیٰ انکو ٹرانا چاہئے          مغفرت کے واسطے تو توبہ کرنا چاہئے</p>	<p>بارِ عشقِ احمدی کافی اُٹھانا چاہئے          جبکہ تھیرے عین ایمانِ حُبِ محبوب خدا          دینِ ایمان کی اَلْفَتْ ہو تا حصولِ          ہیں کدہ وہ منکرانِ اَلْفَتْ خیر البشر          شاید آجائیں طریقِ راستیِ جزا و          جان و دل قربان کر حُبِ شہرِ ابراہیم</p>
--	---

سیری کافی نہیں ممکن ہے، نعت پاک

عندہ یہ سب کو گل کا فسانہ چاہئے

حضرت علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت سے اللہ تعالیٰ سے الفت قلبی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اس بات سے نہیں ہو سکتا کہ ظاہر الہی کی محبت یہ کہ ہم پرین اور سبکی زبان سے نام اقدس سنتے ہی ہاتھ کریں۔ ہمیں یہ بات کہانی کا نسبت صادق اور جان شارو ہی سمجھا جائیگا کہ آپ کی شہادت کہ سب سے فستہ و ہر حال میں پابند رہے۔ اور جس طرح آپ اپنے مالک اور خالق پر پورے ہر اس کے احکام کی پابندی فرماتے تھے۔ اوسے ہی طرح ہم بھی ان احکامات الہی کے پابند رہیں۔ اور ہر امر میں آپ کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ جمیع دیندار کو قبول فرمائے۔ یہ سب سے کہ آپ کی پیروی کریگا وہی آپ کی محبت و کہنا ہوگا۔ اور آپ کے ساتھ محبت قلبی رکھنے سے یہ مراد ہے کہ۔ بھلائیوں۔ ایمان تین چیزوں سے کامل ہوتا ہے۔ بقول امام اعظم رحمہ اللہ ایمان ہوا لا قمر باللسان۔ وثانی تصدیق بالجنان۔ وثالث عمل بالارکان۔ یعنی اقرار کرنا زبان سے۔ اور سمجھ جانا دل سے اور عمل کرنا احکاموں کا اعضاؤں سے۔ جبکہ تم نے زبان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ گویا زبان سے اقرار کیا تم نے اللہ جل شانہ کی وحدانیت کا۔ اور اوسے رسول کی رسالت کا

دوسرا۔ جو زبان سے اقرار کیا اور سکودل سے یقین جانتا لازم  
 ورنہ مومن نہیں کہلاتا۔ کیونکہ بعض کفار بھی اپنی زبان سے کلمہ  
 پڑھتے ہیں مگر دل سے یقین نہیں جانتے۔ جبکہ تم نے جیسا زبان سے  
 اقرار کیا ویسا ہی دل سے بھی سچہ جانا۔ گویا خدا اور اس کے  
 رسول کے عشق و محبت میں مبتلا ہوئے۔ اب سوال ہے کہ  
 عاشق صادق کو کیا لازم ہے۔ جواب اپنے معشوق کی ناز برداری  
 کرے۔ اور وہ جو کہے اور سکوتہ دل سے مانے۔ گواہ اس  
 معشوق نے اپنے عاشق کو کسی آتش کدہ میں گرنے اور کسی دریا میں ڈوبنے  
 کیلئے کیونہ کھا ہو۔ وہ فوراً حکم کی تعمیل کرے۔

خضرات عشق وہ بیماری ہے کہ جس کا بیمار کبھی اچھا نہیں ہو سکتا  
 یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک مجازی و دوسرا حقیقی۔  
 عشق مجازی ہزار ما خاندان کو نیست و نابود کر دیا۔ مگر خدا پر مومن  
 عشق حقیقی نصیب کرے جس کو کہ عشق حقیقی نصیب ہوا پتھر کیا کھنا  
 مٹا سکتا۔ وہ بڑا خوش نصیب ہے بقول کسی عاشق کے۔

### بیت

عشق کیا ہے کسی کی طرف سے پوچھا گیا کہ طرح جانا ہے دل بیدار ہو جائے

اے عاشق عشق کا ہونا آسان ہے۔ مگر اس کی بناء بہت مشکل ہے

تقول جانظ شیری رحمتہ اللہ علیہ -

پیش

نار یا رہا السانی اور کاسارنا ولہا کہ عشق آسان ہو اولیٰ لے اقا و کلہا

اب غور کر کہ تمہنے جب کلمہ پڑھے خدا کی وحدانیت اور اوسکے  
رسول الہی رسالت کا اقرار کئے اور دل سے یقین لائے - تو یا خدا  
اور اوسکے رسول کے عاشق اور اوسکے محبت صادق ہوئے -  
اگر تم خدا اور رسول کے سچے عاشق ہو تو ضرور اپنے معشوق کے احکام  
کی تعمیل کرو جیسا کہ اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا اور اوسکے رسول نے  
نہج خود کر دکھایا - جسوقت تم نے اپنے راہبر کی کامل طور سے پیروی  
کی اور عشق و تبتہ میں اوسکے کامل ہوئے - الحمد للہ تمہارا ایمان  
بہی کامل ہوا - پس اس حدیث شریف سے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کا یہی نشانہ ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا - اور یہ بھی واضح ہے  
کہ جن احکام الہی کے مطابق عمل کیا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم  
کے سنتوں کو ترک کیا - اوسکا عمل مقبول یا رگاہ الہی نہیں ہو سکتا -  
کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ  
فَتَسْبِعُوْنِیْ حُبِّکُمْ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ  
وَالرَّسُوْلَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ - یعنی - تو کہہ آ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو۔  
 کہ اللہ تم کو چاہے اور بخشے کناہ تمہارے۔ اور اللہ پرست ہے اور اللہ  
 معربان ہے۔ تو کہہ میرے بندوں سے کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا  
 پھر اگر وہ ہٹ رہیں تو اللہ نہیں پاتا شکر و انکسار۔ اے اللہ کے  
 بھائیو جو مانا چاہتے کہ فرض اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے اور سنت اللہ  
 نبی برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔  
 علیٰ ہذا القیاس قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور حدیث شریفہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو نفس کلام اللہ ہے  
 اے دیندار بھائیو۔ چھوڑنا نماز ادا کرو اس سے غافل نہ رہو۔  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ۔ بندہ ہو کر بندگی نہ کرے  
 تمنا لے لے کی نہ کریگا اور نماز بلا غدر چھوڑے گا۔ اس کا حشر فرعون اور ہامان  
 وغیرہ کے ساتھ ہوگا۔ اور جو عذاب کافروں پر ہوگا۔ وہ عذاب  
 بے نمازیوں کا ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم بندوں سے قیامت کے روز پہلے جو پرستش ہوگی  
 وہ نماز ہے۔ بقول امیر خسرو۔

### بیت

اولین پرستش نماز ہووے	روزِ شر کہ جان گذار ہووے
-----------------------	--------------------------



اور حدیث شریف ہے کہ (مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ شَتَّىٰ فَقَدْ كَفَرَ) یعنی جس شخص نے چوڑی نماز قصد اوہ کافر ہے۔ اسی واسطے تمہیں ایمان کیلئے (عُكِّلَ بِالْأَرْكَانِ) لازم ہے۔

بیانِ حضرت نبیؐ کی آمنہ اور حضرت عبدالمطلب کے انتقال فرمانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو طالب اپنے چچا کی سرپرستی سے پرورش پانیکا۔

جیسے محبوب رب العالمین۔ خلاصہ آسمان وزمین نے پانچ سال کی عمر سے زیادہ ترقی پائے یعنی چھٹے سال۔ آمنہ خاتونِ حضرتؐ کی والدہ ماجدہ اس جہان فانی سے انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پر کہ صغریٰ میں بے پدر اور بے مادر ہوئے جن و بشر نے گریہ وزاری کیا۔ غیب سے آواز آئی کہ اس درتیم دریا اے محبوبیت کا خدائے کرم حافظِ حقیقی ہے۔ ساتویں سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پانی برساتو عظیم رفع ہوا۔ تمامی جن و انس وحش و طیور آپ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوئے ایک ہم ہی ہن جو شہرت ویدار کو ترستی اور دنیا کے لہو لعب میں مارے مارے پھرتے ہن

و اسے قسمتِ ادم کے ہوئے نہ ادم کے بقول مٹا دیا۔

نہ تو دینِ ملامتِ ملی دنیا یہ بھی نہ ہوا دینِ نہ تو شہرِ کیا نہ کیا نگینِ بکارِ کیا دنیا میں تو تو جہنم سے زار ہو گئیں تہہ بہ تہہ بہت بیمار صلے سے جدائی کے نہ مرانہ تو شہرِ تہہ بہ تہہ بہ	نہ تو جہنمِ سلم نہ وجدِ خدا یہ بھی نہ ہوا دینِ تو جہنم کیا ناگوئی جفا یہ بھی نہ ہوا دینِ نہ تو پائی شہنائی نہ تو آئی قصا یہ بھی نہ ہوا دینِ نہ تو زمرِ ملامتِ تو پائی دوا یہ بھی نہ ہوا دینِ
---	---

تحقیق کی آیت پر ہدفِ کفن کیونکر  
نہ تو قبرِ بھدی نہ جنازہ اٹھایہ بھی نہ ہوا دینِ

روایت ہے کہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت غم خواری اور پاسداری کرتے تھے جبوقت کہ عمر شریف حضرت کی آٹھ برس کی ہوئی تو عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس کی تھی دریافت کیا کہ اب آیام اپنے موت کے قریب آئے۔ ابو طالب وغیرہ اپنے فرزندوں سے کھا کہ۔ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے۔ لیکن مجھے اس فرزند شہست سالہ کی نشیمنی پر کہ ابھی بچہ اور یتیم بے مادر و پدر سخت حسرت اور تاسف ہے۔ کاش عمر میری اسکی تربیت تک وفا کرتی تو۔ اپنے سامنے اسکو خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا۔ اب تم میں سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہو سکتا ہے۔ ابو طالب نے کھامین بجان و دل حاضر ہوں۔ جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت

رکھتا ہے لیکن سنگدل اور بے رحم ہے۔ فرزند ان یتیم اکثر مجروح  
 دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہیں۔ تھوڑے سے رنج کا  
 یہی تحمل نہیں کر سکتے شاید تجھے کسی بات میں خاطر نازک اس یتیم کی  
 آزر دہ ہو جائے۔ بعدہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 شہل ابوہب کے التماس کیا۔ جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہیں رکھتا  
 (قدر بابا آ زمان دانی کہ تو بابا بشوی۔) یتیم کے درد سے کیونکر خبردار  
 ہوگا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں  
 اس خدمت کا سزاوار ہوں تو شرط خدمت کی بجا لاؤں۔ کہا  
 کہ تو خیال و اطفال بہت رکھتا ہے۔ اپنے لڑکوں کے ہونے  
 یتیم و بے پدر کا کب خیال رہیگا۔ تب ابو طالب نے کہا کہ میں  
 ہر چند مال و سرمایہ کچھ نہیں رکھتا ہوں۔ لیکن اگر مجھے لائق اس  
 خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہوں۔ کہا کہ تو البتہ قابل اس  
 کام کے ہے۔ لاکن میں اس بات میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو مختار کرتا ہوں۔ تم میں سے وہ جسکو چاہے اختیار کرے۔  
 بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا کہ اے  
 فرزند یتیم و لعل درخشندہ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیگسی کا اس  
 جہان سے میں لیجاتا ہوں۔ ابوہب اور ابو طالب وغیرہ سب

تیسرے شگھل ہوتے ہیں۔ تو انہیں سے جیسے پاس ہے اختیار کر کے شہر سے  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کے زانو پر جا بیٹھیں۔ سبب عہدہ  
 روئے۔ اور کہا کہ اے ابو طالب اس قمر زندہ لہندے نے تیرے  
 پدر کی لذت پائی نہ شفقت مادر کی حلاوت اور کھائی خم خواری  
 اور دلداری اس یتیم کی بھر حال تجھ پر واجب ہے۔ اہل انساب ابو طالب  
 متکفل پرورش کے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 فرط محبت سے گود میں لیکر سینے سے لگا کر کھا۔ بقول وزیر۔

چشمِ ایتوب میں نظر ہے تو  
 شعلہ عشقِ ترا اثر ہے تو  
 چشمِ عاشق میں آشکِ تر ہے تو  
 اور ہر شاخ میں شہر ہے تو  
 نالہ بلبیلِ حشر ہے تو  
 عاصیوں سے جو باخبر ہے تو  
 وصلِ کاک کے منتظر ہے تو  
 سارے عالم میں جلوہ گر ہے تو  
 شیخِ غفلت میں در بدر ہے تو  
 اب کہاں میں ہوں اور کدھر ہے تو

روئے یوسف میں جلوہ گر ہے تو  
 حسنِ معشوقِ قتنہ گر ہے تو  
 دلِ معشوق میں ہے جو رو تم  
 ہر شجر میں ہے تجھے گل کاری  
 توئی گلشن ہے توئی ہے بلبیل  
 نارِ دوزخ سے خوف کیا ہو  
 کون معشوق کون عاشق سے  
 میں نے ہر چیز میں تجھے پایا  
 سخنِ اقرب سے وصل ہے ظاہر  
 وصل میں فصل کب رہا باقی

حق تو ہے پر خطا ہے ظاہرین کہین اللہ کو شر ہے تو

فکر لازم ہے زادِ راہ کی وزیر  
جیکہ آما وہ سفر ہے تو

اور جس قدر کہ رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی قدر و قیمت تروم سے ابوطالب کو نصیب ہوے اوس کے  
بیان کیلئے ایک ذوق چاہئے۔ الغرض روز بروز بلکہ ساعت  
بساعت مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترقی پائے رہے  
اور سال بسال عجائب اور غرائب باتیں اوس ذاتِ بابرکات  
سے عالمِ ظہور میں آتے رہے۔ اور پچیسویں سال حضرت خدیجۃ الکبریٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شرفِ نکاح سے مشرف ہوئیں جس کا بیان  
پچھہ ہے۔

بیان عقد ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت  
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔

انفیس مصاحبہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ سے روایت ہے۔  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی سرپرستی اور اپنی  
پہنپی مانگہ کے زیر نگرانی پرورش پاتے رہے۔ ایک روز عاکر نے

اپنے بھائی ابوطالب سے تذکرہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 فضل خدا عالم شباب کو پہونچائے اس کے پہلو میں کوئی ماہ  
 پارہ ہونا لازم ہے۔

ابوطالب ہوئے سنکر گریان حال روشن ہے تجھے سب گم کا فقر و فاقہ کی ہے نوبت دن رات ہم قمریشی ہیں عرب کے سردار	کہتے ہمیشہ سے با آہ و فغان بیاہ کس طرح سے ہو و لبر کا بن نہیں آتی کچھ اسے نیک صفات مانگنا قوم میں سے اسے عار
--	---

یہ سنکر بن نے کہا کہ اے بھائی خارجا جانا جا تا ہے کہ بی بی  
 خدیجہ کو اپنے تجارتی اسباب کی حفاظت کیلئے ایک امانت دار  
 داروغہ کی تلاش ہے۔ اگر میری تحریک پر سے محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو اس کام کیلئے منظور کرے تو عجب کیا ہے کہ اسی ضمن میں  
 عقد کی کارروائی ٹھہر جائے۔

روکے فرمایا ابوطالب نے خادم کعبہ میں سب سے اعلیٰ میں ہوں اس امر میں بالکل مجبور	اے بہن یہ تو نہ ہو گا تم سے عیب مزدوری کا ہے ہم میں بُرا شرم پابند ہے شادی ہی ضرور
---	--

القصة آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی عاتکہ نے اپنے بھائی سے  
 اجازت حاصل کر کے بی بی خدیجہ الکبریٰ کے پاس جانکی تجویر میں ہیں

اور روایت ہے کہ اسکے باقی بی بی خدیجہ جو حسن و جمال اور  
 زرد و سبیل میں اپنا نظیر نہیں رکھتی تھیں اکثر شاہان اولوغم اور نیکو عقدا  
 پیغام روانہ کرتے تھے مگر اس نیک و بخت شریف النہاں بی بی نے کسی  
 پیغام کو پسند نہیں فرمائی تھیں۔ کیونکہ ان کے نظرون میں کوئی اور بیا  
 پیار سے کا جلوہ سما یا ہوا تھا۔

ایک دن خواب میں تیرہ ہوش و ہوش نشوئی	چاند کو دیکھی ہوا ہسم آغوش
ہر سے نکلا جو وہ ماہ نشان	کر دیا سدا سے جہان کوتاہان
صبح جاگی جو وہ بخت بیدار	دل سے کہنے لگی کیا ہے اسرار

اوس زمانہ میں ایک بحیرا نام راہب قوم نصرانیوں سے اپنے  
 فن کا بہت بڑا استاد تھا۔ بی بی خدیجہ نے اوس راہب سے  
 اپنے خواب کی تعبیر پچھوایا۔ اوس نے کہا بہیجا کہ۔

عقد احمد سے ترا ہو گا ضرور	آئینا بر میں وہ اللہ کا نور
ترے گہرائی کے جبریل امین	وحی اُتر گی نبوت کی وہین
ہوئیگی تو ہی مسلمان پہلے	لائیگی سب سے تو ایمان پہلے

جبکہ بی بی خدیجہ نے یہ تعبیر اپنے خواب کی سنایا یکایک تیر عشق  
 جگر سے پار ہو گیا۔ باشتیاق دیدار رسول کردگار از خود رفت  
 ہو کر عالم بے خودی میں کچھ عرض کرتی تھی۔ بقول مولف۔

جلوه فرما در دلم یا مصطفیٰ	شوق دیدار تو دارم اسما
رحم کن اے مالکِ ہر دوسرا	گاہ در دل ساز و گہ در دیرہ جا
ہر دو جائے تست یا بدرالد جا	
روز و شب پیش نظر باشد مدام	قامتِ دلجوئے تو خیر الانام
جان تصدقِ دل فدایت صبح و شام	طوبی آمد تو وقتِ سرام
گر خرامی سوئے ما طوبالنا	
دیدہ گریان سینه بریان جان فگار	من بشوق وصل مستم بقدر
گر نوازی بندہ را هست احتیاء	من نگویم بندہ خویشم شمار
نیست حکمِ بندہ را بر بادشاہ	
اے کان ابرو چہ گویم شان تو	ہست این جانو دلم فرمان تو
بسلم از ناوکِ شترگان تو	خواہم از دلِ برکتِ مہرگان تو
لیکن از دل بر نئے آید مرا	
یا محمد دل پریشا نہم زلفت	عاجزم در مدحت ابرو زلفت
ہست دل وابستہ کیسوز	پروہ بکشا چون نمودی آن دوز
تا رخت بنیم بعد از عمر ما	
یانی خون دلم بسیار خورد	ز شکستِ چشم و امن تر افتد
بندہ را از بند گانت نے شمر د	تا پھر چشمے را بہت سُر مہ برد



	پیش من دار و غبار سے ارجیا	
اشکِ خون جاری از چشمِ تلخِ رینغ کر سیر جانی جدا سازی تینغ		مراقبتِ شاہِ دینِ ہندوینغ اکیشی تحقیقِ رانوبے درینغ
	بد کہ سازی ز آستانِ خود جلا	
پہنچین ایسے مین پھولی ہفت رنگی ایتی سند یہ بٹہائی اُون کو بڑی عظیم سے مہمانی کی کیجے ارشاد اب انیکا سبب اوسمین بیشک ہے سعادت	منوی	منتظر تھی کہ وہ آجائے گہری پیشوا جائے لے آئی اُون کو اونکے گہرے سے عزت سجھی عرض کی اے شرفِ قومِ عرب جو ہوا ارشاد بحبِ لاؤنگی
<p>عائکہ بی بی نے اوس ماہ چہار دہ کو دعائین دیکر اور بلائین لیکر کہا جانِ من خارجا سنا جاتا ہے کہ آپکا قافلہ اس سال کسی طرف جاتا ہے۔ اوس قافلہ کے ساتھ ایک معتمد کی تمکو ضرورت ہے۔ اگر منظور ہو تو میری بہتجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس خدمت کے قابل ہے۔ بی بی خدیجہ نے کہا اچھا چشم مارو سن دلِ ماشاد۔ کل اونکو ضرور اپنے ساتھ لے آنا۔ بی بی عائکہ و مان سے بخوشی تمام واپس ہوئی۔ اور کل ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی۔ حضرت نے سُنکر خاموش رہے۔</p>		

الغرض بیوی نے دوسرے دن بڑے اصرار سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے گہرے گئین۔

جلوہ گر جب ہو نورِ نیرِ دان  
آمد اوس شہ کی محلِ نین جو ہو  
آپ کو منہ نہ شاہی پہ بٹھا  
ہو گیا اور ہی عالمِ واللہ  
پردہ باریک تھا یک والے کا  
مصحف و آرسی یک تھا تہہ ہم  
لیکے بیٹھی تھی خدیجہ تو رات  
صفہ نعت جوڑ کر دیکھا  
ہو گئی تیرنگہ کی مائل  
ریشکِ ماہ صورتِ نورِ دیکھی  
سرِ گلین چشم وہ ابرو دیکھا  
لب سے ظاہر تھی کہ بخشش اسکی  
اونٹلیوں کے تھا اشارِ زمین  
پاؤن تھے ریشکِ میٹھا ایسے

جبکہ خدیجہؓ نے جمال انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چشم خریداری

جو دیکھی ہو شش و حواس جاتے رہے عالم بخودی میں از خود فراموش  
 ہو کر دل چاہتا تھا کہ ابھی پردہ اٹھا کر سر و قد سے او میں قد  
 بے سایہ پر قربان ہو جاؤں۔ مگر حجاب نے روکا اضطرابی قلب کو  
 تھام کر اپنے میں آپ بچھ فرماتی تھیں۔

دارم از عشق بدل سوز گداڑ عجب	غم طرزے عجبے نالہ بساڑ عجبے
چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے	مئے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
گشت چون شمع ز عشق ضعیف حالت	جان بسوزے عجبے تن بگداڑ عجبے
طاق ابرو تو چون قبلہ و من بسجود	چشم بد دور کہ مستم بہ نماز عجبے
بہر فلم جو کشتیغ شوم سر بسجود	ادبنازے عجبے من بہ نیاز عجبے
وقت بے عمل شدیم آب نوشا ند مرا	مہربانے عجبے بندہ نواز عجبے

بعد اسکے عاتکہ سے فرمایا کہ اچھا اب انہیں لے جاؤ جس وقت  
 ہمارا قافلہ روانہ ہو گا ضرور بھجوا دینا۔ ہم اجرت میں دوشتر  
 انکی نذر کرینگے۔ آخر کار بیوپی نے آنحضرت ﷺ کو  
 واپس لایا اور ملبوس سفر کا پہنا کے قافلہ میں پہنچایا وقت  
 رخصت بہت رویا۔ اوہرنی بی خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کو  
 بلا کر خلعت فاخرہ سے سرفراز کر کے۔ کہی اسے میسرہ آج سے تو  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ اونکو بڑی آسائش

اور آرام کے ساتھ لیجا نا۔ اور ویسا ہی حفاظت سے واپس لیا نا۔  
 ایسا نہو کہ آپ کو کہیں کسی طرح کا ضرر ہو نیچے اور مجھ کو سب قوم میں  
 شرمندگی حاصل ہو۔ بس جا ایک شہر شاہی ساز و سامان سے دست  
 کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اسکی مبارک شہر  
 باہر تک پیدل لیجا نا۔ وہاں یہی خلعت فاخرہ جو تیرے تفویض  
 کیا جاتا ہے زیب تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمر اور اسی  
 ناقہ پر سوار کر کے محارز ناقہ کی تو اپنے دوش پر رکھ لے بڑی عزت  
 اور تعظیم کے ساتھ لیجا نا۔ اور کل ابواب تجارت کے آنجناب  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے رائے پر منحصر ہے۔ تو اپنا کسی طرح کا دخل  
 ندینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد واپسی کے تجھے اس خدمت کے  
 صلہ میں آزاد کرونگی۔

<p>الغرض قافلہ جب کوچ کیا          تھامی حضرت نے چو رشی اسکی          پہو پی فرماتی تھی اے عبد اللہ          قافلہ والو بکے خوش و رقہا          اقر بارونے تہ حضرت کے تمام          رو کے فرماتے تہ اوس دم سبکو</p>	<p>مثنوی          میسرہ نے وہ لے آیا ناقہ          رو دے دیکھ چا اور پہو پی          کیجے قبر سے بیٹے یہ نگاہ          رسم خست کے لگے کرنے ادا          خود بھی غمگین تہ سردارانام          میری غربت کو نہ ہرگز پہو لو</p>
---	---

غم تھا احمدیہ خدیجہ شادان  
 روئے سارے مالک یکبار  
 وہی اچھبے بہتیرا محبوب  
 شان میں جسکے آیا لولاک  
 مار ڈالا ہمیں رونا و سکا  
 میرے بہید و کی کہان اونکو خبر  
 یہہ تو عمر بہتہ دو معشوقینکے  
 آئے پہنچا کے سب آنے والے

مشتاق معشوق کی عاشق گریان  
 بہتیا اٹلاک پر اس غم کا غبار  
 ترش کرتے تھے اسے دانا غم جو  
 قریب میں میرے تھا وہ تو پاک  
 گستاخانہ گستاخانہ اوسکا  
 غم آیا ہیں ملک کیوں نہ خطر  
 سپہ سپہ رنر کوئی کیا سمجھے  
 الغرض رہ لئے جانے والے

جبکہ تافلہ لے سے دور ہوا - میسرہ نے اپنے مالک کے حکم کی  
 تعمیل کی - یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس فاخرہ  
 پہنا کر اوسی ناقہ پر سوار کیا اور چار اوسکی اپنے کاندھے پر لپکے  
 روانہ ہوا - عتبہ اور شیبہ - اور بوجہل جو اوس قافلہ میں موجود تھے  
 میسرہ سے کہے کہ - اے میسرہ یہ تجھ کو کیا ہوا جو ایک ایسی ادنیٰ فلاح  
 غریب یتیم کو ایسا فاخرہ لباس پہنا کے اسکی اطاعت  
 قبول کرتا ہے - میسرہ نے اون لعینوں سے کہہ کر کہا کہ میں جبکہ  
 زرخیر و غلام ہوں - اوس مالک کے حکم کی تعمیل  
 کرتا ہوں -

رشتہ داروں سے خدیجہ کے کوٹا مٹھوی	قافلہ میں تھا خدیجہ نامی
پس وہ حضرت پہ فدا رہتا تھا	ایک لفظ نہ جدا رہتا تھا
دیکھتا جاتا تھا مرد عاقل	معجزے ہوتے تھے جو ہر منزل
شجر و سنگ پہ کرتے تھے کلام	یا رسول عربیؐ لیجئے سلام
عکس خورشید جب آیا سر پر	ابر نے کر دیا سایا سر پر

نیز بدستور ہر مقام پر ہزار ہا معجزات ظہور میں آتے تھے  
جسکی شرح طول و عمر کوئی ہے زبان عرض کر نیسے قلم لکھنے سے  
ما جز ہے ۔

جبکہ قافلہ بصری پہونچ کر کسی مقام پر اُترا ۔ اوس مقام کے متصل  
ایک راہب کا مسکن تھا ۔ اوسنے آپکا جمال جہان ارادیکھتے ہی  
اپنے گہر سے انجیل لیکر باہر آیا ۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حلیہ شریف سے مقابلہ کیا جبکہ تمام اوصاف سے  
کامل پایا ہزار جان سے آپکا عاشق زار ہو کر میسرہ سے کہا کہ اے  
میسرہ یہی نبی آخر الزمان ہونگے ۔ ملک شام کے طرف ہرگز انکو  
نہ لیجانا کیونکہ وہاں کے تمام لوگ انکے دشمن ہونگے ۔ آخر کار  
بضلع جمیع مختار قافلہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال  
و اسباب تجارتی بصرے میں فروخت کر ڈالا ۔ جو کانئس سرور

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اوس سال ہمیشہ سے دو چاند فائدہ ہوا۔  
ابا دہر کی سُنئے کہ جسوقت قافلہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم روانہ ہوئے بی بی خدیجہ الکبریٰ کے دلین۔ اپنے  
معشوق کے عشق و محبت کی آگ دوئی بہر کی دن گہریاں گئے اور  
شب اختر شماری میں گذر جاتی تھی جبکہ پورس عم زیادہ ہوتا تھا  
تو فراق دلداریں یوں عرض کر کے روتی تھیں۔ بقول مولف۔

یاد آتا ہے مرا چاہنے والا دلین  
دیکھتے آتے ہیں ہر ایک فرشتہ دلین  
خود او ترا نگاہ عرش معلیٰ دلین  
خوچلے آتے ہیں مضمون سرا دلین  
بس گیا ہے جو کوئی گیسون لا دلین  
کہنچ گیا ہے ترے تصویر کا نقشہ دلین  
خود خدا ہو گیا ہے محو تماشہ دلین  
میرا حمد کا چہا ہے جو معادلین  
ہے یہ رانوں کا مجھے تسادین  
لینے دو ہے یہ مرنار کا پا لا دلین  
قبر میں حیف چلا لیکے متبادلین

جوش زن ہوتا ہے جب عشق کا دیر دلین  
جلوہ گر جبکہ ہوا وہ شہ والا دلین  
کیا کر دن آپکے اجلاس کی میں نکیرین  
ہے تصور قد والا کا نظر میں میرے  
چٹکیا لیکے مسلتا ہے کلیجا ہر دم  
واہ رسے جذبہ الفت کہ نظر پر تھے ہی  
آئینہ قلب کا جب تیرا مرقع کہنچا  
وہ ہونڈ تھے آئے میں موسیٰ بیدر سیوا لیکر  
سر کو قد مونہ رکھو آنکھوں تو ملوں ملوں  
جان لیتا ہے اگر عشق تمہارا حضرت  
جیتے جی دید کی حسرت تو نہ نکلی اہوں

نہ اطاعت ہوئی کی نہ عبادت ہوئی  
سب وقت نصیری شفاعت کا بہرہ و عہد

آرزو ہے یہی تحقیق کی وقت آخر

یا محمد رسپے لب پر رسپے اللہ و لبین

جبکہ قافلہ بعد انقراض امور یح و شریع کے مکہ کے جانب مراجعت کیا  
متصل کہ پہونچکر ابو بکر کی رائے سے قواعد اہل عرب کے مطابق میسر ہوئے  
خط دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے پاس قافلہ سے  
پہلے روانہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناقہ کو ڈھاکر  
وٹانے چلے راہ میں حضرت کونیند کا جو خمار آیا شیطان لعین نے  
آپ کو خواب میں پا کر آپ کے ناقہ کو بہکا دیا جس سے آپ کا ناقہ سیدھی راہ  
چھوڑ کر جنگل کی راہ بہکا چلا جاتا تھا کہ بحکم رب جلیل جبریل حاضر  
ہو کے - شیطان لعین کو وٹان سے پھینک مارا اور شتر کی محار  
پکڑ کے مکہ کے دروازہ پر لا کر چھوڑ دیا یہ روایت ہے کہ وہ راہ  
تین شبانہ روز کی تھی - کہ بفضل خدا ایک ہی شب میں طے  
ہو گئی -

کیا بے چین او سے فرقت نے

دہیان چوٹی کا نہ گنگی کانیاں

ہر گھڑی بام کے اوپر جاتی

شہزادی

پھر خدیجہ کا فسانہ سنئے

اور ہی بنگیا او س مکہ حال

نتو سوتی نتو کھانا کھاتی





سنگ ساتھ کوئی جب پاس نہ ہو پردیس میں جینے کی آس نہ ہو  
 جب تمسا پیا مور پاس نہ ہو پھر کیسے پیا کل آئے کہو  
 انصاف سے تم الطاف کرو پیا مو کو بلا کے پاس رکھو  
 تم چرن سے اپنے نہ دور کرو من میرا نہ کڑھنے پائے کہو  
 تم مکہ چوڑ مدینہ گئے وہاں جا کے ڈیرا بسا ہی لئے  
 مو کو ہند میں دکھیا چوڑ دئے نہ تو رہنے کا ٹھاؤں تباہ کہو  
 تم دور سے شرب نگر میری عمر ہی بیت گئی سگری  
 میں جا کے رہو کنگے دوارے کوئی ریت نہ ایسی تباہ کہو  
 مورے مرشد پیا رے عاشق ہو میں تمہری چیری ہوں سیکھا  
 پس تم سے دلیر کہے گیان تم بن او سے چین آئے کہو

### مثنوی

آ گیا دور سے محبوب نظر ابر سایہ کے سر پر دیکھا چال اوس مہ کی نرالی سب سے آئی اچھ کی سواری دیکھو کئے خط دیکے دعا اور ثنا فائدہ دونا ہوا ایک سال	انتظار میں تھی وہ شکستے ایک سوار شتر پر دیکھا شوکت و شان تھی عالی سب سے سب خاصو کو پکاری دیکھو پہنچے دیوڑھی پہ محبوب خدا میسرہ لکھا تھا عرض میں حال
---	--

<p>باقی حال عرض کرونگا اگر لکھد یا مہری جواب خط کا</p>	<p>یہ محمد کا سبب ہے اظہر کیا ضبط اور نہ کچھ فرمایا</p>
<p>آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کا جواب لیکر اسی وقت قافلہ کے طرف روانہ ہوئے۔ اور جبریل امینؑ نے ناقہ کی مہار پلڑ کے قافلہ کے قرین لا کر چھوڑ دئے۔ مہری خط دیکھ کر مسیہ اور ابو بکر وغیرہ تمام احباب خوش ہوئے۔ ابو جہل سخت کچھد ہوا۔ پھر سب ملے مکہ کے طرف رہا۔ اور مع اتحی پہونچا نقد داخل سرکار کئے۔ اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہؓ سے اجازت لیکر اپنے مکان کو تشریف لائے اور مسیہ مال و زر سے مالا مال ہو کر آزاد ہوا۔ اور اس میں جو جمعرات کہ دیکھے تھے خدیجہ کا رشتہ دار خدیجہ نے تفصیلاً عرض کیا جسکو سن کر خدیجہ کا دل شاد ہوا۔</p>	
<p>یاں خدیجہ کا ہوا حال دیگر بے دلارام ہوا خواب ام تار آنسو کا بہا جاتا تھا</p>	<p>اتحاد والا گئے اپنے گھر تاب طاقت گئی صبر آرام شرم سے کچھ نکہا جاتا تھا</p>
<p>جب شوق دیدار حبیب دردگار بے چین کرتا تو بیساختہ کچھ کہتی تھیں۔</p>	

<p>فدا تجھ پہ ہون زلت لٹکانے والے          نہیں جن پاتا رہے یہ قلب مضطر          خدا کے لئے اسے تو آشکل دکھلا          کیا کوئی راز دل کیسا سمجھے          کرے معصیت کوئی تیرے کوئی          ذرا اپنے پیار سے کی اگر خیر لے          ہوں نادم گناہوں سے بخشو خدا را</p>	<p>دل عاشق زار بڑھکانے والے          مرے دل کو ہر بار تڑپانے والے          قسم ہے تجھے عشق بھر کانے والے          تجھ میں بین میں سارے سمجھنا نہیں          فدا تجھ پہ ہو جاؤں شرم مانے والے          ارے ابر رحمت کے پرستانے والے          گنہگار کے ہم بخشانے والے</p>
---	--

بلا سے ستم ہے دیا فضل حق ہے  
 غصہ کے لئے دیکھے لیجانے والے

### مثنوی

<p>تہی نفیس جو جلسہ نمن بڑی          ایک دن ہو کے خدیجہ مضطر          کیا ہی اچھا تھا جو وہ شک          ہوے دلاسا کہی غلین بست          بنکے مشاطہ نفیس نکلی          اے محمد عربی دین کے شاہ          ہنسکے فرمایا کہ ہوں ہمقدور</p>	<p>اوس سچ پوشیدہ تہی بات کوئی          یوں نفیس سے کہی شرمنا کر          اپنی لونڈی مجھے کر لیتا اگر          راضی کر آتی ہوں احمد کو          جا کے آداب کے حفر سے کہی          آپ کس واسطے کرتے نہیں سیاہ          کون مفلس کو کرے بے منظور</p>
---	---

نہ جس نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کے نعلین پا کے بین قربان جاؤں  
 اللہ آسیدہ سلطان دارین ہیں کہ تمام روئے زمین کے  
 سالانہ عظام آپ کے در اقدس کے ادنیٰ غلام ہیں۔ اور جو آپ کی لونڈی  
 بنا چاہتی ہے وہ ہر وقت یہی گویا ہے۔ بقول مؤلف۔

در بانی جو ملجائے تو سب ترے دریا  
 مقدور نہیں کہ یہ کسی جن و بشر کی  
 ظاہر میں نظر آتی ہے تصویر شہر کی  
 کیا پوچھتے حالت ہو مگر قلب و جگر کی  
 باقی نہ رہی دلیں مگر تاب صبر کی  
 سنتے ہی کہلی آنکھ صدا بانگ سحر کی  
 ساون سی رستی ہے جہر دیدہ ترکی  
 آنکھوں میں سر کہنچکی تصویر نظر کی  
 صفا کی جو یاد آئی ترے تیر نظر کی  
 ملجائے اگر خاک تری راہ گذر کی  
 کچھ اور ہی حالت ہوئی اللہ کے گہر کی  
 یاد آتی ہے راحت یوید کے سفر کی  
 کعبے کی زیارت کروان یا میں سر گہر کی

شہا ہی کی آئینا ہے نہ خواہش مجھے کی  
 باطن کی حقیقت کسی کس سے ادا ہو  
 آراستہ ہے جسم ترا نور خدا سے  
 مدت سے تیر ہجر میں بیمار ہیں و نون  
 جلدی سے بلا و در اقدس پہ خدا را  
 کچھ کہنے ہی پایا نہ تھا رویا میں بن افسوس  
 وہ برق تبسم جو گرائے مرے دل پر  
 کیا خوبصورتی تھی شب وصل نگہ میں  
 ہیں مرد و کج چشم میرے آنکھ کے بے چین  
 رکھو نگاہیں سترہ کی طرح آنکھوں میں اپنے  
 جسد کے چھ دل میرا صنم خانہ بنا ہے  
 دل میرا چلنا تا ہے پہلو سے نکل کر  
 مفلس دن مگر شوق نے لایا، مجھے بیان

<p>وہ حسن خدا داد ہے محبوب کی میرے          بین احمد مرسل کا ثنا خوان ہوں ازل          اسے شاہ دکن سے پہنچے سرور لکھی تہنا          ہے ولیسے دعا تیرے کھوار کیا ہر دم</p>	<p>واللہ نہیں اصل سے کچھ نہیں تو قری          لذت مری سہاوت میں تیرے شہید و شہر کی          مدت سے مری عمر یہاں میں نے بسر کی          صد سالہ ہوشیہ عمر ترسے نور زہار کا</p>
<p>دارین میں خوش تھک کر کہے خالق اکبر          تحقیق دعا کرتا ہے بس شام و سحر کی</p>	
<p>اسکے بعد نفی نے با ادب دست بستہ سر جھکا کر۔</p>	
<p>مثنوی</p>	
<p>عرض کی قوم سے گرفت ہے          مال اور زمین ہی جو بکتا ہو          پوچھا حضرت نے وہ ہے کوئی          پوچھا وہاں کون و سید          وہاں سے بس جلد نفیہ دوری          فکر میں بیٹھے تھے دس سہ دار          پوچھا کچھ فکر سے تشریف لے گیا          سنکے بوکر نے گہر میں جا کر          تین جوڑے تھے بہت ہی اعلیٰ</p>	<p>خوبرو کوئی جو اشرف ملے          کیا قبول آپ کرنیکے اوسکو          عرض کی بی بی خدیجہ کبرا          عرض کی لونڈی کا اسمین دتا          دی خدیجہ کو مبارک بادی          آئے صدیق اودھر یکبار          سارا قصہ کیا حضرت نے بیان          یک ہزار اشرفی رکھ دی لا کر          آگے حضرت کے رکھے وہ بھی لا</p>

<p>آپ کے جد کی امانت لیجے          شاید اس جیل سے لینے نہ          اوسکو کہہ چوڑے خضر کے          کسکا جوڑا ہے جو فخر اوسپر</p>	<p>عرض کی عقد خوشی سے کیجے          اس لئے نام بتایا جد کا          ایک خدیجہ نے بھی جوڑا بھیجا          جوڑا صدیق کا پہنا میں نے</p>
<p>العرض وہ محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین بن ہوں          شامانہ سے آراستہ ہو کر جب دولت سرا سے باہر قدم رکھے          جلوس میں تمام رفقا اور خویش واقربا قطار باندھے ہوئے اور تمام          جن و انس حور و ملائک اطراف گہیرے ہوئے حضرت کے چچا ابوبکر          حضرت کا ہاتھ تھامے ہوئے با شان و شوکت اونہیں اشرفیون کو          جو حضرت صدیق نے پیش کیا تھا راہ خدا میں لٹاتے ہوئے ہشاش          و بشاش سواری مبارک چلا جاتی تھی۔ تمام اما لیا ان مکہ کیا          زن و مرؤ اور کیا پیرو جوان جلوس شامانہ دیکھنے کے لئے راستہ پر          ہر دو جانب صف باندھے ہوئے با ادب سر جھکا ئے ہوئے          استادہ تھے۔ ایک طرف مشتاقان جمال محمدی دوسرے          طرف عاشقان وصال احمدی رخ انور سے نقاب اوٹھانیکے          منتظر جو کھڑے تھے۔ ہر ایک اپنی حاجت کو حضور نبوی میں عرض کیا تھا          القصہ اوس شان و شوکت کے ساتھ جب دولہ عروس کے</p>	

گھر نہ چھوٹا ۔

منشوری

<p>کئے لالہ کے تہا اسیوں ہونے سار اور جو اس سے سچا سچا رہا عقد باندھے گئے وہ سہروا سب کمیزوں کو وہین کی آزاد آج سے آگے ہوں میں لونڈی آپ فخر ہیں مال زر کے مرحباستید کی مدنی</p>	<p>شتیان زرو جو اس کے لڑکا پہنا دلہن نے عروسی تورا ہو کے ایجاب قبول اور گواہ از بس اوس وز خدیجہ ہی شاد عرض آداب سے حضرت بیہ کی مجھ کو کچھ کام نہیں اس گھر سے یہ قدم بس ہے سعادت میری</p>
---	--

منشوری

<p>جس کے شوم رہے محبوب خدا فاطمہ زہرہ ہو جنکی دختر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حق کے ہی راہ میں صرف ہوا یار بے سدم ہو ترول رحمت دور کر رہے ہونگے دل سے جلد بر لایہ طفسیل احمد</p>	<p>کیون نہ اوس بی بی کا ترنہ ہو کیون نہ ہو ختم بزرگی اونپر واہ کیا فخر خدیجہ کو ملا اور وہ مال بھی کیا اچھا تھا پڑا جاتا ہے بیان عشرت فضل و برکت سے تو اس شاد یاں جو حاضرین سوانکی مقصد</p>
---	---



دستگیر ادنیٰ ہے تیرا مہی	اوس پہ ہر دم نظر چسبیا
حال شاد کیا ہوا اب تمام	دولہ دلہن پہ پڑھو ایسے سلام
ہمان رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	

روایت ہے کہ جب وقت نبوت اور وحی نازل ہو نیکا قریب پہنچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرے مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوسکی یہ ہے کہ ماہ صیام میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں ایک مہینہ کا اعتکاف فرمایا تھا اور اوس اعتکاف میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی سات تہین۔ ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار سے باہر نکل کر تفریح خاطر کے لئے استادہ آواز آئی کہ السلام علیکم حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اجنا کے خیال سے خوف زدہ غار میں داخل ہوا۔ اور خدیجہ نے یہ کیفیت سن کر کہا۔ کہ یہ خوشخبری ہے کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان اور دوستی کی ہے۔ آپ خوف نقرہ کے پھر ایک روز میں غار سے باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا کہ جبریل علیہ السلام شریف لائے میں اوکو دیکھ کر غار میں جانا چاہا جبریل علیہ السلام نے حکم نصرت دیا میرے اور غار کے درمیان استادہ ہو گئے

اور مجھے ہم کلام ہوئے اور مجھ کو اونے ایک نوع کی محبت پیدا ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام مجھے وعدہ لیا کہ فلان وقت آپ تنہا فلان مقام پر حاضر ہو۔ میں ویسا ہی حاضر رہا جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے مجھ کو زمین پر لٹکے میرا سینہ چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین میں دھو کر۔ پھر اوسکے مقام پر رکھ دیا اور میرے سینہ کو درست کر دیا۔

جبکہ عمر شریف آنحضرت کی چالیس سال سے تجاوز کر گئی۔ ایک اوسی غار حراء میں مشغول یہ عبادت الہی تھے کہ ایک شخص نضایت خوب صورت نورانی صورت ظاہر ہو کر بعد سلام کے کہا۔ کہ یا محمد۔ آپ نے جواب دیا لبیک۔ اوسنے کہا۔ کہ میں جبرئیل ہوں۔ خوشخبری ہو آپ کو آپ اس امت کے نبی ہو۔ ساتھ ہی کہا کہ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدْ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر۔ سُبْحَانَكَ فَاتَّخَذَ مِنْ بَدَنِهِ آيَةً۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ۔ یعنی پہلے جو مجھ پر نازل ہوا قرآن سے وہ

سورۃ فاتحہ ہے اور تعلیم کی ہر نماز میں پہلے پڑھنے کے لئے۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ ایک دن میں تمہارا رست کے لئے پانی کے کنارے استنارہ تھا۔ جب رسول علیہ السلام بشکل انسان سبز لباس پہنے ہوئے فاتحہ میں ایک ٹکڑا حریر کا اوسپر لچھ لکھا ہوا لاکر تمہکو دکھلایا۔ اور کہا کہ پڑھ۔ میں نے کہا کہ میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور میں پڑھنے مارا نہیں ہوں۔ پھر رسولؐ نے کہا پڑھ اور میرے بازو پکڑ کر اس زور سے دہرایا کہ جس سے مجھکو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ میرے جسم میں آگیا۔ اور اس بطور میں مرتبہ کیا اور کہا۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ پانچ آیت تک پڑھایا اور میں ان آیتوں کو یاد کر لیا۔ وہاں سے ترسان و لرزان میں اپنے مقام پر واپس آیا۔ اور خدیجۃ الکبریٰ سے کہا کہ جلدی مجھ پر لحاف ڈال دو تاکہ لرزہ میرے جسم کا دفع ہو۔

روایت ہے کہ اسکے ماقبل ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح خواب دیکھتے تھے جسکا ظہور صبح کو معلوم ہوتا تھا۔ اور بعد تعلیم اِقْرَأْ کے یہ سورہ نازل ہوا کہ یَا أَيُّهَا الْمَدِیْنَةُ قُمْ فَأَنْذِرْ۔ یعنی اے لحاف اوڑھتے والے کھڑے ہو۔

اور کرنے مرا سب سے پہلے کہ وہ رڈ را خلق اللہ کو زندہ کر دے  
 پس خواجہ عالم ہمسایہ اللہ تعالیٰ کو کہہ دے کہ میں نے اپنے جسم سے  
 نکال ڈالا۔ اور اپنے سب سے اوٹھے خدیجہ نے کہا اسے حضرت  
 کیون آپ سوئے نہیں۔ حضرت نے فرمایا اسے خدیجہ الکبریٰ  
 سونا میرا اب نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ پہلے در سے مرتبہ میرا  
 پاس آئے اور وحی لائے اور کہے کہ نکلن اللہ کو خدا کے طرف بلا  
 ثابت پرستی چھوڑے اور خدا کی عبادت کرے۔ اب میں  
 کو کہوں کون میرا کہنا مانے گا۔ حضرت خدیجہ نے فرمایا پہلے  
 مجھ کو ایمان کی راہ بتلاؤ تا میں ایمان لاؤں۔ تب حضرت نے  
 خدیجہ الکبریٰ کو تلقین کیا وہ اول ایمان لائیں مسلمان ہوئیں  
 اسوقت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کی عمر سات سال کی تھی۔ تمام دن رسول خدا کے پاس رہتے  
 تھے۔ جب دیکھا کہ رسول خدا اور خدیجہ الکبریٰ نماز پڑھتے ہیں  
 حضرت علی نے کہا کہ آپ سب یہ کیا کام کرتے ہیں کس کو  
 پوچھتے ہیں۔ پیغمبر خدا نے کہا کہ خدا سے غر و جل کو ہم پوچھتے ہیں۔  
 حضرت علی نے کہا۔ کونسا خدا ہے تمہارا۔ حضرت نے فرمایا  
 خدا میرا وہ ہے کہ جسکے دست قدرت میں تمام زمین و آسمان

اور سارا جہان ہے ۔ اور اوسنے مجھکو جملہ خلائق پر پیغمبر کیا  
 تاکہ لوگوں کو ایمان کو راہ بتاؤں ۔ اور ہدایت کروں ۔  
 تم ہی ایسی راہ پر آؤ ۔ اُنہوں نے کہا میں اپنے باپ کی اجازت  
 لیکر تیرے گھر نکلا ۔ وہاں سے حضرت علیؑ روانہ ہوئے راستہ  
 میں بھیجے ہو کیا کہ حسبِ کرم حق تعالیٰ ایمان بخشے وہ کیوں اپنے  
 باپ سے صلاح لیں گے ۔ یہہ سمجھ کر وہیں سے واپس ہوئے  
 اور رسولِ خداؐ کو پاس آئے ایمان لائے اور نماز پڑھے جب  
 حق تعالیٰ فرجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ  
 وجہہ اسلام سے مشورت ہوئے ۔ رسول خداؐ تمام رات آرام  
 نہیں فرماتے تھے کہ یہہ راز کسی پر ظاہر نہ ہو ۔ ایک دن خاطر مبارک  
 میں بھیجے گا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور زبیرؓ اور عقیلؓ اور مجہسہ  
 دوستی رکھتے ہیں میں اونسے جا کے یہہ راز کہوں اور صلاح کروں  
 دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں ۔ آخر کار صبح کو بعد انصراف نماز ابو بکرؓ کے  
 پاس جانیکا قصد کیا ۔ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 رضی الہی سے اوسی شبکو متردد ہو رہے تھے کہ بت پرستی جو ہم  
 اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں ۔ اس میں کچھ فائدہ متصور  
 نہیں پاتے ہیں ۔ کیونکہ بتوں سے نہ کچھ خیر ہے نہ کچھ شر ہے

بجھتے ہیں کہ محمد امین جو برادر زادے ابو طالب کے مردِ مخلص و  
 واثق ہیں مجھ سے اور اونسے جانی دوستی ہے وہ بت پرستی  
 نہیں کرتے ہیں۔ اونسے پاس جایا چاہئے۔ تاکہ ہم کو راہِ خدا  
 بتائیں۔ صبح کو بیدار ہو کے غزم کیا کہ رسول خدا کے پاس جاؤں  
 اور رسول خدا نے بھی غزم کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں  
 اور اپنا راز اونسے بیان کروں اتفاقاً راہ میں دونوں حضرات  
 کی بائیدگی ملاقات ہوئی۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ارادے کو  
 ایکسے دوسرے سے ظاہر کیا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ شکر خدا کا۔ کہ آپ ہمارے پیغمبر ہوئے  
 مجھ کو ایمان کی راہ بتلائے۔ اوس وقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے حضرت صدیق کو راہِ دین کی بتائی۔ آپ مشرف  
 بہ ایمان ہوئے وضو کر کے نماز پڑھے۔

روایت ہے کہ پہلے عورتوں میں سے خدیجۃ الکبریٰ اور لڑکوں میں سے  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلاموں سے حضرت بلال حبشی  
 اور آزاد کئے ہوئے غلاموں سے زید بن حارثہ ایمان لائے  
 تھے۔ اور بعد اوسکے حضرت عثمان غنی الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 اور حضرات طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص

اور ابی عبیدہ ابن الجراح اور عبداللہ بن مسعود اور سعید بن زید  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یکے بعد دیگرے سلسلہ پستلہ  
 اس وقت تک جملہ اونچا لیں اسم ایما لا چکے تھے۔ لیکن  
 دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور نماز مسجد میں پڑھتے تھے۔  
 ایک دن کوہ حرا پر حضرت نے ابو طالب کو اسلام کی  
 دعوت کی۔ وہ کہے کہ میں اپنے دین سے نہ پھر ونگا مگر تم کو جو  
 خدا نے فرمایا ہے اس پر قائم رہو میں تمہارا پشت و پناہ  
 رہوں گا۔ اور ابو جہل اور تمامی کفار حضرت کو وقتاً فوقتاً  
 بڑی بڑی تکلیفیں دیتے رہے اور بہت ظلم کرتے رہے جس کا  
 ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب  
 باری میں کفار کے ظلم کی التجا کی۔ ایک فرشتہ جو بھاڑوں  
 موکل تھا حاضر ہو کے بعد سلام عرض کیا یا رسول اللہ اگر  
 آپ کی موجب ملاں جملہ ملائکہ کا ہے۔ اگر اجازت پاؤں تو  
 دونوں بھاڑوں کو جو گڑے کے ہن ملا دوں۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے واسطے  
 رحمت عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے  
 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِیَسَّیْنِیْ سَیِّئَاتِیْ اَسْتَغِیْرُكَ اَسْتَغِیْرُكَ اَسْتَغِیْرُكَ  
 عالمیان کے۔ جناب رسالت مآب کی نبوت کے پانچویں  
 برس امیر حمزہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت پیرایان  
 لائے کل اہل عرب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 اور جو انہر دی اور ثبوت میں مشہور و معروف تھے۔ اور  
 واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانیکا ارباب  
 تاریخ نے یوں لکھتے ہیں کہ ایک روز ابو جہل اعلان کیا کہ قسم ہے  
 مجھے لات اور نبوت کی جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر  
 کاٹ کر لایگا میں اوسکو ایک شتر کا بوج سوتا اور چاندی  
 اور دس غلام اور دس لونڈیاں دوں گا۔ عمر ابن خطاب رضی  
 نے کہا کہ اس کام کیلئے میں موجود ہوں۔ یہہ کہکرتیغ حامل  
 کر کے چلے۔ اتفاقاً راستہ میں ایک اعرابی سے ملاقات  
 ہوئی۔ اوسنے کہا اے عمر کہاں جاتے ہو۔ کہا محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لانے جاتا ہوں۔ اوس اعرابی نے  
 کہا کہ۔ اے عمر کل تیری بہن فاطمہ اور اوسکا شوہر زید اور  
 تیرا داماد سعید خود ایمان لائے ہن۔ عمر نے کہا اسلامیت انکی  
 کیونکر معلوم ہوگی۔ اعرابی نے کہا کہ تم کہانا کہاتے وقت انکو اپنے



سامنے ملزوم ہرگز نہ آویں گے۔ یہی دلیل ہے اونکے ایمان  
 انیسویں۔ پس حضرت عمرؓ نے یہ بات سن کر اپنی بہن کے طرف  
 پہنچ کر راہ میں پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اور سننے  
 دریافت کیا کہ اسے عمرؓ تو گمان جاتا ہے۔ عمرؓ نے جواب دیا  
 کہ حق تعالیٰ! اللہ علیہ وسلم کا سرارتار لاؤنگا۔ اوس اعرابی نے  
 کہا بھلا یہ جو بکری تیرے سامنے ہے تو اسکو بکڑ جب معلوم ہوگی  
 تیری شجاعت پس حضرت عمرؓ بکری کے ساتھ استقدر دوڑے  
 کہ تمام بدن پسینہ پسینہ کیا آخر عاجز ہو گئے مگر بکری کو نہ پکڑ سکے۔  
 بہت شرمندہ ہوئے۔ اوس اعرابی نے کہا اے عمرؓ تو نے  
 ایک بکری کو نہ گرفت کر سکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو میر  
 خدا ہیں انکو کیونکر پکڑ سکا۔ پس عمروان سے بحالت غضب  
 اپنی بہن کے پاس جا کر کہا کہ اے بہن جھکوا ز حد گرسنگی ہے  
 کچھ کہانیکے لئے لاؤونکی بہن نے کہانیا تیار کر کے لا دیا عمرؓ نے  
 کہانیکے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا۔ اوسنے اونکے  
 ساتھ کہانیکو انکار کیا۔ عمرؓ سمجھ گئے کہ بیشک اوسنے مسلمان  
 ہوئی ہے۔ پس غصہ میں اگر سر کے بال پکڑ کر چانا کہ سرتن سے جدا  
 کرے۔ زید اوسکے شوہر نے اوسکو عمرؓ کے ماتم سے چھڑا دیا اور

کسی حیلہ سے غصہ حضرت عمرؓ کا فرو کیا۔ اور کہانا کہا دیا۔  
 جب رات ہوئی حضرت عمرؓ وہیں آرام کئے اور اونکی ہر وقت  
 تہجد سورہ طہ پڑھنے لگے۔ جب نوبت اس آیت کی پہنچی **قُلْ لِّهِ  
 تَسْلَمُ۔ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ مَا  
 بَيْنَهُمَا وَ تَحْتَ الثَّرَى**۔ یعنی اللہ کے واسطے ہے جو دریا  
 آسمانوں اور زمین کے ہے جو دونوں کے بیچ میں اور تحت الثری  
 میں ہے۔ اس وقت حضرت عمرؓ نیند سے ہوشیار تھے جب  
 انہوں نے اس آیت کو سنا دل انکا اسلام کے طرف مائل ہو گیا  
 فوراً بچھونے سے اوٹھ کر اپنی بہن کے پاس گئے اور دریافت کیا کہ  
 اے بہن کیا پڑھتی ہے۔ اوسنے کہی اے بہائی کلام اللہ پڑھتی  
 ہوں۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اور بعضوں  
 نے لکھا ہے کہ۔ عمرؓ کے خوف سے فاطمہ نے اوس کا غذا کو جس پر  
 کلام اللہ لکھا ہوا تھا آگ میں ڈال دیا جو تنور میں سلکی ہوئی تھی  
 مگر خدا کے فضل سے وہ کاغذ نہ جلا۔ حضرت عمرؓ نے کہا لا اوس  
 کا غذا کو کہ میں ہی پڑھوں۔ فاطمہ نے کہا۔ **قُلْ لِّهِ تَسْلَمُ۔ اِنَّمَا  
 الْمَشْرِكِينَ يَحْسِبُونَ**۔ یعنی جو کوئی مشرک ہے وہ نجس ناپاک  
 اے عمرؓ اگر تو کلام اللہ پڑھا چاہتا ہے تو نہ باطنہارت اور

پاک و صاف ہو کر پڑھو کیونکہ اسکو بغیر طہارت کے چھونا درست  
 نہیں۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے غسل کر کے۔ اوس۔ سنو سترہ کو  
 اپنے ماتھے میں لیکر پڑھ لیا۔ جب کہ اوسکی معنی سے واقف ہوئے  
 بہت روئے اور دل انکا اسلام کے طرف متوجہ ہوا۔ صبح  
 کے وقت کفار و ن سے جو وعدہ کیا تھا یا د پڑ گیا۔ وہی تلواریں  
 حامل کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف روانہ ہوئے  
 راستہ میں ایک اعرابی کے زبانی معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ  
 وسلم اسوقت امیر حمزہ کے مکان میں معہ اپنے رفیقوں کے  
 بیٹھے ہوئے ہیں۔ پس متوجہ ہوئے اوسی طرف اسٹنا میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور حکم الہی  
 پہنچائے کہ یا رسول مقبول عمر تمہارے طرف آتا ہے تم اوس  
 نہ ڈرو۔ اوسکو اسلام کی دعوت کرو اور نبوت کے زور سے  
 اوسکا پنجہ سخت پکڑو جب تک کہ اسلام نہ قبولے نہ چھوڑو۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابا سے اسوقت  
 اونچا لیس آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 نے امیر حمزہ کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ رسول اللہ  
 دریافت کیا کہ تم کون ہو کہا میں عمر ابن خطاب ہوں۔ اوسی وقت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آگے دروازہ کھولا یا۔ اور  
 غمخیزانہ کانچہ پکڑ کے ہایا۔ یہ تکبیر پڑھ کر دعوت اسلام کی کی  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام سے منتر فرماتا تھا کہ اے  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت خدا کی ہے اوشیر جو دیکھے  
 آپ کے اخیر رسائی کے ہو سے ہوں۔ اور رسول خدا نے حضرت عمرؓ  
 کو کلمہ شہادت کا پڑھایا اور ہر رب جلیل کے طرف سے جبریل  
 یہ آیت لائے۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ**  
**تَبِعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ**۔ یعنی کہا جنت تعالیٰ نے اسے محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کفایت ہے تجھ کو اللہ اور انکو جتنے تجھ پر ایمان لائے۔  
 حضرات پھر تو کیا کہنا جبکہ حضرت عمرؓ مشرف بایمان ہوئے چہ  
 دین کا علانیہ اعلان ہوا۔ طایف اور مکہ معظمہ کے ہر کوچہ و بازار  
 میں اصحابوں نے دعوت اسلام کی کرتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ  
 کی شمشیر بڑے زور سے چلتی تھی نماز اور اذان جا بجا آشکارا  
 ہوتی تھی۔

روایت ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام کو خلعت وجود  
 عنایت ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کیا  
 کہ خداوند اتوں نے مجھے ہی پہلے کیوں پیدا کیا ہے حکم ہوا

کہ اسے جبریلؑ اور پریکھے۔ جب جبریلؑ نے اوپر دیکھا ایک ستارہ  
 نورانی نظر آیا اور اس کے اطراف اور چار ستارے روشن  
 نظر پڑے۔ جبریلؑ نے ہزار جان سے عاشق ہوئے اور پوچھا کہ۔  
 پروردگار یہ نور کس کا ہے۔ ارشاد ہوا کہ مجھ نور میرے حبیب  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر عرض کیا یہ چار  
 ستارے ہوا و پانی اور رکے لہذا گردہین وہ کون ہیں فرمایا کہ  
 یہ میرے حبیب کے دوست ہیں دنیا میں میرے حبیب  
 کے چار پیار ہونگے۔ اے مسلمانوں یہ وہی چار پیار ہیں جنکا  
 دُعا ابتدا اے دنیا سے بچتا آیا ہے اور قیامت تک بچتا  
 رہیگا۔ جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا رسول خدا سے  
 عداوت رکھتا ہے۔ اور جو انکا دوست ہے وہ لاریب  
 رسول اللہ کا دوست ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ **اللّٰهُ اَللّٰهُ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَخْذُوْهُمُ غَرَضًا مِنْ بَعْلِیْ فَمِنْ اَحْبَبِّهِمْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ**  
**اَبْغَضِهِمْ فَبِغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اِذَا هُمْ فَقُلْ اِذَا**  
**وَمِنْ اِذَا اِنِّیْ فَقُلْ اِذِیْ اللّٰهُ وَمَنْ اِذِیْ اللّٰهُ قَبْلُ**  
**مَثَلُ اَنْ یَّاخُذَ سَوَآءُ التَّرْمِذِیِّ۔**

بیٹھے میرے اصحاب کے بارہ مین خدا سے ڈرو اور انکو برا نہ کہو  
 اور میرے بعد میرے اصحاب کو تیرون کا نشانہ بناؤ۔ میری  
 دوستی و محبت کے وجہ سے انکو دوست رکھو اور جسے بغض رکھا  
 میرے اصحاب سے تو گویا اوسنے میرے سے بغض رکھا اور  
 جس نے انکو ایذا دیا گویا اوسنے مجھے ایذا دیا اور جس نے مجھے ایذا  
 دیا گویا اللہ کو ایذا دیا اور جس نے اللہ کو ایذا دیا قریب ہے کہ  
 وہ عذاب خدا میں گرفتار ہوگا۔ حضرات اس حدیث سے ثابت  
 ہے کہ جو رسول اللہ کا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے  
 خدائے تعالیٰ تمام دیندار بھائیوں کو ہدایت دے کہ نفیست  
 کو دلون سے دور کریں اور فروعیات پر نظر جمالت نہ ڈالیں  
 اور اصحاب باوقار سے محبت پیدا کریں جس میں خوشنودی  
 خدا اور اوسکے رسول کی ہے۔ اے دیندار بھائیو جس سے  
 اہل بیت خوش رہیں ہم کو چاہئے کہ ہم بھی اوس سے خوش اور  
 راضی رہیں۔ سبحان اللہ مومنوں جیسے ہمارے سرکار و عالم  
 سلطان دارین ہیں ویسے ہی اونکے اصحاب کبے حامی دین۔

اصحاب بھی خدانے دے ایسے تقار	محشر تلک رہیگی وفا جنگی یادگار
راہ خدا میں کہتے تھے جان اپنی سب	اک اک انہیں عاشق صادق کرم شعا

	دل سے مطیع حکم حبیب الہی ہے پروا نہ جمالِ شہِ دینِ پناہ ہے	
دی حق نے جس کو بعد نبی سب سے پہلی تہی ختم جس کی ذات پہ محتاج پروری		اول وہ پشت تکیہ سدا پیہمی پہونچکا اوس کے فیض کو کیا ابر غاوری
	بھیجہ وہ ہے جس کا تذکرہ قرآن میں آیا ہے جسے خطابِ ثانیِ اثین پایا ہے	
خورشیدِ آسمانِ کرامتِ سراجِ دین مسندِ نشینِ شرعِ نبیِ معذرتِ یقین		سلطانِ دینِ پناہ کے دستورِ اولین رُکنِ رُکینِ بارگاہِ شاہِ مُسلین
	مقبولِ بارگاہِ خدائے قدر ہے لو کیوں نہ ہو وہ کس شہِ دینِ عزیز ہے	
تہی باعثِ ترقیِ اسلامِ جس کی ذات جز ذکرِ حقِ زبانتے نکلی کچھ اور بات		وہ دوسرا وزیرِ شہِ معدنِ صفات جب ہاتھ اٹھایا کفر سے دنیا پتہ ری
	خود گم رہا رضا کے خدا اور رسولِ سین رکھا قدم نہ بھولے راہِ عدولِ مین	
اسلامِ لائیکِ جو سنی آپ کی خبر مانندِ سید کا نیتے سیدِ نبیینِ شہِ جگر		اللہ کے رُعبِ دیدہ حضرتِ عمرؓ ہیبتِ سمائی کا فردِ نکلے دِلینِ سقد
	کہتے تھے اس حالِ ہمارا سقیم ہے	

	اب صورت خرابی دین قدیم ہے	
مسجد میں جمع کبھر نماز اہل دین ہوئے فرمایا کیا مشرف دین تم نہیں ہوئے		جس روز آپ داخل دین ہوئے آہستہ سے اذان چوکھی خشکین ہوئے
	نام خدا و نام نبیؐ لو پکا رک رک اب تمکو کسکا ڈر ہے اذان دہا کر	
حیران شکے ہو گئے سارے وہ بدگمان آگے تو اس طرح کا طریقہ نہ تھا بھان		اوس وقت دی کسینے چولکار کر اذان کہنے لگا بھم یہ گروہ منافقان
	اب ایمان قریب کا ایمان ہو گیا لوگو عمر یقین ہے مسلمان ہو گیا	
تعریف عدل آئینہ سکتی بیان میں اتک ہے اوسکی تیغ کی جہنکار کان میں		حسرت وہ جسکا شہر ہے اتک جہان میں کافر بھی اوس لیر کی کتے تھے سانپ
	روم و عراق و شام میں سگہ شہا دیا ساگر جہان میں دین کا ڈنکا بجا دیا	
بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		
شرح اون معجزات بابر کات کی چوکی آنجناب مستطاب سے ظاہر ہوئے۔ اگر خطوط امواج قلم اور سیاہی اس بحرین اور صحن آسمان صفحہ		



قرطاس ہوا مکان نہیں کہ عشرتیں کہی سے لکھا جائے۔ ادنیٰ یہ  
 ہے کہ ہنگامِ رشتہ آبرائے سربارک پر سایہ کرتا تھا۔ اور  
 سایہ ہم مفاسد کا زمین پر نہ پاتا تھا ظاہر ہے ہر گاہ ذاتِ بابرکات  
 پر تو نور رب العالمین ہوئی ہو پس سائے کا سایہ انعکاس نہیں  
 ہو سکتا ہے اور فی الحقیقت وہ جمالِ جہان آرا آئینہِ تدرست  
 میں عکسِ نورِ احدیت تھا۔ پس عکس کا عکس محال ہے۔ اے  
 عاشقانِ خیرِ علی اللہ علیہ وسلم یہاں ایک لطیفہ مطابق پسند  
 صوفیان صافی مزاج کے اور بھی خیال میں گذرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 اپنے تین محبتِ آنجنابِ محبوبیت مآب کافر یا۔ اور محب  
 اپنے محبوب کی مثل و نظیر کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ ظنِ ذنی ظن  
 کافی الجملہ مماثل ہوتا ہے۔ کوئی پرندہ سربارک سے نہ گذرتا۔  
 اور مگس کبھی آپکے جسمِ مطہر پر نہیں بیٹھتی۔ معجزہ شوقِ القمر کا  
 اور گواہی دینا سو برس کے مردے کی آپکے سالیت پر۔  
 اور کلمہ پڑھنا سنگریزوں کا۔ اور شہادت دینا سوسمار کا  
 اور نگنا طاووس زرین بال کا حجر سے اور اور معجزاتِ صوری  
 و معنوی اور فضائلِ ظاہری اور باطنی۔ اس قدر مشہور و  
 معروف زبان ہر صغیر و کبیرین کہ کچھ حاجتِ شرح و بیان کی

نہیں۔ تاہم مشتے نمونہ از خروار سے کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

روایت ہے کہ ہم کو چشموں کے حق میں۔ عین سرمے بصارت ہے کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ ایک شخص قوم یہود سے تھا۔ کہ اوسکو قبل از سوال ایمان۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عداوت تھی۔ سراسر ایام جہالت کی جہالت تھی۔ سردار ووجہان سے سیاح لامکان کو کتر اور حقیر جانتا۔ اور اپنے کو دولت مند اور امیر جانتا تھا۔ دماغ اوسکا شراب دولت سے مخمر۔ اور وہ خود نشہ بادہ نخوت سے چورتھا۔

پاک ہو اقرار برب جہان	مثنوی	ہو انور آنکھوں سے اوسکے فغان
بہ نخل عداوت شمرہ ملا		چراغ بصارت نے گل کر دیا
بہت کچھ کیا اوسنے علاج		مگر سب ہوا نامفید مزاج
وہ کہتا تھا کہ حقیر میں		بہت چاہتا تھا وہ دیکھنے میں
بظاہر وہ تھی باکے دین میں		پہنسی تھی قدیم اوسکی آئین میں
فدا تھی مگر شاہ لولاک پر		تصدق بدل مقدم پاک پر
شارعہ تھی وہ سرسبز		لگی کہنے اک روز سن آپ پر

طیب ایک آیا ہے اس شہر میں اگر دے تو اسد ہم اجازت ہے جو ہو جائیں نورانی آنکھیں سر	نہیں مثل جسکا کہیں بھی نہیں تو اس سے دوا لاؤں تیرے لئے تو برائیں پھر سب مرادیں سر
--	---

یہ سُننے ہی اوستے کہا۔ کہ اے نور دیدہ۔ دیر نہ لگا جلاؤ  
اوس طیب سے وہ دوا باعث شفا لاکہ آنکھیں نورانی  
ہو جائیں۔ میری کور بختی پر اشک غم لوگ نہ بھائیں۔

ہوا جبکہ دختر کو اذن پدر اوٹھالائی وہ خاک زیر قدم لگائی جوہن چشم میں خاک پا	نشوی گئی پاس حضرت کے وہ دوڑ کر نکل جائے تاباپ کا خار غم خدا نے کیا نوراون کو عطا
---	--

جب کہ اوستے خاک پائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
شفائے کامل پائی یعنی۔ اندھے آنکھوں میں بنیائی آئی۔  
کمال متحیر ہوا اور اپنی لڑکی سے پوچھا کہ۔ اے لخت جگر۔  
نور بصر۔ سچہ بتا ایسی دوائے مجرب کہاں سے میسر ہوئی  
جو باعث اعادہ نور بصر ہوئی۔ اوس حکیم حاذق کا نام کیا ہے۔  
جس نے مجھ کچل الجوا ہر تجھے دیا ہے۔ دختر نے کہا۔ اے پدر۔

خدا کا رستہ جلوہ ظاہر ہے ادب سے سر کو جھکا جھکا کر  
مثال نقش قدم بنو تم غرور پرستی گرا کر اگر

ذرا تو دیکھو ذرا تو سوچو خود ایسے دلوں پہلا پہلا کر  
 سوا خدا کے نہیں ہے کوئی خدا سے ذرا تو خدا خدا کر  
 رہی ہے حاضر وہی ہے غائب وہی ہے باطن میں ہے ظاہر  
 نواسہ چو کہتا ہے میں ہوں میں ہوں میں ہوں کیونچا حیا کر  
 دھڑکنے لگا۔ اے پدر۔ کیونکر اوس آفتاب سپہر نبوت۔  
 اختر برج رسالت کا نام زبان پر لاؤں۔ کہ وہ رہ رہ رہ رہ  
 دین حسین شمع شبستان حق الیقین ہیں۔ بقول مولف۔

<p>سی کہتا ہوں میں اپنے تھیں          جو دیکھا تم کو بس دیکھا خدا کو          کہ تو صیف جسکی حق تعالیٰ          کیا محبوب اپنا جسکو حق نے          تمہارے ہجر کا ہے در کیسا          ذرا تو اس دل ویران میں آؤ          جگہ تھوڑی سی پاؤں یا الہی</p>	<p>عیان ہے نور حق تیری جبین سے          حدیث من رآنی ہے تمہیں سے          سنا اوسکی زب کیونکر مجھ کہیں سے          نہ کیون یوسف تجھ کو ان احسان سے          ذرا پوچھو مرے قلب خرب سے          مکان آیا ہوتا ہے کلین سے          پے دفن مدینے کی زمین سے</p>
---	---

گنہ تحقیق کے کیونکر نہوں عفو  
 محبت ہے شفیع المذنبین سے

اسے پدر۔ اصل یہ ہے کہ جسکا تحم بغض تم نے۔ اپنے مزرعہ دین

یو رہا ہے ۔ اوس پر کہ قدم مبارک کی خاک سے نہ تمہارا ہمارا قصہ کہو یا کہ  
 نقیب پاک کا اور کاشف مع الغائبین ہے ۔ اور نام قدیم راہ نگار خاص  
 رحمت راغابین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔

ہر اکا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگوچی | شرب کو چلو سناوریا من پیارا لاگوچی

گو کہ پر نور سہاؤ نام من پیارا لاگوچی

بانگی چترن سرنگین انکھیاں گہو کرواں | مکہ بیان رنگیلے رنگ دراز دیکھ لال گلاب

چہ چہ منجیل جو مست ہوا نام من پیارا لاگوچی

آپنی طالبی آپنی مطلوب آپنی گل خندان | امہری احمد آپنی احد آہنی سبحان

سونہا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگوچی

امہریب اور آپنی رہ ہے آپنا رحمان | عین ادھار دیکھہ نظر میں یک فانیب

سونہا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگوچی

نجم کا سحر اسبحان کا کہنا اور درود کا | حور و ملائکہ گاوین بجائیں محمد جی کا دوا

آج رنگ چوہے صل علی من پیارا لاگوچی

چاوسکی ہم دیکھنے جا میں شام پیا دیار | لولاک لہا کا چتر ہرجی بنے محمد سردار

گو کہ پر نور سہاؤ نام من پیارا لاگوچی

کنج خفی کا اٹھائے پردہ دیکھہ احمد کی شان | آپکی صورت آپکی سیرت نظر ثری ہر آن

سونہا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگوچی



<p>وہ پہلی جوانی کے لئے راحت دے گی          یہ کہ یہ نہ کرے نہ کرے نہ کرے نہ کرے          نہ کرے نہ کرے نہ کرے نہ کرے نہ کرے          نہ کرے نہ کرے نہ کرے نہ کرے نہ کرے</p>	<p>صبا بکھری بچل تو سوئے محمد          مہو مہر بن عکس روئے محمد          ہدایت تہ امت کی خوئے محمد          عیدوئے خدا ہے عیدوئے محمد          الہی نظر آئے روئے محمد</p>
<p>تو تازہ پارخ عداوت سے تدرت          جو یہ کہ تہا اسے فوضوئے محمد</p>	<p>تو تازہ پارخ عداوت سے تدرت          جو یہ کہ تہا اسے فوضوئے محمد</p>
<p>کہا تک کروں اونکی خوبی بیا          انہوں نے زسیر نام نہائی کو          کہا اپنی دہشت سے غم میں          نوشتا پد مصلح محمد ہوئی</p>	<p>وہ ہیں باعث خلق ہر دو جہان          قدیمی عداوت سے ہر اپنا دہن          یہہ کیسا غضب آہ تو نے کیا          خلاف طریق ابو جد ہوئی</p>
<p>لڑکی نے کہا بقول مولف۔</p>	<p>لڑکی نے کہا بقول مولف۔</p>
<p>دل میرا اوسکا مبتلا ہے          احسانہ احد کچھ بدل ہے          بیشک تو حبیب کیرا ہے          فاصد کھدے نبی سے جا کر</p>	<p>شید جسکا خدا ہوا ہے          گو پردہ میم میں جہیا ہے          کل میں ترے نور کی ضیا ہے          عاشق تر اجان کہو رہا ہے</p>

و کہلا دو مجھے جمال انور  
 لَوْلَا لَمْ تَخْلُقْتَ الْاَفْلَاکَ  
 و دلیل ہے تیری زلف کی شان  
 سر و اثر سے زلف عنبرین کا  
 اسے شاہ بغیر وصل ترے  
 یثرب کو میں کیونہ سیر جاؤں  
 اب سوئے مدینہ حل ہو اید  
 کر مجھ سپہ کرم کی یک نظر تو  
 منظور اگر ہے نذر میری  
 جز تیرے بناؤں کسے شایا  
 معراج کی شب ملک تھے گویا  
 آتی تھی صدا یہہ لامکان سے  
 کیا کر سکے آفتاب محشر

سرور ہی دل کا مدعا ہے  
 نازل تری شان میں ہوا  
 توصیف میں زکریاؑ افسوس ہے  
 بیحد سر میں پر کیا ہے  
 اب دل نہیں میرا اتنا ہے  
 بلو آنا مجھے شہر ہدا ہے  
 کیونہ ہند میں عمر گہوارا ہے  
 حاضر ترے در پہ بیوا ہے  
 حاضر ہے یہہ جان پہلے مرا  
 نعلین سے عرش پر گیا ہے  
 آتا وہ حبیب کبریا ہے  
 آجا تو حبیب پردہ کیا ہے  
 سر پر مرے سایہ آپکا ہے

اعمال زبوں سے اپنے بھینق  
 کھٹکا مرے دلبین حشر کا ہے

پھر باپ نے بیٹی سے کہا -

مشنوی



تجھے جان سے جاتا تھا غریزہ	کیا پاس میرا نہ اسے بے خبر
میں اس سے تو اندھا ہی متلاش	بلا سے نہوتی اگر کچھ شفا
نکا اون میں آنکھیں پھری تھلا	لگائی جن آنکھوں میں ہے خاک کیا

الغرض اس نے خاک کی جہالت دیدہ بغض و عداوت میں چھوٹی  
اور بے تکلف چھری مسکا کر اپنے آنکھوں میں بہونکی جون ہی چھری آنکھوں سے  
دور کیا حق تعالیٰ نے اون آنکھوں کو نور علی نور کیا دوسرے بار  
پھر اس نے دیکھا نہ بھالائے تامل آنکھوں کو چھری سے نکالا۔

### بیت

عجب رت حق ہوئی آشکار	وہی نور او نکار بار بار قرار
----------------------	------------------------------

تنبہ وہ یہودی نے غصہ میں آکر دیدہ و دانستہ متواتر سات بار  
زخم پر زخم لگایا۔

### مثنوی

لگاتا تھا وہ تو چھری پر چھری	ترقی بھیاں ہوتی تھی نور کی
کہا بات غیب نے بچھ پکار	نکالے جو تو آنکھیں بھٹا دبار
نہ کم ہو گیا نور او نکا کبھی	لگی اون میں ہے خاک پاک بنی

پس بھند اسے عبرت فرا سطر نہایت شرمین ہوا۔  
اور بدل موقہ جناب سید المرسلین ہوا۔ اور کمال عجز و

انکسار کے ساتھ عالم بنجودین سے عرض کیا۔

<p>ہم گرچہ نہیں لایق دربار تمہارے          اچھی رہیں نزدیک برجائیں مگر          زندہ کو تو مردہ کریں اور مرد کو زندہ          یوسفؑ کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا          مقتل میں جو آؤ تو نہ لو ماتہ میں شہر          ہم ایک نہیں تیر نہ کہے ترے جی</p>	<p>مشہور راز ہیں بندہ بصر باز رہا          گل میں تو تمہارے ہیں و گویا تمہارے          ہیں دونوں جفت ہونے اظہار ہمارے          یوسف سے ہزاروں ہیں خریدار ہمارے          بس کرتے ہیں دوا برو خیر از ہمارے          بہتر سے ہیں ان چشموں کے بیمار ہمارے</p>
---	---

خاموش نہیں قابل محفل ہے کس بازار  
 رہنے دوا سے بس پس دیوار ہمارے

بعد یہودی نے بیٹی سے کہا کہ اے نور دیدہ - مجھ کو اونٹنیے پاس  
 لے چل جس کی خاکِ پانے میرا عارضہ چشم کہو یا ہے پس بیٹی نے جواب  
 دیا کہ - اے پدر ایک طرح سے آپ کو وہاں تک لیجانے کا  
 اقرار کرتی ہوں - بشرطیکہ تم میرا کہنا منظور کریں - یعنی کبر و  
 غرور اپنے دل سے دور کریں - اور طوقِ عداوت اپنی گردن  
 سے نکالیں اور حائلِ محبتِ نبی اپنے گلے میں ڈالیں پس وہ  
 یہودی باشتیاق قدم بوسی آنحضرتؐ لے چین اپنی لڑکی سے  
 مخاطب ہو بقول مؤلف کہا -

## قصیدہ

<p>سچے در پر حضرت کے جاتے تنگی  سیحانی اونکو دکھاتے تنگی  جمال مبارک دکھاتے تنگی  سرخ تاشگی کو بجاتے تنگی  مرے دل کی بستی ہے رست ویرا  بچھایا ہے فرش اپنے آگہو کا سین  سے مرآت وحدت جبین تنفا  شفیع الورا آپ کا ہی لقب ہے</p>	<p>جو حالت ہے اپنی دکھاتے تنگی  مین مرتا ہوں مجھکو جلاتے تنگی  جو روتے ہیں اونکو نہساتے تنگی  مجھ جام وصلت پلاتے تنگی  اوسے آپ بس کر بساتے تنگی  حضور ابوت شریف لاتے تنگی  دکھا کر خودی کو مٹاتے تنگی  قیامت کے دن بخشواتے تنگی</p>
---	---

گنہگار گرجے ہے تحقیق لیکن  
جہنم سے اوسکو بجاتے تنگی

آخر الامر یہودی نے کہا اے بیٹا برائے خدا جس طرح تیرا جی چاہے  
لیچل میں حاضر ہوں تیرے کہنے سے نہیں قاصر ہوں -  
تقول مؤلف -

<p>فد لیچاؤ نہیں کیا احمد مختار کے پاس  زندہ جب تک ہوں جلا مجھکو نہ کچی آقا  جنگ درک ہیں اسکا چہانکے سلطان</p>	<p>جان نثاری کے سو اکیچہ نہیں نایا کے پاس  سایہ طرح رہوں آیکی دیوار کے پاس  رہنا لازم ہے مجھ پر ایسے ہی سرکار کے پاس</p>
--	--

<p>جاتا ہوا شوق شہادتیں میں تلوار کے پاس  نہیں ہیں ہونہرہ ابرو خمدار کے پاس  دفن مجھ بیل شیدا کا ہو گلزار کے پاس  جس گاہ ہی باد صبا آئیگی مجھ زار کے پاس  لے چلے باد صبا احمد مختار کے پاس  جس طرح قافلہ ہو قافلہ سالار کے پاس  شہر مساری ہے فقط تیرے گنہگار کے پاس</p>	<p>جب سے ابرو کا تمہارا کین ہوا ہوا شوق  ایک جا تیرا کمان مجھ کو نظر آتے ہیں  کو چہ احمد مختار کے قربت میں ہو قبر  لیکے جائیگی مدینے کے طرف صورت گاہ  فرقت گل میں مرا بیل دل ہے بیتاب  یوں پیر کے قرین خیر میں آست ہوئی  جب خدا ہو چھپکا کیا لایا اکبر و نگاہی</p>
---	--

خیرین وعدہ بخشش کی وفا کو تحقیق  
جاؤ گا دور کے میں صادق الاقرار کے پاس

جب بڑی نے دیکھا کہ - اپنے باپ کے دل پر تیرے عشق محمدی کا رگڑ  
ہوا ہے - لے چلنے پر تیار ہوئی - یہودی نے کہا کہ - اسے سخت جگر  
اگر جس جناب اقدس میں اس طرح کا جانا باعث افتخار ہے - پہلے  
میں سے اپنے اتھ بندہ ہوا لیا - پھر تلافی باغات کی عذر خواہی  
کہتے ہیں کہ - یہودی نے کہا کہ - اسے سخت جگر  
کہتے ہیں کہ - یہودی نے کہا کہ - اسے سخت جگر

## قصیدہ

<p>فنا عشق ہی میں ہوا چاہتا ہوں  وصالِ رسولِ خدا چاہتا ہوں  فقط مصطفیٰ سے ملا چاہتا ہوں  ترے در کی خاکِ شفا چاہتا ہوں  میں کب تجھے کوئی دوا چاہتا ہوں  یہی تو میں صبح و مسا چاہتا ہوں  میں قطرہ سے دریا ہوا چاہتا ہوں  جو توصیفِ زلفِ تو چاہتا ہوں  یہی تجھے بادِ صبا چاہتا ہوں  مدینے میں اپنی قضا چاہتا ہوں  میں قربانِ تمیر ہوا چاہتا ہوں  میں ہر وقت تیری رضا چاہتا ہوں  میں دامنِ میں تیرا چاہتا ہوں</p>	<p>تلاشِ وجودِ خدا چاہتا ہوں  نہیں اور کچھ میں دنا چاہتا ہوں  نہیں دین و دنیا کی خوشی چاہتا ہوں  تیرے سحر سے دق ہوں شکِ سجا  مسیحائے اوصالِ کاف کی ہے چھو  زیارتِ میسر ہو کیسو بیخ کی  یہی اشک کہتا ہے پھر نیل میں  سیاہی کے جا کرتا ہوں شکِ لعل  سو نگہا دے تو اس گار کی برائی کو  نہ مٹی خراب سے کن میں تیرا بار  خدا کے لئے جلد چھو بلا لو  مصیبت کو راحت سمجھا ہوا  دکھائے جو خورشیدِ عشرت حرارت</p>
---	--

میں روضہ یہ تحقیق حضرت کے جا کر

قصیدہ یہ اپنا پڑھا چاہتا ہوں

منوچہر پوچھے نہ تھے کہ وہاں جبریلؑ فرمانِ ربِ جلیلِ خدمت

با برکت رسول الثقلین نبی الحرمین میں حاضر ہوئے ۔ اور اس طرح  
منظہر ہوئے کہ ۔ یانی الوڑا شفیع دوسرا ۔ آج دشمن آپ کا  
دوستدار ہو کر ۔ اپنے مذہب باطل سے بیزار ہو کر خدمت  
شریف میں ۔ آئیگا آپ پر ایمان لائیگا ۔ اس اثناء میں وہ  
یہودی اور اوسکی دختر ہر دو در دولت پر سرکارِ دو عالم  
حاضر ہو کر پیشانی کو درِ اقدس سے ملتے تھے اور یہ عرض کرتے  
تھے بقولِ ضامن ۔

### قصیدہ

دکھاؤ مجھ کو جمالِ اینا میں جان بلب ہوں یہ نہ ٹال کیا  
یہ خاکساروں سے رنج کیا ہے یہ سوسو ملال کیا ہے  
کمانِ ابرو پہ تیغِ خونی قضا ہے قبضہ میں اونکے قاتل  
تمہارے ابرو کے آگے سحرِ فلک پہ روشن ہلال کیا ہے  
لگا ہے جہنجاں میری جانکو میں بچ کہا تا ہو مثلِ سنبھل  
کہ قید کر نیو مرغِ دل کے تمہارے زلفوں کا جال کیا ہے  
تمہارے قدموں پہ دم ہی نکلے ہی تمنا ہے غمِ دیوان کی  
جو بادشاہوں کا وصل ہے فقیر مسکین جہاں کیا ہے  
اسٹاندر تو اپنے مجھ کو میں تیرا عاشق ہوں جان سے لگا

نہ پہوڑ جاؤنگا تیرے در کو کچھ دل میں تیرے خیال کیا ہے  
 تمہارا رخسار حق ناما ہے یہہ آئینہ ہے جمال حق کا  
 کہ جس نے دیکھا ہے تلو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے  
 یہہ دلین حسرت ہی لے چلے ہم زبان پہ اپنے یہی شکایت  
 کہی نہ پوچھا کہ تیرا ضامن ہماری فرقت میں حال کیا ہے

الغرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے او کو موعہ تمام اونکے  
 عزیز و اقارب کے مسلمان کیا۔ شرف بہ ایمان کیا۔  
 سبحان اللہ اے مومنو کیا رحمت حضرت خیر الانام ہے کہ  
 ہدایت خاص و عام آپ کا ایک ادنیٰ سا کام ہے۔ ہر چند  
 کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہم جنس ہیں لاکن  
 ایک زمانہ آپ کا جو شیدا ہے اس میں کیا بہید اور کیا انحراف  
 بقول مولف۔

<p>لا کہوں ہزاروں جن جو فدا ہوئے ہیں          سُننے ہی نام پھر کیا دل میرا و سرف          یوسف کا حسن اور یحییٰ کا کیم          نور خدا کو لائے زمین پر اوتار کے          کس نے سے کہہ سکیں کہ وہاں حال</p>	<p>نور جاں پاک میں جلوے خدا ہیں          دیکھو کرشمے کیسے بچہ قبل نما کے ہیں          بچہ سا رنگ لائے ہو مہ طفلی میں          نیلے تو خاک کے ہیں رنگیں لائے میں          ہر گہا ہی آنکھ سے خیرم و ظالمین</p>
---	--



بخشش گایانہ بخشش گایانہ بخشش گایانہ  
 باد صبا کھترے ہمراہ ہم چلین  
 ایمان و عمل نیک میں توفیق کی بسر  
 منکر نکر دیکھے جو پر نور ہے لہجہ  
 قلب و جگر کو میرے بعد شوق یا نجی  
 ہو توشو اس تا ویلے ان جانِ مضطر  
 بخشش جاری ہوگی جو کہدین ہمد آ  
 ارض و سما پہ آتی تھی ہرمت یہ

دنیا کے کاروبار تو حریف جو اسکے ہیں  
 باز و پیاں بکریے بڑے پتھار کے ہیں  
 پھر دوسری حرف خاص مریدانے ہیں  
 لہجہ چلے غلام بھیہ بدرالہجہ ہیں  
 کیجے نشانہ صید بھیہ تیرنگہ کے ہیں  
 وابستہ بھیہ سبھی نی لافِ سنا کے ہیں  
 خاتمِ اُٹھانے و آخری کفشن کے ہیں  
 مہادیو کھوج محمد خدا کے ہیں

تحقیق بخشش گایانہ فیضِ تناسل سے تو  
 اعمالِ بلوں تو سب لائقِ سزا ہیں

### بیانِ معراجِ شریف

اسے گدایانِ گوئے احمدی و طالبانِ روئے محمدی افضل تر  
 مقامات اور بزرگ تر حالات معراجِ شریف کے ہیں۔  
 جانو اور آگاہ ہو کہ بارہویں سال نبوت سے حضرت محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا۔  
 اور مفسرین اور اربابِ تواریح نے اس مقام میں لطائف  
 عجیبہ اور نکاتِ غریبہ لکھے ہیں۔



اَوَّلُ نَجْمٍ هُوَ كَيْفَ جَنَابِ بَارِي عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَفُوجْ بِأَقْوَمِ مَعْرَاجٍ مِنْ  
 حُكْمَتِ بَحْرِ رُكْبَى سَبَّحَ كَيْفَ جَنَابِ بَارِي عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَفُوجْ بِأَقْوَمِ مَعْرَاجٍ مِنْ  
 فُطَابِ هَوَاكُمُ (وَأَذْ قَالَتْ لَهَا الْمَلَكَةُ إِنِّي جَاعِلٌ  
 فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) يَنْبَغِي كَيْفَ تَبَرُّعَ رَبِّ نَفْسَتُونِ كَوْنِ  
 كَيْفَ كَوْنِ بِنَانَا سَبَّحَ كَيْفَ جَنَابِ بَارِي عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَفُوجْ بِأَقْوَمِ مَعْرَاجٍ مِنْ  
 عَرْضِ كَيْفَ جَنَابِ بَارِي عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَفُوجْ بِأَقْوَمِ مَعْرَاجٍ مِنْ  
 فَسَبَّحَ بِحَمْدِكَ وَفَدَّكَ مِنْ لَدُنْكَ ۝ - یعنی - کیا رکھیں گے  
 پرورگار اوسمین اوس شخص کو جو فساد اور خون ریزی  
 کرے - ہم ذکر کرتے ہیں تیرا اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات  
 اور خوبیوں کو - جنابِ احدیت جل شانہ نے جواب  
 فرمایا - (إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝) یعنی مجھ کو  
 معلوم ہے تم نہیں جانتے -

یہ اشارہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ باوجود  
 یعنی اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ - تم اولادِ آدم کو مفسد  
 اور تباہ کا ٹھہراتے ہو - مگر ہمارے پیش نظر اوس کا فرزندِ احمد  
 حبیبِ کرم رسولِ معظم مقصودِ آفرینشِ مجدد ہزار عالم کا ہے  
 اے ملائکہ اگر آفرینش اوس محبوب کی مجھ کو منظور نہ ہوتی نہ پیدا کرتا

مین زمین اور آسمان کو۔ جب آواز ہمت سرور کائنات  
 خلاصہ موجودات کا۔ عرصہ گاہ ملکوت میں بلند ہوا۔  
 تمام ملائکہ مشتاق زیارت ہوئے اور جناب احدیت میں  
 دعائے مانگے کہ اے خالق بے چون و بے چرا ایک روز ہم کو بھی  
 دولت ملازمت سے اوسکے مشرف کر۔ دعا اونکی مقبول  
 بارگاہ وحدہ لا شریک ہوئی۔ سبحان اللہ و سنون انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا عجب ذات مقدس ہے۔  
 بقول نابینا۔

برکت ہے گل ہے اور شجر ہے تو	شاخ ہے تخم ہے شمر ہے تو
گو ورا را الورا میں ہے پنہان	ہر جہت میں عیان کر ہے تو
لحم مضار میں ہے نے میں بغیر	بزم رندان میں ہے خطر ہے تو
شوق پروانہ میں ہے شمع میں	کچھ ادھر ہے تو کچھ اور ہے تو
دیرین ہرمن حرم میں شیخ	کفر و ایمان کا رنگداس ہے تو
سکے کسے کسے	اسے کسے کسے

<p>پیر در آید اسے نہ دلائی نہ ملنی          پیر در آید بندہ سے اختیار          پیر در آید سے ستھ ازاری نہ</p>	<p>بندہ تو باہر از این انتخاب          بادل پر ز رو چشم شکلیار          معذرت خواہ گناہ امتنان</p>
<p>پیر در آید اسے نہ دلائی نہ ملنی          اسے نہ دلائی نہ ملنی</p>	<p>پیر در آید اسے نہ دلائی نہ ملنی          اسے نہ دلائی نہ ملنی</p>
<p>آریہ حضرت علی احمد علیہ وسلم کا یہ حال تھا بھان          اصحاب نبیا را ورجہ خدمت گذار تو اس شمع جمال          پیر پر وانیہ دار شیفٹہ اور تشار تہ آ حضرت صلی اللہ          علیہ وسلم کو مثل مس پہار وہ بادل میں چپا ہوا پاکر ہر ایک          شوق دیدار اور طلب وصال میں عرض کرتا تھا۔          بقول مولف۔</p>	
<p>زار ہے دل چہر کے آزار ہے          تیر چہرانی لاگا ایسا دہر ہے میری چین</p>	<p>جا کے ملون سٹید ابرار ہے          دو نا تجھ دیکھ ہو رہو اکیسے گئے دن پتہ</p>
<p>پیر چو ذرا اس ننا چار ہے</p>	
<p>پیر چو ذرا اس ننا چار ہے</p>	<p>پیر چو ذرا اس ننا چار ہے</p>
<p>آپ ہی بلو او مجھے پیار ہے</p>	<p>آپ ہی بلو او مجھے پیار ہے</p>
<p>رحم کرو بلو کے ملو میں چہری ہوں گار</p>	<p>خون کی ندیاں بند لاکر میں رہے رہے</p>

ان کو میرے دیوانہ بنو دیا ہے	
آؤ دیکھیں کیا صورت ہے	اگرچہ یہ کیا چلی سچ کی
کیوں نہیں اطمینان دیتا ہے	
قبیلہ کیسی لیاؤ نہیں	میرے دیاؤں کو زرا وہ نورانی
پروہ آٹھ آٹھ رخسار سے	
ابو و ترکان آپ کے ہیں	دو با کبھی ہو وہ دم خستہ
زخمی سے دل بھر کر تلواریں	
پیکے مدوہ خستہ	دو با دیکھئے تو زمین کو چوہا
آنکھ لڑی سرس بیاڑ سے	
کشتی میری کھر گئی	دو با لطف و کرم احمد پیار
کوئی کہے احمد مختار سے	
احمد مرسل شافع	دو با لطف و کرم تو کے مولائے موکام
کہنا در حشر میں غفار سے	
کو کھالے است لاین	دو با میم کی گھونٹ لیکر نکلا
ذات نبی حق کے ہے انوار سے	
دل ہے عاشق ابڑ کا	دو با دیونہ جو چاہو دسکو حاضر ہے پیش خضو
قتل کرو ابڑ و خمدار سے	

شعر لیکر ماتھین کرتی زینت کی یاد دہنا من میں ہے ہر جسم سے نکال دی مراد

اودھ ہون سائین کے دربار سے

قصہ کہانی دنیا کے بین سار امر فضول دونا لکھتے تحقیق اچھے خدا و رحمت نبی رسول

راضی ہے دل ایسے ہی اٹھتا ہے

انقریب سے ملے تلاش شفیق محشر ایک صحرا کے جانب  
نکل گئے دیکھتے کیا ہیں کہ دور سے کوئی سوار چلا آتا ہے -  
سپہوں نے اوس سوار کے قریب جا کر کھا -  
بجول مسکین -

بیت

اے ترک سوار نواح عرب احمد نگری بتلا دینا  
کس رنگ میں ہے وہ حبیب مورا مجھے وانکی خبر بیان لا دینا  
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف خطاب کر کے -

رتیان سگر و پنت بہیویون رین گجاو و اپنی کیسی  
موت تم بن کلیان ناہین پرت کہی صورت اپنی کہا جاتا  
ہے رات اندھیری موج کٹھن لہراوت ہے یاد میں  
ہے کہوت بھاری محمد مہدی نیان پار لگا دینا  
کیون آئے تکیا بکر کے چلے وہ قول قرار کو سہلے

سب ہم تو بگاڑ چلے موزا نہیں دانت ہماری بناوینا  
 احوال کا کہ تھا اپنا جو تھا یہ نقش گنہ سیما ہوا  
 قمر بان تری شان عذاب کے سر حرف خطا کو مٹا دینا  
 بچھا چانکے تندیا لاگ رہی اس غفلت کے غماز میں  
 اب مودہ تو کچھ سُدہ بدہ رہی نہیں وقت پہ مچھو جگا دینا  
 ہے راستہ اندھیری نور کی شب کی سنگ نہ ساتی ہے یار  
 اوس پاک حبیب محمد کے عہد پہ جلد قدم سے لگا دینا  
 اب بند ہیں بچہ سیکھنا دن رات پڑھنا اور سنت  
 پاس اپنے بلا کر بھر خدا اور سے در و جگر کی دوا دینا

اور اوس سوار سے استفسار کیا کہ اسے سوار کچھ ہمارے  
 سردار کی بھی خبر کہتا ہے جنکا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہے۔ ہم بتلاش کرتے حیران و پریشان ہیں۔  
 سردار نے جب نام اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا سنا اوس نے سر جھکا کر کہا۔ بقول بندہ۔

### قصیدہ

ہیں کترین تہن غریب بندہ بتا سکون کیا نشان اونکا  
 خدائی اونکی ہے بس سچے لوقہ ان میں پڑہ لو بیان اونکا

ہیب خدائے اور سمیٹ کو چاہئے کہ تمامی مخزنات عالم  
 آگاہ ہوئے۔ ہر گاہ و زمان تمام روئے زمین کے اور سلطنت  
 مشارق اور مغارب و دنیا کی عنایت ہو چکی حضرت کو آسمان  
 بنا کر خاصیت تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا۔ اور علیہ  
 بہشت اور دوزخ کی سپرد ہوئی تاکہ رتبہ محبوبیت کا  
 ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جائے اور کوئی مرتبہ تقرب کا  
 باقی نہ رہے۔ بقول مؤلف۔

### خمسہ بر غزل محمد

دین و دنیا کی تحصیل جو تجھے طانی	اک ملک شوق سے کرتے تھے تری دینی
نہری ہے تری دانش بخدا پیشانی	یا بقی چہرہ زیبائے توشد نورانی

### در سینان جہان من تحت لائانی

انبیاء میں تو نہیں ہے کوئی تیر لائی	مشرق کی بخدا حق نے تری مہانی
جتنے اوصاف ہیں تجھ میں ہیں جلالی	نئے ملک تور و پری نے تو مہتابانی

### ہستی از نور خدا اگرچہ کل لسانی

روشنی کیہ لہر ہو دنیا میں گایان جہا	نیل خوشید کے ہے آپکار و شن جہا
مدعا ہے یہی لاکرے اسے شاہ ہدا	گریسہ شود جلوہ تو در رویا

### ہستی از نور خدا اگرچہ کل لسانی



<p>استقدربو جو گنا ہو کر اسے بھاری رحمت حق کا سہارا بن کر اتر دیا</p>	<p>تو سیکر ان بھائیوں سے جو تو کریمہ تیرے لئے اقامت بنا دیا</p>
<p>چرخہ یا شہزادہ درویش</p>	<p>چرخہ یا شہزادہ درویش</p>
<p>نیم جان چھو کر کئے دیار پیہ درویش موت سے گھر پہنچ کر لب بھاری</p>	<p>بندہ زبیر بن عباس بڑا پتھر موت سے گھر پہنچ کر لب بھاری</p>
<p>سارے قہر ماحد اگر تو مشائے</p>	<p>سارے قہر ماحد اگر تو مشائے</p>
<p>عشق کے مدرسہ میں پرہیزگار بنی تیرے دیدار کا مشتاق بنی</p>	<p>شکستہ بنی الفیضہ کا شیر اس نے لطافت قمر بطلہ جانب پر بنی</p>
<p>شوق دیدار چہ گویم چو نوینی دانی</p>	<p>شوق دیدار چہ گویم چو نوینی دانی</p>
<p>یک نیا کعبہ ہے ابروے نزول داؤ دیکھ جسکے ادا ہوتا ہے حج اکبر</p>	<p>بے ہی فکر کہین دیکھ لون اوٹلو اکبر گریتیم بہ سوئے نضیر ابرو سے در</p>
<p>جان تصدق بکنم بہت ہیں قربانی</p>	<p>جان تصدق بکنم بہت ہیں قربانی</p>
<p>زندہ مرد کو تو کرتے تہ جناب عیسیٰ جملہ امراض سے دیتے ہو تمہیں سب کو شفا</p>	<p>در عصیان کا تدارک نہیں ادا ہو تا چشم تحقیق بسویت پے درماں شفا</p>
<p>حال امراض چہ گویم کہ ہمہ تو دانی</p>	<p>حال امراض چہ گویم کہ ہمہ تو دانی</p>
<p>تیسری حکمت یہ ہے کہ - قبل نزول (وَمِنَ الْاٰیٰتِ فَتَحَدَّ بِهٖ نَافِلَةً - کہ پنے رات کے بعض حصہ میں اوٹھ کر نماز نفل</p>	<p>تیسری حکمت یہ ہے کہ - قبل نزول (وَمِنَ الْاٰیٰتِ فَتَحَدَّ بِهٖ نَافِلَةً - کہ پنے رات کے بعض حصہ میں اوٹھ کر نماز نفل</p>



یعنی تہجد پڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نماز میں مشغول رہتے۔ اور کبھی خواب استراحت فرماتے۔ ایک رات باسباب ظاہری خواب میں تھے۔ ناگہان جبریل ائین حضور نبوی میں آئے اور بات تیاق دیدار عرض کئے۔ بقول جامی رحمت اللہ علیہ۔

خوش آنکہ وصال تو پیشہ شدہ باشد ریزم زمرہ اشکات مادہ کہ بشویم بایسج برابر بنم آنکہ سر من زین پیش کن سرکشی آماہ بدیش شد قامت من حلقہ دران فکر کہ لستم ہرگز بہ وفا باز گرے عہد بہ بندم	چشم بجال تو منور شدہ باشد گر غیر جمال تو مصور شدہ باشد دریائے تو با خاک برابر شدہ باشد زان لحظہ کہ آہم بفلک بد شدہ باشد در حلقہ آن زلف مغبر شدہ باشد گر خود ز جفا عہد بد بگر شدہ باشد
--	--

جامی مکن اندیشہ تبعیہ نیاید  
در حکم ازل سرچہ تقدیر شدہ باشد

کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ بعد سلام کے ارشاد فرماتا ہے۔

مثنوی

اے خداوند خواب تو نہیں دیتا  
ہر کہ رخصت نہاں نہایت

من فرستادم ترا از بھر آن گر تو پر دازی بخواب نیم شب گر بود طبع ترا میلان خواب اے محمد آ یہ رحمت توئی تو برائے زبرد و طاعت رفتی	تاشوی پشت و پناہ امتان کردم اینک امتانت را غضب از من آید امتانت را عذاب اے محمد شافع امت توئی یا برائے خواب راحت رفتی
--	---

رحمت العالمینی یا رسول  
کن برائے مغفرت سے قبول

الغرض جب یہ سب علیہ السلام امت کے اعمال نامے پیش کئے  
آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ گناہان امت حد شمار سے باہر ہیں  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول و سینہ محمروح اشک  
ریزان ایک غارتیرہ و تارین تشریف لیجا کے مین  
شبانہ روز سر بسجود ہو کر جناب احدیت مین  
عرض کئے۔

تار می نالید می گفت یا الہ میں نہ بردارم سر خود از زمین میں چنین می گفت می نالید تار بر در آمد اے خدا کے زوہر	تار نہ بخشی امتا نم را گناہ تا بروز شربا شتم این چنین با دل پرورد و چشم اشکبار بندہ فسرده دل آشفته حال
--	---

میں استدر زہن پس اسے واقف چھوٹکا اوٹکا پٹا لیکو  
 گمراہ تماشیاں کر لو کہ لامکان ہے مکان اوٹکا  
 نچین ہے میری مجال سمجھو تھانوں اوٹکا میں در لیکو  
 جسے ہو خواہش تلاش کرنے ہے عقل کل داریاں اوٹکا  
 نہیں ہے مجھ میں لیاقت اتنی کہ اوٹکا تیرہ کہوں زبانے  
 قسم خدا کی بخیر خدا کے نہیں ہے کوئی رتبہ دان اوٹکا  
 میں اوٹکا بندہ نبوت نہ کیونکر میں اوٹکا خواجہ کہوں نہ کیونکر  
 میں اوٹکا مفسد رکھوں نہ کہیونکر مطیع ہے وٹوچاں اوٹکا

ہاں میں یہ نہیں جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔  
 لیکن کسی چرواہے کی زبانی استدر معلوم ہوا ہے کہ ایک  
 غار تیرہ وٹا میں ایک شخص شبوروز زرار روتا ہے۔  
 اور نعرہ یا امتی یا امتی اوسکی زبان سے پیہم جاری ہے۔  
 اور اوسکے نالہ و گریہ سے جنگل کے جانور عاجز اور پریشان ہیں  
 بھائیک کہ چرائی سے باز ہیں۔ پس بھیہ سنتے ہی سیکے سب  
 اوس غار تیرہ وٹا کی طرف بے اختیار دوڑے دیکھا کہ حضرت  
 سید ابراہیم رسول پروردگار سر برہنہ زمین پر سر سجدہ ہیں  
 اور بے اختیار آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری ہیں ۔۔

بھانٹتک کہ محاسن شریف تمام آنسوؤں سے تر ہو رہے۔  
پھلے حضرت صدیق اکبرؓ نے قدم مبارک کس پر سر رکھ کر  
عرض کیا بقول مولف -

آپکے عاشقِ دلگیر کا رونا دیکھو یوں ہی چندے جو ہر گئی تری قوت زلف کا جیسے ہوا، سر سے سرین ہوا شوق دیدار میں پہلو نکلنا ہے دل تیغ ابرو سے تمہارے ہی ہوا، بے سمل سرتِ یاس میں ہمراہ بصرِ رخ و طال آپکے نام تہراتے ہیں سارے سلطان اوسکے پردہ میں آٹھ نہیں کچھ شکِ اصلا جبہ سائی در احمد کی پیسے جیے جیے	یا نبیؐ رہتا ہے یہ اشکوئہ ریا دیکھو میں میں رہے ہر شکل میں راجیہ اور دیکھو نیکے دشت میں پھر اگر رونا دیکھو لاکھ ہلاؤں میں نہایت ہی تار دیکھو ایسے کشمکش میں تیرے سر پہاڑ دیکھو کسکے عاشق کا پھر جاتا، جنازہ دیکھو کیا یہ سائیں رہے تیرے کچھ دیکھو میں احمد سے کہلا رہے ہیں بختہ دیکھو اسکو ہی کہتے ہیں قسمت کاوش دیکھو
---	--

شوق دیدار ہے گردین تمہارے تحقیق  
دلکے آنکھوں سے ذرا جلوہ نبی کا دیکھو

علیٰ ہذا القیاس حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت  
علیؓ نے بھی عرض کیا۔ بقول بندہ -

قصیدہ

سید اٹھنے اگر تہلو تہیا ناپنا یا سبھی بچر تہا رین بے جا تے ہیں لو جاری بھی بچر کچھ اوشہ عالی نیم اس نے مین رسوا عربی خلقی	ہم کہو کس سے کہا جی کے فسانہ ہو سکے اپنے سے کس طرح بچا ناپنا قدرت حق میں کہاں ہیں بچنا ناپنا سچہ کہتے ہیں کہی لاش لگانا اپنا
--	---

عرض بندوں کی سنو گے نہ اگر تم خواہ  
بچہ کہو کس سے کہیں جا کے فسانہ اپنا

یا رسول اللہ - آپ سجدہ سے سر اوٹھائی - اور اللہ ہم  
ہجرت زدوں کو اپنا جمال جہان آرا دکھائی - اور ہم نے  
جب قدر عبادت - اور ریاضت - کی ہے - آپ کی امت  
عاصی کو بخشی - فرمایا کہ - مجھ کو یہ بات محمد کے در دل کے  
واسطے دوا نہیں ہو سکتی - صحابیوں نے دیکھا کہ کسی کی  
التجا قبول ہی نہیں ہوتی - مجبور ہی جناب حضرت سیدۃ النساء  
فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس  
حال سے آگاہ کئے سیدہ زہرا نے ایک آہ سرد دل پر در  
کہنچ کر شوق دیدار پدر نر گوار میں یہ عرض کرتی چلن -

من موبن پیارے میرے بابا صورت اپنی دکھلا دینا  
بین صدقے کرونگی جان و جگر تم اپنے قدم دکھلا دینا

خبر وصل تھا، محمد علی حسین نہیں پاتا ہے ذرا  
 یکبار کہی تو کھڑا کھڑا اپنا بتلا دینا  
 اے شاہِ جہان محبوبِ خدا یکبار ذرا تم بھرتی  
 دکھلا کے مجھے صورتِ اپنی مستانہ اپنا بتا دینا  
 ہستی سے عدم کو جانتا ہے عصیان کا ہے سرِ بار گرا  
 کیونکر چھ کئے منتزل بابا تمہیں سہل مجھ پر چا دینا  
 دکھائیں اگر مجھ کو با قدموں سے لپٹ کر بولوں کی  
 صدمہ نہ سہوں کی فقت کا نزدیک مجھے بلو اپنا

جبکہ اوس غار میں پہونچیں بیقراری اور آہ و زاری سے غفل  
 کین کہ۔ بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان۔ آپ ذرا  
 سجدہ سے سر اوٹھائے۔ اور مجھ ہجرت زدہ کو۔ اپنا  
 جمالِ جہان آرا دکھائے۔ آپ اُمتِ عاصی کا کچھ غم نفاستے  
 قیامت کے دن آپ کی اُمت کے اعمال نیک کے پلہ میزان  
 حسن کا جامہ زہر آلود۔ اور غمخواری حسین کا پیراہن  
 آغشتہ بخون کفایت کریگا۔ حضرت غور کا مقام ہے کہ۔  
 جنتِ ریاسداری اور غمخواری ہم سیاہ کاروں کی جناب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور تھی اوسی طرح

عما جزادی کے بھی ملحوظ خاطر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ جان پدر  
فاطمہ بھی بات تو محمد کے درد دل کے واسطے دوا نہیں ہو سکتی  
جب دیکھا کہ پدر کے حضور میں کوئی التجا قبول ہی نہیں ہوتی۔  
تب تنگے سر ہو کر خداوند تعالیٰ کے جناب میں مناجات فرمایا  
خداوند امجد کنیز ناچیز فاطمہ پر رحم کر میرے باپ کی اُمت عاصی  
گناہوں سے درگزر اور سب کو بخشدے۔

### رُباعی

پس ندا آمد ز نیردان کاہنوں	من دعائے فاطمہ کردم قبول
گر طلب کردے زمین و آسمان	جملہ منی خشید مشدیر یک زبان

لاکن واسطے حصول مدعا کے۔ آپ کی ریاضت اور شب بیداری  
شرط ہے اگر سونم حصہ مغفرت اُمت کی منظور ہو تو۔ سونم  
شب اور اگر نصف اُمت کی بخشائش چاہو تو۔ ادھی رات  
اور جو تین حصہ آمرزش اُمت کی مطلوب ہو تو تین حصہ  
اگر تمام اُمت کی نجات مرکوز ہو تو تمام شب بیداری اور  
عبادت کیجی۔ چونکہ رحمت للعالمین کو تمام اُمت کی مغفرت  
منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی۔ دن رات  
اُمت عاصی کا غم کرتے۔ نہ شب کو چین نہ دن کو آرام تھا۔

تمام تمام رات دو رکعت نماز میں صبح کر دیتے تھے حتیٰ کہ پامبارک  
 ورم کر جاتے تھے۔ اور باوصفے بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ  
**مَا عِبَادُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عِبَدُ نَاكَ حَقَّ**  
**عِبَادَتِكَ**۔ یعنی نہیں پہچانے ہیں نے اللہ کو جیسا کہ حق  
 پہچاننے کا تھا۔ اور نہیں عبادت کیا اللہ کی جیسا کہ حق  
 عبادت کا تھا۔ حضرات اب غور کرنیکا مقام ہے کہ  
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نسبت  
**مَا عِبَدُ نَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ**۔ ارشاد فرمایا۔ پھر ہم  
 گنہگار بند و نکاح کیا منہ ہے جو اپنی عبادت کا دم بھریں۔  
**نَعُوْذُ بِاللّٰهِ** خدا ہی اپنا فضل کرے۔ اے بھائیو  
 اوسکے قہر سے ڈرو اور اوسکے احکام کی تعمیل کرو جس قدر  
 تمسے ہو سکے۔ پھر یہی اوسیکے فضل و کرم کے امیدوار رہو  
 تاکہ وہ اپنے فضل سے بخشے۔

نقل ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ بھائی جبریل کل مجھے ضرور ملنا  
 جبریل علیہ السلام نے وعدہ تو کیا مگر پابندی نہ ہو سکی۔ اوسکے  
 دوسرے روز جب تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے



جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ملائکہ میں بھی وعدہ خلافت کا طریقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں قربان ایسا تو نہیں ہے۔ لکن کل ایک بندہ مقبول گاہی کا انتقال ہو گیا تھا جس نے اپنے عمر کا ایک لحظہ تک یاد الہی و عبادت شائقہ سے غالی نگذاڑا تھا۔ بحکم الہی اوسکے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شامل تھا۔ اس لئے وعدہ پر حاضر نہ ہو سکا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اے جبریل ۴ لوح محفوظ کے طرف دیکھو جبریل علیہ السلام نے دیکھ کر عرض کئے کہ۔ یا رسول اللہ ۵ بارگاہِ احدیت سے حکم ہوا کہ اوس ہمارے مقبول بندے کو حاضر کرو۔ جب ملائکہ اوس کو حاضر کئے۔ اللہ جل شانہ نے حکم فرماتا ہے کہ لیجاؤ اسکو میں نے اپنے فضل سے بہشت میں جائے اسایش کی دیا۔ اوس مقبول بندے نے عرض کیا۔ یا رب العالمین میں دنیا میں تیرے احکام کی ہر طرح سے پابندی کی اور تمامی دنیا کی لذتوں کو اپنے پر حرام سمجھا ہر لحظہ اور پر آن اپنی عمر تیری یاد میں گزار دیا تاہم مجھ کو کیا تیرے فضل کی محتاجی رہے۔ حکم ہوا کہ۔ (اِذْ هَبُوا) جب ملائکہ نے نیلے۔ راستہ میں۔ اوسکو شدت کی تشنگی غالب ہوئی

پانی کا خواستہ نگار رہا۔ ابلیس لعین نے ایک جام لبریز آرا  
 دکھا کر کہا کہ پھلے مجھ کو سجدہ کر دے پانی نوش کر۔ اوس بندے نے  
 فوراً ابلیس لعین کو سجدہ کیا۔ اور پانی لیکر پیا۔ مگر اوس کی  
 تشفی نہ ہوئی۔ تسخلی سابق سے رشتہ قطعہ نہ کیا وہ اور بھی بڑ بگئی۔  
 دوسرے مرتبہ خواستہ نگار پانی کا ہوا۔ ابلیس لعین نے پانی  
 دینے سے انکار کیا۔ **عَاذَ اللّٰہُ** اوس بندے نے مشرک اور  
 مروود بارگاہ الہی ہو گیا۔ آخر الامر لاچار ہو کر پھر اپنے معبود  
 حقیقی سے التجا کیا۔

لطف گن سے مرہم افکار گان	مناسبات	چارہ کن اے چارہ بیچار گان
چارہ ماساز کہ بے یاوریم		گر تو برانی بگر وہ آوریم
جز در توقیلہ نہ خواہیم سخت		گر نہ نوازی تو کہ خواہد نواخت
قافلہ شد واپسی ما بین		اے کسے ما بی کسی ما بین

چون خجلم از سخن تمام خویش  
 بسکہ پیام ز بہ انعام خویش

سچان اللہ پھر اوسے رحم الرحیم کو اوسکے حال زار پر  
 رحم اگر ارشاد فرماتا ہے کہ اوسکو ہم نے اپنے فضل و کرم سے  
 بہشت میں جائے آسائش کی عنایت کی۔ اے دیندار

بہا پر۔ سلب اس بیان سے بچہ ہے کہ۔ ڈرو اپنے سے بڑے اور بڑے  
 قوت پر غصہ ہے۔ اور بچاؤ اور اس کے احکام کو چھوڑ کر فرار کیا ہے پھر  
 پیچھے ہٹے۔ فتنہ نماز۔ اور روئے موصیاء سے۔ اور نہایت دور  
 ج و زکوٰۃ۔ اور وحدہ لا شریک جانو اس کے ذات پاک  
 اور حق جانو اس کے رسول مقبول کو۔ اور ہر وقت امیدوار  
 ہوسے کے فضل و کرم اور اس کے رسول کی شفاعت کے رہو  
 اسے بھائیو اسمین کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہم کو ہنگامہ دہی شفاعت فرمائیں گے۔ اور ہم گنہگار بندے  
 آپ کی شفاعت سے نجات پائیں گے۔ مگر یہ کیونکر یقین مان لیا  
 جاسکتا ہے کہ آنحضرت ہماری شفاعت ضرور ہی فرمائیں گے۔  
 کیونکہ وہ خود ہمارے ان بد اعمالیوں اور خدا کی نافرمانیوں کی  
 وجہ ہم سے ناراض رہیں تو کیا عجب ہے۔ غور کرو کہ ہمارے  
 آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے حبیب  
 اور خاص بندے ہیں۔ اللہ جل جلالہ کے جو نافرمان بندے  
 ہوں کیا ہم کو یقین ہے کہ حبیب اپنے محبوب کے بے مرضی اس کے  
 نافرمان بندے کی شفاعت کریگا۔ نہیں نہیں۔

نہ بڑے درگے تا نخواہد خدا

اگر تیغ عالم بجنب زجا

شہر مشہور ہے جس کو پیا چاہیے وہی سہاگن - یعنی جس کو اللہ چاہتا ہے  
 اوس کو اوس کا رسول چاہتا ہے - اور جس کو رسول چاہیے گا  
 اوس کا اللہ چاہیے گا - بھر حال اللہ اور اوس کے رسول صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ممکن ہو راضی رکھنا ہم عاصیوں کا  
 کام ہے - تسبیح بھی اختیار بدست مختار ہے - ۵

اگر چہ تیرے لئے بہت شے تیار ہے  
 تسلیم خم ہے جو مزاج یا میں آئے

اللہ جل جلالہ جمیع و بنیدار بھائیوں کو ہدایت اور توفیق  
 سکھائے دے کہ اوس کے امر و نہی کے پابند رہیں - آمین ثم آمین  
 الفصحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ شبانہ روز کی  
 عبادت اور ریاضت شاقہ اختیار فرمائے - حاملانِ عمر  
 مصلیٰ اور مقربانِ ملائے اعلیٰ کا دل آنجناب کی ریاضت  
 و مشقت پر از حد رنجیدہ ہو کے - بارگاہِ ایزدی میں عرض  
 کیے کہ یا اے العالمین مجھ کی رنج و مشقت ہے جو تیرا محبوب  
 اپنی ہاستِ عاصی کے واسطے اختیار کیا ہے - پس یکایک  
 رائے رحمت موج زن ہوا - اور منور کُطہ واسطے  
 تسکینِ خاطر اوس شفیعِ اُمت کی نازل ہوا حکم پہنچا کہ -  
 طلبہ کارِ آموزش اُمتِ خطاکار - و اے غمخوارِ بندگانِ گنہگار

سمیٹے اسے۔ مہتمماں گناہان اُمت کے واسطے کہا تھا۔ نگاہِ اُمت  
ریاضتِ شائقہ اور شقتِ مشککہ کہ جس سے آپ کو تکلیف ہو۔  
اسے تلاشی اس درد و مصیبت کی ضرور ہوئی۔ آپ میرے  
پاس تشریف لائے۔ اور مقامات اپنی اُمت کے چشمِ فرود  
ملاحظہ فرمائے کہ میں نے آپ کی اُمت کے واسطے کیسے کیسے نیکو کار  
اور بارخ اور قہر و ایوانِ تہ تیغ و یاس ہے اور کیا مہرِ عظمت  
غایت کیا ہے۔

چوتھی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے حضرت  
شفیع اُمت اور سخنگوئے قیامت تجویز فرمایا ہے۔ اور بیت  
اور دہشت روزِ قیامت کی اوس درجے کو ہے کہ۔ اُمت  
مسلین کو۔ اِنَاذَ النِّزْلِ السَّاعَةِ شَیْ عَظِیْمٍ كُنْتُمْ  
مجال سخن حاصل نہوگا اس واسطے حضرت کو پہلے ہی سے مالک الملک  
سماوات پر طلب فرمایا تا عجائب و غرائب وہان کے  
ایک ایک تماشہ کریں۔ اور درجاتِ جنت اور درجاتِ  
جہنم اور ثوابِ نعیم اور عذابِ جحیم اول مشاہدہ کر لیں۔  
اور وہ ہیبت و مانگی۔ کچھ خیال میں نہ لائیں۔ اور تمام انبیا  
قیامت کے دن نفسی نفسی اور آپ بلا خوف و خطر اُمتی امتی

## فرمایین ۔ بقول بندہ

کہیں بیکیوں کا گزارا نہیں ہے رسول خدا آبِ لکی خبر لو محمد کرو د لکی تعمیر یہہ دل خدا کی قسم تم سوایا محمد تمہیں فکر ہے اپنی است کی قید سُنو تم محمد تمہارے کرم کا معالج تمہیں ہو چار سہ محمد	یجر کوئے والا سہارا نہیں ہے دل بیکیاں سنگت را نہیں ہے خدا کا ہے کہ کچھ ہمارا نہیں ہے غریبوں کو بخشہ گوارا نہیں ہے ہمیں عرض کر نیکیاں را نہیں ہے کہاں ہے کہانک پکارا نہیں ہے ہمیں درد کا اپنے چار نہیں ہے
--	--

یہہ دل چاہتے تھم جانے بندہ کو خواب  
پراسہ نہان کا اجارا نہیں ہے

واقفان امر اسرِ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْمٰی ۔ وانا نایان روزِ قتل لا  
اس داستان واجب الاتقان کو یوں فرین کر تہ ہیں کہ ۔ سہ بیسیوں  
تاریخِ رجب کی دوشنبہ کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ۔ اُمّ رہانی کے کہ بعد فراغ نمازِ عشا کے خواب تہ رحت  
فرمایا ۔ کہ چشمِ نرگسین آتشِ خواب اور دل بیدار مائل رب الارباب  
نظر عنایت جانبِ امتیان سینہ کباب رکھتے تھے ۔ ناگاہ  
کبریاے جلیل سے حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ ۔ اے روح الامیں

آجکی رات گوشہ طاعت اور زادیہ اطاعت پہنچوڑ۔ آج تیری  
 عبادت ایک خدمت کے واسطے مین حضور سے معاف ہوئی ہے۔  
 تسبیح و تحلیل موقوف کر۔ پر نطاوسی۔ بازوئے مرصع قدوسی  
 جائے نگارین فردوسی۔ اپنے بدن پر آراستہ کر۔ کہ خد مثلاً داری  
 کی مضبوط باندہ۔ تاج فرما برداری کا سر پر رکھ۔ مروحہ عبادت  
 ماتہ مین لے۔ اور میکائیل سے کہہ کہ۔ پیمانہ ارزاق کا پیمانہ  
 رکھے۔ ایک ساعت قسمت ارزاق موقوف کر کے تیری بھری  
 کے واسطے آمادہ مستعد ہووے۔ اسرافیل صورت تیرے  
 رکھ دے۔ عزرائیل قبض ارواح موقوف کرے۔ آسمانوں کے  
 نوبتی۔ تقاریر صدق و صفا کے بجائیں۔ فرشتان نو۔ چاندنی  
 کافرش طبقات عرض و سماوات پر بچھائیں۔ صحن آسمان دنیا  
 جا رب شعاع سے جہاں شیر سحر اور روح گلاب سے  
 دہوئیں۔ عرش کو لباس زرنگار قدس پہنائیں۔ شرم  
 شب قدر کو اکب کے آنکھوں مین لگائیں۔ رضوان درودیلو  
 بہشت برین کو آئینہ بندی کر کے چمن چمن روش روشیں پر  
 اطلس زرین جملیا ستہ بچھائیں۔ اور ملک دروازے دوزخ  
 کے بند کر کے علم اور سنگین کے قفل لگاوے۔ حوران خلد برین

صفتِ بصفتِ آراستہ ہو کر انگلیٹیا عودِ بخاری کے سنگا لیں۔  
 تاجان طبقِ طبقِ جواہراتِ گران بھانڈا کے واسطے لائیں۔ اور  
 آفتاب نکلنے سے اور پانی چلنے سے افلاک گردش سے۔ ہوا  
 ہمتش سے باز رہے۔ ابراہیم ۴ اور موسیٰ ۴ اور عیسیٰ ۴ اور کاما ۴  
 مسکین کی ارواح عطریاتِ قدس سے معطر ہو کے ایک  
 مہمانِ عظیم الشان کے استقبال کے واسطے مستعد رہیں۔ اور  
 تمام مشارق و مغارب کے قبرِ بنی آدم سے عذابِ موت  
 ہو کے عطرِ محبت سے معطر ہو جائیں۔ اسلئے بعدِ شہرِ ارا  
 فرشتے تو اپنے ہمراہ لیکر بہشتِ عنبرِ شربت میں جا  
 وہاں سے۔ ایک براقِ برق خرام انتخاب کر کے سرزمین  
 مغرب میں۔ وہاں سے قبیلہ قریش میں۔ اونین سے  
 بنی ہاشم۔ ہاشمیون میں سے عبدالمطلب کے قبائل  
 میں گزر کر۔ اونین ہمارا محبوب و مرغوب ایک  
 جوان سیدِ ابرار ہے اوس کے بالین پر حاضر ہو کر بادۂ  
 عرض کر۔ شاعر

آرایشِ سرمدیتِ مشب	معراجِ محمدیتِ مشب
پس حیریل امین۔ فرمانِ خداوندی بجالائے۔ اور وجہ	



اس کروڑ اور تیاری کی ۔ حور الیہ ہستی اور الما کا پیل  
بہر پیل سے دریافت کین جبریل نے کیا ۔

دیکھئے دو نوں کے ملتے ہیں کیا وصال جنگ ملتے سے عجب دلوں میں ملتا ہے دو بدو ہو کر چلے سے شہاں الیہ ہم ہی دیکھیں کہ خدا نوز عطا ہے	دیکھئے دو نوں کے ملتے ہیں کیا وصال جنگ ملتے سے عجب دلوں میں ملتا ہے دو بدو ہو کر چلے سے شہاں الیہ ہم ہی دیکھیں کہ خدا نوز عطا ہے
---	---

خواجہ ہر دوسرا منہ لستی میں  
سنتے آئے ہیں کہ بندو نکو خدا ملا

جیکہ جبریل ۴ براق لانے گئے ۔ چالیس ہزار براق ایک وضع  
چھوٹا ہر دین سیر کر رہیں تھیں ۔ بشمول ناصر ۔

جبریل بہت تین براق ایک واپس جبریل پر لکھا تھا سب کے نام پاک حضرت	جبریل بہت تین براق ایک واپس جبریل پر لکھا تھا سب کے نام پاک حضرت
---	---

براق پاک اور دیکھا جس کے خون آنکھوں سے جاری

کہا جبریل نے اوس بنا کیا حال تیرا کہا مدت ہوئی میں سنا، نام احمد کا	کہا جبریل نے اوس بنا کیا حال تیرا کہا مدت ہوئی میں سنا، نام احمد کا
--	--

اوس سے جگر جلتا ہے آنکھوں سے جاری

بہت تیرے ہی صبیہ طبیعت بڑی گد لکھا لوج جبین پر نور کا نام محمد ہے	بہت تیرے ہی صبیہ طبیعت بڑی گد لکھا لوج جبین پر نور کا نام محمد ہے
--	--

و نور عشق سے دیکھو بر جلیک لکھی

نہ چھو کہ میں اس جا نہایت رسید بڑا آفت رسید ہو نہ تھا دل پیڈ ہو	نہ چھو کہ میں اس جا نہایت رسید بڑا آفت رسید ہو نہ تھا دل پیڈ ہو
--	--

بجھ سیتے ہیں ہر دم کو تو کیسا ختم کا رہا		
اگرچہ میں بچا ہوں لگا ہے جی محمدین	ہمیشہ سروشا کرتا ہوں شوق زید احمدین	
غم دوری جی تو حل چکا اتن کی بات		
جو ملے طرف تیرا صبا کا ہے گذر ہو	چو کہ سترے دست بستہ ہے کمر ہو	
کہ سہمے کسو نسے کو نہ ہزار ہی تہی ہے		
حضرت جبرئیل ؑ نے اوس براق کو آب کو ترسے ہو کر اور انواع زینور است پر تکلف سے آراستہ کر کے از سر تا پا مرقع نور کا بنا دیا۔		
کہا جبرئیل نے چال و شہرہ تاکہ جو لیا	میں اس غم کی کیا کیجے بلکہ آج دکھلاؤں	
تجہ کیا عشق احمد کے حق و بقیاری		
محمد کو وہاں سے پیٹے پر میر چڑاؤں	مشرف اونکے قدموں سے شہیدین آج کرواؤں	
خوشی بھی چل ہی سمت میں حضرت کی سوا		
پس جبرئیل ؑ نے سب براقوں میں سے اوس براق کو اختیار کیا۔ اور آستانہ نبوی کے طرف متوجہ ہوئے۔ جسوقت جبرئیل امین خلوت خانہ نبوت کا شانہ میں آئے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے ہیں اور ملائکہ پاسبان نے حضور کی حفاظت		

کر رہے ہیں۔ جبریل امینؑ نے اون پاس بانون سے استفسار کرنا چاہا کہ ایسا سرکارِ دو عالم استراحت فرما رہے ہیں یا بیدار۔ پاس بانون نے باتوں کی آواز سے آپکے بیدار ہونے اور طلالِ خاطر گزرنے کے خوف سے کہا۔

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است ساقی توئے بجام بلورین چہ می جی بیار گفتگو نہ کنم پیش چشم یار اے آفتاب بر سر کوئے نگارین	بارگرم نمی کشد این تار نازک است گل را پیالہ کن کہ لب نازک است د انم کہ طبع مردم ہما نازک است آہستہ رو کہ سایہ دیوار نازک است
---	---

اسلام چون قویست در جنگ و فتوح  
کافر مشوکہ رشتہ ز ناز نازک است

جبریلؑ پاس ادب حضرت کے بیدار کرنے میں نہایت پریشان تھے۔ کیونکہ خواب استراحت سے بیدار کرنا ادب کے خلاف تھا۔ یکایک جنابِ باری سے الہام ہوا جبریلؑ نے اپنا منہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ملتے جاتے تھے۔ دوسرے فرشتے جو جبریلؑ کے ساتھ جلوسِ سواری میں آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اگوا ادب صفین باند بکھڑے کرتے تھے۔

در جبیل کفر سے پیش  
 پیشانی کے لئے اس کے  
 واقع رنج گناہان  
 تم کو خالق نے بلایا ہے  
 آئے ہیں جو رو ملک  
 ملے جبیل امین ٹوٹا  
 غلبہ کفر کو عالم سے  
 کشتی عمر ہوی موج گناہوں  
 عرش پر آپ کے دیدار کا

یہ ہے وہی جس نے ہمارے  
 وارے کو ہمارے  
 اسے مسافر شہر  
 مسافر آقا  
 اسے مسافر شہر  
 اسے مسافر شہر

ترجمہ: یا اللہ! ہمیں ہمارے  
 ہمارے دین ہمارے

چونکہ ترکیب ہمارے  
 سہری کا فور کی گرمی پائے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہتے ہیں کہ مجھے اپنی  
 بہت متحیر تھا کہ ترکیب  
 ہمارے کی شب دریافت ہوا کہ

کافور سے اسی دن کے واسطے بنایا تھا۔ حاصل کلام جب  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبریل نے  
وصل کا ثرہ سنایا۔

خدا کا آج میں بھیجا تھا پارس یا ہون  
براق برق شیر باغ جنت میں یا ہون

خدا کو اس کا رے دیا یا بقیہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب  
روح الامین نے مجھے وصل کا ثرہ سنایا میں ارادہ  
طہارت کا کیا۔ حکم ہوا کہ اے جبریل میرے حبیب کے  
واسطے حوض کوثر سے پانی لیجا۔ منور بند قبا اور تکمہ  
گربان و انہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یعقوت کے  
پر از آب کوثر اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا۔  
میں نے آب کوثر سے غسل کیا دو رکعت نماز شکرانہ  
ادا کی۔ بعد اوسکے رضوان نے۔

روائے نورانی رکھتا ہے کہ اس کا  
زمرد سے نعلین پائے پاک میں کر

کہا رضوان میں نہیں نہیں عجبیت چاہی

بیت حشر سے رضوان کہا اور جو کس  
کہیں تکیں و گاندہ کیا سلطان کو اس

کہا کہ میں اس کی جنت میں

مذراچ مان مگر سب تنکے آج کھلاؤن خدا بخشوا کے اور ذراونکے بڑھواؤن

کہ امت اپنی سب تنوں سے تھکوپیا رہی ہے

جبریل ؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حذو بہشتی پہنایا۔  
اور عمامہ نورانی کیہ جسکو رضوان نے پیدایش آدم سات ہزار برس  
پیشہ مخصوص آپ ہی کے واسطے تیار کیا تھا۔ اور چالیس ہزار  
فرشتے اس کے گرد کھڑے ہو کے دن رات تسبیح اور درود  
پڑھا کرتے تھے اور وہی چالیس ہزار فرشتے اس عمامہ کے سات  
آئے تھے آپ کے سر مبارک پر باندھا کہتے ہیں کہ اس عمامے میں  
چالیس ہزار نقش تھے اور ہر نقش میں چار خط تھے۔ خط اول محمدؐ  
رسو اللہ تھا۔ دوسرا محمدؐ نبی اللہ۔ تیسرا محمدؐ خلیل اللہ۔  
چوتھا محمدؐ حبیب اللہ غرض عمامہ سر پر رکھنے کے اور ردائے  
نورانی اوڑھائے۔ اور نعلین پائے مبارک میں پہنائی۔ پٹکے  
یعقوت سرخ کاکر سے باندھا۔ تازیانہ سینہ زینہ کا لہتہ میں دیکر  
براق پیش کیا۔ اور کہا بقول دلیر

اب بجا کہتے من موہن تم آگے مورے من میں  
مین وادون تمیر تن من جان آگنی مور تن میں  
تم چاک کیلو مجھے ساجن ات آئی ہے جیہ سلون

ہم ہارے ہیں واکے چتون مدہ پچھائی ہے نہیں میں  
 ایک باگ لگاؤ مورے انگنا اور مدو اپلا دو سجناب  
 ہو مورے دوارے جمنہ اشنان کرین گرسن میں  
 ہم تلمسی مالہ پہنکے جلیو کو لگاے ہیں اکیا  
 تم آئے ہو بنکے رنگیلے آسار سندی پھاگن میں  
 تم ناؤن رکھائے محمد بنکے احمد سے آئے احمد  
 ہم پڑھے ہیں تم کلیمیں جیتے ہیں آسن میں  
 معراج کو جانے والے وان کاج رچانے والے  
 امت کے چوڑانے والے سب پاپ کٹا آنا میں  
 میں بھی سنگ ہی تم سے رہو نگلی لیکے چرن تھارے چلو نگلی  
 کیا کاج منڈا دیکھو نگلی سب جنت کی گلین میں  
 سکھی چلو چلو جلدی مہندی تن کی پیسو اپنے  
 دل ڈالو کتھا اوس میں ہے پیا کے یحہ کار نہیں  
 بیگنڈ سے حوران آئے بھر طبق میں پھولان لائے  
 اور گیان کا نار پرائے سب کلمہ کی گلین میں  
 دیکھو اکت کا طرہ بنائے سہرا قالونلی کا گندہ  
 سیس پہ کیسا سجاے مازاغ کی کجری نہیں میں

وَاللَّيْلِ كَيْ زُفَّتْ سَنَوَارِے وَالْفُجْرِ كَيْ جُورِے  
 یسین کا شمار بندہ کے لئے اللہ کے لئے ہو  
 ہے گونگٹ کالی گلیاں جو گونگٹ کے ساتھ ہو جائیں  
 آیا براق کر کے چلیاں بے زور کر کے آسن میں  
 چلو آؤ سکو کر کہیں تو کیا خوب نہیں کو بنا سے  
 جسے دیکھہ ہوا شرم سے لڑتے لڑتے درشن میں  
 جب پہونچے دین دیوڑھی اوپر آ یارے رہا لینے پر  
 تھی چال نرالی وہاں پر کیا بانگی او اچھی سب گئی  
 جب اوٹھا ہے پردہ وحدت تھی مان تو خدا کی قدرت  
 معلوم نہیں وہ لذت جو لطف ملا باطن میں  
 اس رمز کو سمجھ سا لگ کیا جانے پہلا کوئی موزک  
 اوس نے سے ہوں بد ہوش اتک انگوٹیں نچا رہی  
 نچیں بات دلیر بڑانا اس نشے میں چپ ہو جانا  
 آ کے سچ گرم ہی پانا کیا خوب ہو عاشق اس فرین  
 پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب براق کو دیکھا آپ  
 ہوئے خطاب آیا کہ اے جبریل اچھے وقت عیش و کامرانی کا  
 میرے حبیب سے پوچھو کہ ایسے وقت میں سبب رنج و ملال



آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جبریل آج سب سے خلعت سرفرازی کا  
 پہنا دے گا۔ ابراہیم سواری کو آیا۔ ملائکہ مقربین استقبال  
 کرتے ہوئے تھے۔ قیامت کے دن میری امت کے لوگ ہوں گے  
 جو میرے ساتھ ہوں گے۔ سب سے پہلے ان کے بوج کر دیں گے اور ماتہ  
 نظر ان کے سر پر لگائی جائے گی۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے کے مار  
 اے پٹے لگائے جائیں گے۔ پچاس ہزار برس کی راہ قیامت  
 ان کے ہزار برس کی راہ پیل صراط باریک و تاریک و فوج پر  
 ہو جائے گی۔ پھر پیچھے غریب فقیر بے بضاعت استقدر قطع نسبت  
 کیونکر کر سکیں گے۔ اور کس طرح قدم اٹھائیں گے۔ جبریل ہرگز  
 شرط مروت اور طہ شجاعت مقتضی نہیں ہے کہ میں آج  
 ان بیچاروں کا غم و غربت اور بیکسی بھول جاؤں اور خوشی  
 و شادمانی براق پر سوار ہوؤں۔ پس جناب باری سے حکم آیا کہ  
 اے رحمت العالمین آپ اسکا ہرگز غم نیکھی جس طرح آپ کے درو  
 براق پہنچا ہے قیامت کے دن آپ کے ہر ایک امتی کے قریب  
 ایک ایک براق بھیجوں گا۔ اور سب کو سوار کر کے طرفۃ العین  
 میں راستہ قیامت اور پیل صراط کا طے کروا کے بہشت میں بھیجوں گا  
 پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کے براق پر جو سوار

ہونا چاہیے۔ بَراق نے شوخی شروع کی۔ جبریلؑ نے بَراق سے  
 کہا کہ اسے بَراق بھیہ کیا ہے ادبی ہے۔ تو نہیں جانتا کہ تیرا راکب  
 کون ہے۔ سُن تیرا راکب خلاصہ ہجده ہزار عالم۔ مطلع انوارِ  
 سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَلَ - مخزن اسرار فاو حاحا الی عبدہ  
 مَا أَوْحَا - عالم علم دَنِي قَدْ لَکَ - وَأَلَى الْحَمْدِ - قَابِ  
 قَوْسَيْنِ اَوْ دَنِي - طیب بیمار ان گناہ - حبیب بیداران سحر گاہ  
 محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بَراق نے کہا اے  
 امین تم اسوقت تھامت ہو۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے جناب میں میری ایک عرض ہے۔ فرمایا بیان  
 بَراق نے عرض کیا آج میں دولت زیارت سے مشرف ہوں۔  
 قیامت کے روز مجھے بہتر بہتر بَراق آپ کی سواری کے واسطے آئینگے  
 امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اور کسی بَراق کو پسند فرمائیں  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التجا اوسکی قبول فرمائی۔ وہ  
 بَراق خوشی سے پہولانہ سمایا۔ اور اسقدر اونچا ہوا کہ صاحب  
 معراج کا ماتہ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہونچا۔  
 ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تر حکمت  
 یہ تھی کہ بطرح آجکی رات محبوب اپنا دولت وصال سے

فتح حال و سفرم از ہوتا ہے ۔ اوسی طرح محبوب کا محبوبی  
 نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اور ولایت مطلق اور  
 غوثیت برحق سے آج ہی الامال ممتاز کر دیا جائے ۔ چنانچہ حضرت  
 سیدتی مولائی مرشدی پیر دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر  
 محی الدین سیاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک نے ہاتھ پر  
 گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سرایا اعجاز کے نیچے رکھ دی ۔  
 خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر  
 براق پر سوار ہوئے ۔ اور اوس روح پاک سے استغیثا  
 فرمایا کہ ۔ تو کون ہے ۔ عرض کی کہ میں آپ کے فرزند اور ذریعہ  
 سے ہوں ۔ اگر آجکی نعمت سے کچھ منہ ملت حاصل ہو تو آپ کے  
 دین کو زندہ کرونگا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب  
 فرمایا کہ توفی الدین ہے ۔ اور حسب طرح آج میرا قدم تیری گردن  
 پر ہے ۔ کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کے گردن پر ہو گا ۔ خضر  
 زمانہ پیش اوس ذات ستودہ صفات کا سنگینہ رہے  
 آپکی پیدائش کا مادہ تاریخ کسی نے (عشق) کہا ہے  
 اوس زمانہ سے ۳۳۷ سال اس زمانہ تک آٹھ سو ستاون  
 سال گزر گئے اب تک جو کچھ شہرہ آپکی ولایت اور آپ کے کرامتوں کا

سہ قوم کے فرد بشر کے زبان زد ہے اور آپ کے اسم مبارک کا ذکر  
 ہر چہار سمت دنیا میں جو بچ رہا ہے اظہر من الشمس ہے سبحان  
 عجب عالی نسب والا حسب آپ کی ذات متبرک ہے -  
 بقول مولف -

ترا نام مبارک ہے جی الدین لانی  
 تنویر پاک کا پیارا حسن کی آنکھ کلا  
 نبی کا تو واسعہ علی کا تو ہی پوتا ہے  
 شرافت نجاتیہ والا یمن بدلتین  
 سخاوت عین تین چار تین شجاعت  
 تنہا چل سناٹی ہے مرد کو جلائی  
 نقارینا اٹھا شامالہ دیکھو رخ نیا  
 سبک ہو تیری کا ہو خام ہو تیرے کا  
 نہ باند شریعت ہو نہ دلبند طریقت  
 مجھے کھنکھاسے کلسیاہ مہر عیسیٰ کا  
 شریعت ہے شہید خدائے تین ہیں  
 تو کو کو بنایا ہے مصیبت بیاہ  
 مرا بھالی جو صغیر کا اعدا سے اسرق

ترجمہ رستہ نورانی تو ہے معشوق ربانی  
 جہاں روشن ہوا سارا تو ہی ہے نور پانی  
 تو جامی گدا کا ہے ترادر بار سلطانی  
 خدای من ہوندا ہونہن کوئی ثانی  
 ترے آگے مرمولہ ہے دارا کا جگر پانی  
 تو شہید وصل کا مہکویلا آراحت جانی  
 فدا ہوتا ہے دل مر کر و نہیں جانی قبرانی  
 ترے کی مرمولہ عطا کر مہکویلا ربانی  
 ودیعت کا رہے ہر اکمال نفسانی  
 بچا تو ہی مرمولہ حاصل ہویشامانی  
 سیاہی کی ہو کر بناد لال کا نورانی  
 تو مرد کو جلائی ہے سب کام رحمانی  
 او اولاد ہو بھڑکے دل کی پریشانی

صلوات ہے پچا ہر شریعت پر چلا ہر  
تو دوران اونکا ہو ہوا

دکھا جلوہ تمنا ہے یہی تحقیق کی  
فدا کر دوں مجھ جان اپنی میں تجھ پر سب

جب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہو کر پہنچے  
جبریل اور میکائیل معہ فرشتگان ہمراہی یمن و یسار  
جلوہ پر سعادت تھے۔ اور اوس شبکو ستر ہزار فرشتے  
جانب راست اور اسی ہزار فرشتے جانب چپ پہنچے  
فرشتہ عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتھ میں لئے  
کھڑا ہوا قدم قدم پر روشنی دکھاتا تھا۔ اور حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے گیسوئے مشک فشان سے چہرہ و رخسان  
ایک نور ہی نور کا عالم دکھاتا تھا۔ اور محلون کے نور سے  
عرصہ بطحا ستور۔ اور آگے گیسون کی خوشبو سے دماغ  
قدسیان معطر۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
کہ ملائکہ پس و پیش یمن و یسار سے جوق جوق مسجد الحرام تک  
میرے ساتھ تھے۔ **قوله الله تعالى**۔ سبحان ا  
الذی اسرا بعبدہ لیلۃ من الی مسجد الحرام  
الی مسجد الاقصی الذی بارکنا حوالہ۔

یعنی بیت پاک ہے وہ اللہ جلے گیا اپنے بندے کو ایک  
 رات مسجد ابراہیم سے مسجد الاقصیٰ تک وہ جو برکت دی  
 گرداوس کے کو۔ اور جبوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا  
 جبریل نے رکاب تھامی۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ اسرا فیل  
 نے غاشیہ دوش پر رکھا۔ مجھے اونکی عظمت سے حجاب  
 آیا اور اوسے عذر کیا اسرا فیل نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ  
 میں نے آج رات غاشیہ برداری کی خدمت ہزاروں  
 برس کی عبادت سے خریدی ہے۔ یعنی چند ہزار سال عرش کے  
 نیچے عبادت کی۔ حکم ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوئی۔  
 انعام کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ تمام انعام اوس عبادت کا  
 تیرے محبوب یعنی جس کا نام تو نے اپنے نام کے پاس لکھا ہے  
 ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہو۔ ارشاد ہوا کہ  
 ایک رات اوسکو رتبہ تقرب اور مرتبہ اختصاص عنایت ہوگا  
 اوسکے غاشیہ برداری کی خدمت تجھے دی جائیگی۔ یا رسول  
 اللہ! یہ وہ خدمت ہے کہ مجھے ہزاروں سال کی محنت  
 و ریاضت کے عوض عنایت ہوئی ہے۔ حاصل کلام  
 جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک

اس شان و شوکت کے ساتھ چلا جاتی تھی تمام عظام ارہ لہجہ  
زمرہ میں مولف کی روح استادہ ہو کر عرش کی تہی سے

آپ میں عرش پہنچیں جانو پردہ دل سے ہن مضاف اٹھانوالے خوف کیا قبر میں جب آپ میں آئیوں بار عصیان مری لاش گران ایسی نار و زرخ کو سمجھتے ہیں وہ کیا محشر جل ہی جائیں گے فلک چھری میں ایل کیون نہ ہم بحر کو قطرے برائے ہیں انبیاء نے شب معراج پر منت کیا حشر تہجیر ہوں ہو گانہ مسیحی عراج خاک سے اونکی نگاہوں میں زروان جہا	ہم میں تحلیل بہارک کے آئینہ شہر آپ میں جلوہ قدرت کے دکھائیوں ہیں اگر مجھ کو نیکہ بن درانیہ اسد تہک سے ہی جائیں گے خزانہ کیمیا سوز فقر سے جو ہاں لکھو ہلائیوں گرم نالے ہیں مگر آگ لگانے والے اشک میں ہجیر میر میں بھائیوں دیکھو دیر بھی تو ذرا عرش پہ جانو ہیں پیمر مرمر کے جلانیوں دولت لکھو ہیں جو لوگ لٹانیوں
--	--

کس سے تحقیق کرے اپنی مصیبت ظاہر  
آپ ہی ہیں مگر بڑے بنانیوں

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی  
زیارت سے فارغ ہو کر پہلی آسمان پر تشریف فرما ہو۔  
بقول شہید۔

## مس

<p>قال جبریل معی جد و حسین اور حسن          اوٹھکے پھر کہو لدیا قفل در چرخ کہن          دل من داند من داند و داند دل من          اور کہی کہتا تھا قدمو نیچہ چکا کر گردن</p>	<p>پوچھا جبریل سے یوں چرخ کو بیان کہ          قال واللہ لقد جاءہ وجہ حسن          گفت شوقیکہ بدل داشتہ آشاہ من          گاہ آنکھوں سے لگاتا تھا ردا کہ دامن</p>
<p>مرحبا سید مکی مدنی العمری          دل و جان باد فلیت چہ عجیب لفظی</p>	<p>مرحبا سید مکی مدنی العمری          دل و جان باد فلیت چہ عجیب لفظی</p>
<p>عرش ہر مرتبہ بس شوق جاتا تھا جہوم          اوس جگہ آنکھ بچھاتے تھے مینا نجوم          کوئی کہتا تھا جبین اور کوئی لیتا تھا چوم          اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہ مضمون مضموم</p>	<p>آمد آمد کی جوا فلاک پیہم تھی ہوم          پاؤں رکھتا تھا جہان باز مے عین ہوم          اور یہ نفس قدم پر تھا فرشتوں کا ہوم          کوئی کرتا تھا اداعتست و شادیکے ہوم</p>
<p>مرحبا سید مکی مدنی العمری          دل و جان باد فلیت چہ عجیب لفظی</p>	<p>مرحبا سید مکی مدنی العمری          دل و جان باد فلیت چہ عجیب لفظی</p>
<p>آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے          پیشوائی کیلئے دہوم مچایا کرتے          اپنے کپڑوں کو پسینہ میں بسایا کرتے          سامنے ہم یہ کپڑے ہو سنایا کرتے</p>	<p>حورین کہتی تھیں کہ ہم لینے کو جایا کرتے          روز ہم یہ قدم آنکھوں سے لگایا کرتے          رخ گلگون سے عرق پونچھکے لایا کرتے          آپ کو تخت زمرہ پہ بٹھایا کرتے</p>



مرحبا سید مکی مدنی العربی  
دل جان با وفایت چہ عجیب خوش لقی

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجائب و غرائب  
آسمانوں کے ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے  
جبریل رخصت چاہے۔ اور عرض کئے۔ شہر

الریک سر موئے برتر پر ہم | فروغ تجلی بسوز دہر ہم :

اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بھہ تمنا ہے کہ قیامت کے دن  
اپنے بازو صراط پر بھاؤں اور آپ کی اُمت کو باسانی اوتاروں  
پس آپ سدرہ المنتہیٰ سے تنہا چلے۔ ہزاروں پر دے حجاب  
طے کئے۔ یہاں تک کہ براق ہی رفتار سے رکھیا تب رفرف  
آیا وہ بھی عرش تک پہنچا کر غائب ہو گیا۔ ناگہان ابر نور الہی  
شانہ شہ زمین و زمان سید دو جہان سیاح لامکان کو آتش  
رحمت میں ایک مقام استویٰ تک پہنچایا۔ اور جناب  
خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام دناقت لاکو فایز ہو کر  
مورداختصاص۔ فَأَوْحَا إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَا۔  
کے ہوئے دیکھا جو دیکھا اور سنا جو سنا۔ بقول مؤلف

معراج میں جب شیش پیر لاکے | جنت تہ نبی دیکھنے کو شوق سے آئے

دل بُردِ ز من فتنہ گرے عشوہ کا	یوسفؑ کی پستی پر نہ جھکا
تو زین کمر سسج کھڑے تنگ قبک	
اللہ کے معشوق ہیں محبوب ہمارے	تو ران بہشتی میں تھے باہم ہلکے
در حسن و ملاحت چہ پری چہ نہ کار	گو یا تیرے ہی شمس و ثمر اور ستارے
در سرکشی و ناز چہ شوخے چہ بلاے	
عیسیٰؑ ہی کہنے لگے اے نوکِ چمن	جب چہ تھے فلک کو کیا انوار رو
تو خندہ زبان میگذری بخیر از من	قربان ہے تجھ پر یہ راول بہیران
من گر یہ کنا میکنم از دور دعائے	
جامِ مئے دیدار سے کر دیکھ مجھے مست	یا شاہ کیا ہے غمِ فرقت نے جہنم
سوزیکہ مرا بر جگر از آتشِ حشمت	تسکین تو ہو چکا مرے دل کی سرد
بزر شربت مرکش ہو بیچ دوائے	
خوش آئینگی کیا خاک مجھے مشک کی پہلو	مدت سے ہو نین اپکا واپس لے
روزیکہ شوم خاک برد باد بھر سو	بندہ وہ وفادار ہوں صاحبِ خوشخو
ایا بند بہر ذرہ من بوئے وفائے	
ہے دلکے غنیمے میں وہی میرِ نھان نقش	فرقت کا تمہا سے ہو ہے آتشِ شہا
باشد غم بھر تو بخون نابہ بران نقش	ہو گا پس من بھی خیر عیان نقش
گر از سرِ خاکم بدلہ برگے کیا ہے	

یوسف بی اگر دیکھ لیں اچھا اور پیسے	قربان بین چہرہ پہ ترچنے میں مہوش
من کے بوجھ میں رہم ایسا برا ہے	ایسے کلک سے ابھی کر کے کشا

روزیکہ شوم خاک ہو سم کہہ پائے

ہوتا نہیں ایمان پھر اوس شخص کا کل	تحقیق نہیں حجت نئی جس کو کہ صل
یار بچہ خورشید شود جام پیدل	محروم نہو گا ترے سے کبھی سائل

روزیکہ نیا بد ز تو تشریف بلائے

راوی لکھتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر چڑھے  
جناب باری سے خطاب آیا۔ اے حبیب آگے آؤ حضرت نے  
چاہا کہ نعلین پاؤں سے اوتاریں ساتھ ہی عرش مجید جنبش میں  
آیا۔ حکم ہوا کہ اے حبیب نعلین مت اوتارو معہ نعلین  
چلے آؤ۔ حضرت نے عرض کی۔ یا الہی موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ  
چالیس روز روزہ رکھیں اور نعلین پاؤں سے اوتاریں اور  
طور سینین پر آویں اور یہ مقام اوس سے کڑوا دے جسے  
اعلیٰ اور بزرگ تر ہے گس طرح میں نعلین سمیت آؤں۔  
حکم ہوا اے میرے حبیب موسیٰ کو اس واسطے نعلین اوتار۔  
نے کا حکم ہوا تھا کہ طور کی اونکے پیر میں لگے جس سے وہ کو  
بزرگی حاصل ہو۔ اور تیرے نعلین کی خاک سے عرش کو

بزرگی و بزرگوں کا۔ پس آنحضرتؐ تعلیم سمیت عرش پر تشریف لے گئے  
 عرش کے بائیں راست تین سو بارہ منبر اور جانب چپا ایک منبر  
 عظیم الشان مرصع انواع انواع جو اہرات سے دیکھ کر احوال  
 منبر و نگاہ چہا خطاب آیا کہ دہنے طرف کے منبر اور چپہر طرف  
 کے واسطے ہیں اور منبر جانب چپ آپ کے واسطے ہے اور منبر  
 عرش کے دہنے طرف اور دوزخ بائیں طرف واقع ہے۔ منبر  
 جانب چپ اس واسطے آپ کے لئے تجویز ہوا ہے کہ قیام منبر کے لئے  
 آپ اس منبر پر چلوں فرمائیں۔ اور دوزخ میں کانگڑا خراش منبر  
 سے ہو گا اگر اچھا نا کوئی آپ کی امت سے شامل ہو جائے۔ تو  
 آپ اسے نکال کر شفاعت کریں۔ حبیب میرے مجھے ہرگز منظور  
 نہیں کہ تمہاری امت کا کوئی تنفس بتلائے عذاب ہو۔ بعد  
 اسے ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم التجا جبریلؑ  
 کی۔ ہو آپ کی امت کے واسطے پل صراط پر اپنے بازو پچھانیں گے  
 رکھتا ہے۔ ہو لگے۔ عرض کیا خداوند اودانا و بنیا ہے۔  
 حکم ہوا ہم نے التماس اس کی قبول فرمائی۔ پھر یہ قبول آپ کے  
 سینہ فیض گنجینہ پر رکھے علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا۔  
 آنجناب ارشاد فرماتے ہیں کہ وہاں سے پہونچانے والے نے مجھ کو

حجاب کبریائی تک پہنچا کر غائب ہو گیا۔ میں از حد حیران  
 شمار ہوا۔ میرے دل پر خوف کبریائی غالب ہوا۔ شہیدانِ کربلا  
 مانند آواز ابوبکرؓ کے میرے سماعت میں آئی کہ اے میرے  
 کہ پروگاز تیرا صلوات میں مشغول ہے۔ اور سونے میں  
 اس آواز سے متعجب ہو کر۔ اپنے جی میں لکھا یا اے نبی  
 آواز ابوبکرؓ کی کہانے آئی جس آواز سے میرے دل پر وحشت  
 رہتی رہی آخر میں نے جناب باری میں عرض کیا کہ یہ پروگاز  
 تو نماز پڑھتے سے پاک ہے۔ حکم ہوا اے میرے حبیب  
 صلوات میری رحمت ہے تجھ پر اوتیری امت پر اور آواز  
 ابوبکرؓ کی اس واسطے تھی کہ وہ تیرا رخا را اور انیس فادار  
 پس ایسے یار و موئس کی آواز سننے سے وحشت تیرے  
 دل کی اس مقام میں دفع ہوگی۔ اس واسطے میں نے ایک  
 فرشتہ بصورت ابوبکرؓ پیدا کر کے آواز سنوایا۔ وہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار پر دے حجاب کے  
 طے کر کے قادیان و سکین میں پہنچے۔ اور وہاں  
 نورانیت کا ظہور ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فوراً سجدہ میں سپرد کھدیا۔ آواز آئی کہ اے حبیب میرے

میرے لئے کیا تحفہ لایا ہے حضرتؑ نے فرمایا۔ اَلْتَحِيَّاتُ  
 لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ۔ یعنی بند کی ہونسنہ  
 کیلئے ہے اللہ کے واسطے ہے اور بند کی جسم اور مال کی ہی  
 اویسی کے لئے ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ  
 عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ یعنی  
 سلام ہے تجھ پر نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی  
 پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اَلسَّلَامُ  
 عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ یعنی  
 سلام ہے ہم پر اور سارے نیک بندوں پر۔ پھر اوس  
 مقام میں فرشتوں نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ  
 اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ  
 یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق  
 سوا اے اللہ کے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بند  
 اوسکے اور رسول اوسکے ہیں۔ اور وَحْدَہٗ لَا شَرِکَ  
 لَہٗ۔ اس مقام میں اسواسطے نہ کہا کہ وہاں کوئی شریک  
 نہ تھا۔ پس حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ۔ اے  
 میرے حبیبؐ جو کچھ میں نے اور آپؐ اور فرشتوں نے

اس وقت کہا ہے ۔ اوسکو ہر نماز کے قاعدے میں پڑائیے  
 روایت ہے کہ ۔ اوسوقت جناب باری سے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو نو و نیر ارکلمات راز و نیاز اور امر و ہی  
 ارشاد ہوئے ۔ اور کچھ حکم ہوا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور  
 چھ مہینے کے روزے ہر سال میں تمہارا تمہاری امت پر میں  
 فرض کیا ۔ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ سجدہ میں سر  
 رکھ کر عرض کئے یا الہی امت میری بہت ضعیف و نحیف ہے  
 اور عمر اونکی تھوڑی استقدر بارگراں نہ اوٹھاسکے گی ۔ حکم ہوا  
 ۔ روز پچاس وقت کی نماز اور سال بھر میں تین مہینے کے روزے  
 فرض کئے ۔ مگر حضرت نے نہایت الحاح و زاری کے  
 سات ملتجی ہوئے اور دلیں ارادہ کئے کہ رات اور دن  
 پانچ وقت کی نماز اور سال بھر میں ایک ماہ کے روزے  
 فرض ہوں تو بخوبی ادا ہونگے ۔ درگاہ احدیت سے ارشاد  
 ہوا کہ ۔ حبیب میرے جو اسوقت تو نے دلیں ارادہ  
 کیا ہے اوسکو میں نے قبول کیا ۔ اور پچاس وقت کی نماز  
 اور چھ مہینے کے روزے کا ثواب ملے گا ۔ آپ اپنی امتکو  
 اس باتکی خوش خبری دیجئے ۔ اور نو و نیر ارکلمات کے

منجملہ تیس ہزار کلمات دینی و دنیوی کے اور کتب و کتابیں  
 اور تیس ہزار کلمات بہید کے۔ کسی پر ظاہر نہ کرنا باقی نہیں ہزار  
 کلمات چاہے ظاہر کرنا کر و اختیار ہے۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ۔  
 سیر بہشت اور روزخ کی کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 واپس رخصت ہو کر ہشاش و بشاش بہشت کی سیر کے طرف  
 متوجہ ہوئے۔ برسر راہ دنیا میں آنے والے ارواحوں نے  
 باشتیاق ویدار حبیب کردگار جو منتظر استادہ تھے جمال محمدی  
 دیکھتے ہی از خود در رفتہ ہو کر۔ ہر ایک نے زبان حال سے یہ  
 عرض کیا۔ بقول مولف۔

یا تہذین کہون کیا تر ابلوہ کیا ہے	یوچو موسیٰ سے ذرا طور یہ کہا کیا ہے
حسرت ویدین جان من کی کیا ہے	عرض میں کر نہیں سکتا کہ تم کیا ہے
چاک میں کر کے دکھاؤ ابہر ہدینہ	حسرت کیا کا کچھ قدر ہے نقشہ کیا ہے
یا وکیسے تمہارے کیا خوشی محکم	کیا کہون میں سے بے گلیا سودا کیا ہے
تیغ ابروئے تمہار کیا بسمل محملو	میں بسمل کا مرے آگے ترینا کیا ہے
ذات احمد سے ہوئی خلق کی ہستی	سب سے ہونے سے لولا کی لگا کیا ہے
میں احمد کا مٹا کر ذرا پردہ دیکھو	فرق احمادین احمدین نظر آنا کیا ہے
یوچو موسیٰ سے یہ بہید ذرا سچو	یوچو عارف کا مل سے وہ کہا کیا ہے



شیریں تن و صلح و اہو تا میرا چہ کیا ہے  
 درو و عصیان کی دروا کہد و سچا کیا ہے  
 یاغ و شیر کے سوا سیہ بین رہا کیا ہے  
 ظلمت و رکاب ایدل مجھے بڑکا کیا ہے  
 نقش بر دار نہایت مجھ پر واکیا ہے  
 چلے دی گھوڑوں و در فر دوسچ تو کیا ہے  
 اے فلک تجھے کہوں گیا مر شکو کیا ہے  
 قمر اف سینہ حاصل تو وہ بند کیا ہے

تحتیاج قدتو ملکہا کرتا ہوں ہر تحقیق  
دیگیںہا حشر میں ہوتا مرا رتبہ کیا ہے

پس خواجہ عالم علی اللہ علیہ وسلم۔ فرم دوس تین داخل ہوا  
وہاں تھے روشن اور چمنوں کی تراوت اور طرح طرح کے قصر  
وایوان۔ انواع انواع کے کشک اور مکان اور اقسام اقسام  
رنگ برنگ کے لباس کے بہشت ملاحظہ فرما کے شکر خدا  
بجائے پھر دوزخ کے دیکھنے کو متوجہ ہوا۔ تین ایک طرف  
قبول ناصر۔

مشاور

بہت لوگ دیکھ کر اس کا کہنا	اوتھا ساتھ ساتھ ایک ایک
کہا جبریل نے دنیا خدا کا جاری ہے	
پھر اکثر لوگ دیکھ کر دیکھ کر چلے گئے	فرشتے ان کے گھر پہنچ کر چلے گئے
پھر اصلی شکل بنتی ہے اور اون پر سخت چڑی	
کہا جبریل نے جنتی غار میں بہہ کرتے ہے	بروز جمعہ کی ترک نماز جمعہ کرتے ہے
نہیں اچھی طرح ترکیب کی گئی گذاری ہے	
جماعت اور دیکھی ہو کر جو رخ پائے	فرشتے ان کو مانند جہانم مانگے جاتے ہیں
طرف دوزخ کے خون اور پیسے کہا نیکی باری	
کہا جبریل نے یہ سب کواہ حق نہیں	فقیروں کی سونہی ہی خبر کا یہ نہیں لیتے
دپٹتے ہیں جو آتا کوئی پاس و نکلے بہا رہی ہے	
جماعت ایک دیکھی خاص ترین جگہ پر آئے	انہیں لے لیکے پیچھے سے شریعت میں ہیں کیا کرتے
کہا جبریل نے سب انہوں کی ایسی چاری ہے	
جماعت دیکھی انہیں نیلی ہونٹ کا لے	لب لالہ کو اپنے بس شرمائے ڈالے ہیں
پڑانچے کا لب پائے پریم و خون جاری ہے	
لہو اور پیسے دوزخ کو لالا کر لگاتے ہے	وہ پتے اور گدھوں کی طرح چلا جاتے ہے
کہا جبریل نے میخواروں کی اس درجہ خوار ہے	
اسی طرح سے سیلڑوں قسم کے عذاب میں مبتلا سیلڑوں جماعتوں کو	

دیکھتے ہیں کہ جب متصل روزِ رخ کے ہوئے۔ حرکات و رکات  
 کی توجہ پر ملاحظہ فرمائے رہے طبقہ اول یہ نسبت اور طبقات  
 عذاب میں کیے کم تھا۔ لاکھ اوسمیں ستر ہزار کوہ آتشیں  
 ہزاروں میں ستر ہزار جنگل آگ کے۔ ہر جنگل میں ستر ہزار  
 غار شعلہ۔ اور ہر غار میں ستر ہزار شہر آتش ناک ہر شہر میں  
 ستر ہزار قصر سوزان۔ اور ہر قصر میں۔ ستر ہزار سراپے  
 شریر۔ ہر سرا میں ستر ہزار خانہ اخگر۔ ہر خانہ میں ستر ہزار  
 صندوق آتشیں۔ ہر صندوق میں ستر طرح کا عذاب تھا۔  
 اور ستر ہزار دریائے آتشیں ہزاروں ہزار جوش و خروش  
 کے ساتھ جاری دیکھے۔ اگر ساتوں آسمان و زمین ایک  
 دریا میں غرق ہو جائیں۔ اور تمام فرشتے ہزار برس تک  
 جستجو کریں تو پتا اونکا نہ ملے گا۔ حضرت شفیع اعظم نے  
 یہ حال دیکھ کر مالک سے پوچھا۔ یہ طبقہ کسے واسطے تجویز  
 مالک نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر استفسار فرمایا اوسنے  
 شرم سے سر جھکا لیا۔ جبریلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 مالک نے اوسکے اظہار میں حضور سے شرماتا ہے۔ ارشاد  
 ہوا۔ بے تکلف بیان کرے۔ شاید آج کچھ اسکا تدارک

ممکن ہو۔ مالک نے عرض کیا یا شہید المیزانین یا رحمۃ اللہ علیہ  
 یہ طبقہ ناریا کی اُمت گنہگار کے واسطے ہے آجہاں ہم ہمارے  
 کو کثرتِ جرائم سے منع فرمائے۔ (۱) مجھ پر واجب ہے کہ  
 عذاب کی نہوگی اور حضور سے پروردگار محجوب ہو گیا۔  
 پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال سننے ہی کہ بیان  
 ہوئے۔ اور عمامہ سر مبارک سے جدا کر کے۔ مٹا جاتا  
 فرماتے کہ خداوند الودیع میری اُمت پر رحم فرمائے  
 و ناتوان ہیں۔ متحمل اس عذاب شدید کے کیونکر ہو سکتے۔  
 بے نیاز تو نے مجھے تاج شفاعت کا عنایت فرمایا۔ بندہ نوازا  
 تو نے مجھے شفیع خاص بیان مقرر فرمایا۔ اور تو مقبور و رحیم ہے  
 اب شرم و آبرو میری تیرے ہاتھ میں ہے۔ چشم مبارک سے  
 قطرات اشک مسلسل جاری تھے اور زبان مبارک سے  
 حضور اقدسین بار بار التجا فرماتے تھے۔

مہم

دو جگہین شرم رکھو ری	تو تو سہی پاک پروردگار کے دو جگہین شرم
پیدا کئے گی لاج تجھی کو	اب ہوہن دکھ لی نور کے دو جگہین شرم
جبریل امین اور دوسرے ملائک مقربین حضرت کے	

ساری باتوں سے اڑھائے ہوئے دنیا میں نہ رہیں گے۔ ان کی باتوں  
 پر کیا کہہ سکتے ہیں؟ آپ نے جو کچھ فرمایا اور فرمادہ تھا  
 کہ دنیا۔ کیا اس کے دن آپ کی دنیا سے اتنے لوگ بچیں گے  
 کہ آپ جیسے راضی ہو جائیں۔ تشریف فرما عالم ہو جائیں اور علیہ  
 السلام عرض فرماتے کہ۔ خداوند اقسام بہشتیہ سے خوش ہے۔ حلال کی۔  
 اگر ایک شخص بھی میری اُمت کا اس طبقہ میں سے ہوگا تو  
 ہرگز راضی نہ ہوگا۔ اور جب تک تمام عاصیان اُمت میرے  
 ساتھ نہ جائیں بہشت میں نہ جاؤں گا۔ حکم آیا۔ **وَلَسَوْفَ**  
**يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَتْرَتِي**۔ یعنی بہت جلد عطا  
 کرنے والا ہے تیرا خدا تجھ کو جس سے راضی رہیگا تو۔ اسے عیب  
 جو صدق دل سے کلمہ طیب ایک مرتبہ پڑھیگا۔ اور اس کے  
 مضمون پر اعتقاد کامل کریگا۔ اس کو بخشوں گا۔ اگرچہ وہ کیسی ہی  
 گنہگار ہو۔ اگر شرک و کفر تک پہنچا ہو گا تو اس کو ہرگز نہ بخشوں گا  
 جہنم کے عذاب سے ہرگز نجات نہ دوں گا۔ میرے پیارے دوست  
 آپ نے دنیا میں فقیروں اور غریبوں اختیار فرمایا۔ اگرچہ دنیا فانی  
 ہے مگر آپ چاہتے ہیں تو تمام جمادات اور نباتات  
 وغیرہ کو سنبھالنا۔ چاندی بنادون۔ اور دنیا کو دارالقرار

کروں۔ اور یعقوت اور زہرہ اور اولو اور مرجان بجا  
 پیدا کروں۔ تاکہ آپ اپنی اُمت کو لیکر۔ ابراہیم و  
 بے موت کے گزر کرین اور تمامی نعمائے بہشت وہیں  
 موجود کروں۔ آپ نے سر مبارک سجدہ میں رکھ کر  
 مناجات کی۔ خداوند ا۔ الدُّنْيَا جِيفَةٌ وَطَائِفُهَا  
 كَلَابٌ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اوسکے  
 کتے ہیں۔ جہکو دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ اسکے بعد  
 آپکے منبأپ کا عذاب جیسا کہ کتاب معارج النبوت میں  
 لکھا ہے استخائاً پیش کیا گیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 دل مبارک وہ واقعہ صعب دیکھ کر نہایت مجروح ہوا  
 قطرات اشک سے اختیار آنکھوں سے جاری ہوئے۔  
 بارگاہِ احدیت سے ندا آئی۔ حبیب میرے دو باتون سے  
 ایک بات اختیار کیجئے یا تو منبأپ کی مغفرت یا  
 بخشائش اُمت منظور فرمائے۔ خواجہ عالم حجت العالمین  
 بہت روئے اور عرض کئے یا رب العالمین میں نے شفا  
 اور مغفرت اُمتیان گنہگار کی اختیار کی۔ اور منبأپ کو  
 تمہاری مرضی پر چھوڑا۔ خطاب آیا کہ۔ ہر گاہ آپ

سُنت کے ساتھ اتنی محبت رکھتے ہیں۔ کہ حضرت  
 اونکی بائباپ پر مقدم سمجھے جھنے ہی آمرزش آپکے امتکی  
 اور آپکے والدین کی بخشایش منظور فرمائی۔ جب خواجہ عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک استدعا نے درجہ قبولیت  
 پایا تب خلعت رخصت کا عنایت ہوا۔ خواجہ کائنات  
 خزائن برکات اور مراحم تجلیات سے مالا مال ہو کر۔  
 دولخانہ نبوت کا شانہ پروا پس تشریف لائے زنجیر  
 حچرہ بدستور ہلتی پائے۔ اور بستر استراحت اوسط  
 گرم ملا۔ جب رات قطع ہوئی صبح کا وقت آیا سبحان  
 وہ صبح کہ جسکی توصیف میں شہید صاحب مغفور  
 بحر طویل فرماتے ہیں۔

### بھار

یہ سحر کیسی ہے پر نور کہ جمہور میں سرور یک باغ میں جو ہے ساں بھار  
 گل چمکتا ہے چین و رہکتا ہے ٹپکتا ہے ہر شاخ ترو تازہ سے فضا بھار  
 کیا جھکڑی سے چلی آتی ہے مسرت و امانل شوخی و چالکت گل دریاں بھار  
 تاکشیخار سے اولچہ نہ کہیں یا نہ لگے گرد زمین تہہ میں ہو لونی ہے دیاں بھار  
 شیشہ غنچہ گل ساغر مل سرخی گنار میں بادہ گل رنگ شوخی و تر





مشرک کیا سخت دین، الا ان العرش فرمائینگے پیغمبران

لکھا ہے کہ قیامت عاشورہ کے دن یعنی بتاریخ دہم ماہ محرم  
یوم جمعہ ہوگی اوس روز بحکم خدائے جلیل اسرافیل علیہ السلام  
سور پہونکینگے جس سے زمین و آسمان از جزو کل نیست و  
نابود ہو جاویگا۔ سوائے ذات پاک رب جلیل کے  
ایک ذرہ تک باقی نہ رہیگا۔ جب بحکم حاکم مطلق و  
سور پہونکا جائیگا۔ پھر سارا منڈان قایم ہو جائیگا۔ مرد  
اپنے اپنے قبر و ن سے سب زندہ ہو کر اوٹھینگے۔  
بقول مولف۔

### قصیدہ

اوٹھینگے جسدِ مہم سے اپنے شفیعِ محشر کو دیکھ لینگے  
درحم ہمہ پر کرینگے بچہ جو حالِ مضطر کو دیکھ لینگے  
پھر گیا آنکھوں میں جلوہ طور ایسا عارض کا اوتکے ہے نور  
جو روزِ محشر جنابِ موسیٰ رُخِ منور کو دیکھ لینگے  
خوابین شاید ہمارے آقا جلو منائینگے جاکے اونکو  
وہ بخشدینگے خطا ہماری جو حالِ ابر کو دیکھ لینگے  
تغاب و تحالین در رخسے سرِ گزشتہ ساری ہواؤں کے

مناسب یوسف کہیں جو حسن رخ پیغمبر کو دیکھ لینے  
 سبھ پیرنہ مددنا فراق کے غم اسی تمنائیں آئے ہیں ہم  
 نقاب چہرہ سے جب اوٹھیں گارُخ منظور کو دیکھ لینے  
 تمہارے ابرو پہ دل ہے شدید انکیون ہو پھر شوق قتل پہلا  
 گلا ہی ہم کاٹ لینے اپنا کہیں جو خنجر کو دیکھ لینے  
 سنا ہے ہم نے لحد میں تشریف لایا کرتے ہیں شاہ والا  
 اجل تو جلد آ کہ ہم بھی مر کر رُخ پیغمبر کو دیکھ لینے  
 مدینہ پہنچنے کے جب الہی تو حال دل ہو گا اونپہ ظاہر  
 ہمارے دل کو وہ دیکھ لینے ہم اپنے دلبر کو دیکھ لینے  
 کہی نہ دریا کو دیون ترجیح یقین کامل ہے مجھ کو ایسا  
 اگر کسی دن نبی ہمارے جو دیدہ تر کو دیکھ لینے  
 عبت ہو تحقیق تم دکن میں ہے گل ہر یک خار اس زمین  
 چلو مدینہ کے بوستان میں رُخ پیغمبر کو دیکھ لینے  
 دن قیامت کا نہایت ہولناک ہو گا اب پشت آفتاب کی ادھر  
 اوس روز منہ آفتاب کا اس طرف ہو گا۔ اور ہر ایک شخص  
 گرمی سے آفتاب کے حیران و پریشان ہو گا۔ اور اوس روز  
 اچھے اچھے انبیاء تک کف افسوس لینے کہ حیف آج کے دن کیلئے

ہمنے کچھ نہ کیا۔ اللہ جل شانہ بڑے جلال کے ساتھ تختِ عداالت پر اجلاس فرمائے گا۔ اور ہر ایک کا انصاف ہر ایک کے موافق ہوگا۔ اوس روز عاصیوں کو کمال درجہ ہراس ہوگا۔ پریشان ہو کر ایک ایک پیغمبر کے پاس جائے گا۔ تمام انبیاء نے سرِ سلیمان نفسی نفسی کہتے ہوئے ایک دوسرے پر حوالہ دیتے ہیں۔  
آخر کار۔

پاس جب عیسیٰ کے مل جائیں گے	رو کے روح اللہ پروردگار لائیں گے
یچھ ہٹکنا ہر طرف کا چوڑ دو	مصطفیٰ سے عرض تم جا کر کرو
وہ اگر چاہیں یہہ اونکا کام ہے	شافع محشر اونہیں کا نام ہے

بقول مؤلف۔

وہ محبوب تھکے کہاے ہو ہیں	جو محشر میں تشریف لا ہو ہیں
شریعت کی رہ وہ د کہا ہو ہیں	جو بکڑے ہیں اونکو بناے ہو ہیں
قیامت ہے انبیاء کی یہ حالت	شفیع آپ کی کو بناے ہو ہیں
مچل کر شفاعت پہنچتی اپنے	نبی جوش میں ابتوا ہو ہیں
نہ کیوں جوش پر آئے دریا رحمت	گنہ پر ہم آنسو بھائے ہو ہیں
اے خورشید محشر ہیں خوف کیا ہے	وہ دامن میں اپنے چھپاے ہو ہیں
مجھ سے دیکھا وہ دیکھا خدا کو	حدیث آپ کو سناتے ہو ہیں

چلو دیکھ لینگے جمالِ ہیمبر خیال آئیگا غیر کا کس طرح سے یہی دل تو ہے عاشقِ شاہِ والا	نقاب اپنے رخسے اٹا ہو میں نبی میرے دلیں سائے ہو میں جو پہلو میں اپنے چہرہ ہو میں
---	--

اوٹھا ون کیون انکے نعلین نعلام اپنا جھکونٹا ہے ہو میں
--

تمام عاصیان ہر طرف اپنے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
تلاش کرینگے جب آپ کا تپا مل جائیگا آپ کے قدم مبارک پر سر کے عرض  
کرینگے۔

یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے انبیاء کے رہنما فریاد ہے ہو گئی کشتی غریبوں کی تباہ یا رسول اللہ لو جلدی خبر یا محمد سر پہ آیا آفتاب اُف رے گرمی آفتابِ شربی ہے او وہر میزان و پل کا دغہ	شافع روز جزا فریاد ہے اولیا کے بادشاہ فریاد ہے عاصیوں کے ناخدا فریاد ہے ہم پہ کیا کیا ہو گیا فریاد ہے آسمان دیجے ذرا فریاد ہے دل بہک کا جگایا فریاد ہے ایک طرف دوزخ جدا فریاد ہے
--	--

جبکہ پھر زمرہ آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس حاضر ہو کر چلائیگا۔ پھر رسول مقبول شفیع عاصیوں کو

گلب صبر آئیگا۔ آپ بھی تمام گنہگاروں کے ساتھ خوب روئیں گے۔  
 اور ہر ایک کے آنسو دامن رحمت سے بہہ نکلیں پونچھ کر تسکین  
 و دلاسا دینگے۔ اور تمام کو ہمراہ لیکر سر بسجود ہوئے جنابِ انورِ دین  
 و عافرائینکے۔

یا غفور و یا رحیم و یا مجیب بچہ ندادیگا جنابِ انورِ دین دیکھتے قدرت کو اٹھا سجدہ سے	رحم کر آفت بین ہیں تیرے عزیز سرا و کھالو بخشش ہیں ہم اسی اے سرعشوق یوں ناری نگر
---	---

اتنے میں ایک لشکر نمودار ہو گا جنکے کپڑے خون میں تر تیر رہیں گے  
 اور تنِ رخمون سے چور چور رہیگا۔ خضر تہ سیدہ بی بی فاطمہ زہرا  
 دریافت فرمائیں گے کہ بچہ شکر کس مظلوم کا ہے۔

پھر ملا یک بولینکے یا فاطمہ تیغ سونگے حلق پر جبکے چلی وہ جو آگے سبکے ہے خونی کفن اور پیچھے دیکھو اے بنتِ نبی خون سے اپنے ہوا ہے سرخ فام وہ جو صاحبزادی دامگیر ہے پھر تو زینب کے ہی دلبر آئیں گے	ہے تمہارے لعل کا بچہ قافلہ بچہ سواری ہے اوسی مظلوم کی قاسم ناشاد ہے ابنِ حسن وہ سواری آتی ہے عباس کی کٹھنے شانے میں تن زخمی تمام بی سکینہ دتر شہیر ہے فاطمہ کو زخم سب دکھلائیں گے
---	---

<p>آئیگا اکبر علی ہی ناگہان ایک بی بی آئیگی بس شمسار فاطمہ پوچھنے اوس بی بی یون بیکھ ہی یک مختارین محشر ہو گیا میرا والی ہے حسین ابن علی غمزدہ ہوں رونا میرا کام ہے کربلا میں لٹ گیا سب گہر کا گہر میرا والی نھر پیریا ساموا اور علی اکبر اٹھتا رو سال کا کربلا کا لیا کہوں میں ماجرا</p>	<p>ہوئے گاسینے پہ برجی کا نشان سر جھکائے اور روتے زار زار استقدراے حوروش و قتی ہیون جب زہر سے کھلی سر جھکا بی بی صاحبین بہو ہوں آپنی عاجزہ کا شہر بانو نام سے ہم کو امت نے ستایا استقدرا تیر سے حلقوم اصغر کا چہرہ ظالمون کے ہاتھ سے مارا لیا ظلم کیا کیا کرتے تھے سب اشتقا</p>
---	---

## قصیدہ

<p>اوس ساتی کو شکر کو بیٹہ دنی تھی ہے ہے دروندان سے عرق لگتا سردار مدینہ تھا گیا دشت میں بار سینے پہ چڑھا شہر تو شہر سرزمین جاقل ہوا بست پیمبر کا جگر بند</p>	<p>اور خشک گلا حلق پہ خنجر زدنی تھی اور ہے نجل آپکے لعل بینی تھی کیا خاک تو اضع سے خمیراوسکی تھی یہ بے لفتی اوسکی تھی اور بے طنی تھی جنت میں طہان روح رسول ملی تھی</p>
---	--

## مشنوی

<p>برہمنوں کی تیروں کی بوجھاڑ تھی  پر دعا کرتے تھے امت کے لئے  خوش ہوں گریسا سا کٹے میرا گلا  فکر کچھ پہ اصلاً نہیں تھی جسم کی  ہو گی جب فریاد اوس دلگیر کی  گو دین اصغر علی غنچہ دہن  گرد و پیش آئینکے سب ستمزدون  پوچھینگے زہرا کیسی دہوم ہے  دیکھو جب کو داس ہے دیوانہ ہوا  بی بی زینب آگے بڑھ کر آئینکے  اما جانی میں ہوں زینب دل جلی  دودہ کی بوا آئینگی جب شاہ سے  ہوش میں رونے سے جسم آئینکے  اے مرے لخت جگر اے نورین</p>	<p>شنوی صبر کرتے تھے حسین ابن علی  یا الہی عاصیوں کو بخش دے  ہو مگر نانا کی نسبت کا بھندہ  نیرسے پر بھی سہ دعائیں تہا بھیجی  پھر سواری آئینگی شبیر کی  ماتہہ کو تھامے ہوئے زینب ہمن  بازو پر روتے ہوئے حضرت حسن  بچے والا کون بچہ مظلوم ہے  خود بخود سینہ ٹڑکتا ہے مرا  مان کے گرد مون پہ یون چلائینگے  یہ مرا بھائی حسین ابن علی  فاطمہ لٹینگے بیٹے کے گلے  تب زبان پاک پر یون لائینگے  واحسنا واحسنا وحسین</p>
--	--

جب کہ خوب اثر دھام محشر ہوگا اسوقت میدان حشر میں جبریل  
نذاکریں گے کہ اے محشر یو اپنی اپنی آنکھیں بند کر لو اسوقت میدان  
حشر میں خاتون قیامت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا لائے ہن۔

بلکہ بعض روایات میں ہے کہ۔ اوس دن عورات کو بھی حکم ہوگا کہ اپنے اپنے آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ اوس دن آپ اس صلیت آئینے کے سیکو تائب دیکھنے کی نہوگی۔ یعنی عمامہ علی مرتضیٰ شہید خدا کا سر پر رکھے ہوئے۔ اور پیرہن زہر آلودہ حضرت امام حسن کا ایک طرف دوسرے طرف لباس حضرت امام حسین کا آغشته بخون دوش پر رکھے ہوئے۔ اور دندان مبارک رسول کریم کا جو جنگِ احد میں شہید ہوا تھا دہنے ماتہ میں لئے ہوئے آگر حضور احدیت میں پیش فرما کے عرض کریں گے۔

فہر یاد لیکے آئی ہے بیٹی رسول کی لختِ جگر ہے وہ مرا آنکھوں کا تارہ ہے مہمانِ بلا کے ہائے کیا سینگہ ہلاک کر کھل داویابی کو اپنے میں آئی ہوں	ساری کماٹی لٹ گئی مجھ دل بولوئی میں مجرم استغیا نے جسے ہائے مارا ہے ادر خاک پر پڑی رہی تھی اوسکی نشانی اسے حق ترے جناب میں فہر یاد لائی ہوں
---	--

یہ آہ وزاری اور بیقراری سیدہ کی حورانِ خلد دیکھ کر  
نالان اور سرگردان ہو کر آپ کو سمجھا رہی تھیں۔

حورون نے منکے نار و غما کو سہ کیا لزانِ تمہارے روئے سے افراتوا تم و خیر رسول ہو زاری نہ اب کرد	اے فاطمہ نہ رو کہ دل زار دکھ گیا ایسا نہو کہ عرشِ بلے خوف ہے بڑا راضی ہو رضا پہ نہا ہے چپ رہو
--	---



پس آپ اونکا بیچہ کلام سنکر غمگین و مضطرب زاری کنان بیچہ فرماینگے ۔

تیر جفا کا کسٹو نشانہ بنا یا ہے  
جسکا غوص ہے جو سے میر کیا گیا  
اور کس شجر کی شاخ کو جو یکے چہیر تھا  
جلتے ہوئے چراغ کو میری بجا دیا  
ہے ہے ذبیح فخر جو رو جفا حسین  
چہا تلی پہ چڑکے تیغ سے سر کو جدا کیا  
جنت کو تشنہ لب پیار اسدا مارا ہے  
جو سر گذشت گذری وہ سبناؤنگی  
دونکی مین اپنے مالو سے عرش برین ہلا

تسکو بتاؤ مین نے جہا نہیں تبا یا ہے  
سپر لگائی تیغ ہی دنیا میں لچ خطا  
کب مین نے کس درخت کو چڑھے لکھتا  
بیوجہ باغیوں نے یہ مجھ پر تم کیا  
ہے ہے وہ میرا ناز و نکا پالا ہوا حسین  
مین کیا کہوں کہ ظلم لعینوں نے کیا کیا  
بے جرم میرے لال کو یہ بات مارا ہے  
اے حورون سامنے یوں ہی نکال کے جاؤنگی  
پاؤنگی گر نہ داد تو اے حورون دیکھنا

یہہ حال پر ملاں جبریل امین دیکھ کر رسول الثقلین امام القبلتین شفیع الدین  
رحمت العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہونگے اور عرض کرنیکے کہ یا رسول اللہ آج روز قیامت ہے ۔

### مشہوری

فاطمہؑ ہے آج کچھ بگڑی ہوئی  
داغ ہوتا ہے بُرا اولاد کا  
سب جہنم میں یہہ امت جائیگی

قہر پر ہے اب جناب ایزدی  
خون میں تر ہے شہید کر بلا  
گرچہ زہرہ منہ سے کچھ فرمایگی

<p>بھہ دعا حق سے کرنیگے بار بار میری اُمت بد دعا او سکی نلے فاطمہ کے آگ دل کی سر دہو</p>	<p>سر برہنا ہو رسول کر دگار یا الہی فاطمہ کو صبر رک دور بی کے جگر کا درد ہو</p>
<p>اسکے بعد خود سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بحال پریشان گہرا کے ہوئے برہنا پا کھلے سر۔ بتوں پاک کے پاس شریف لائینگے۔</p>	
<p>اور یہ کہینگے دیہان، اے فاطمہ گدہ اُمت پھنسی ہے جرم میں مجھ کو چاہے اُمت پدر کی بخشدے امیرے کبریا</p>	<p>سمجھا اینکے بہت سا وہ پہلے بچشم تر بھہ روزداد کا نہیں روز حساب لازم یہ ہے کہ حق سے کرو آپ دعا</p>
<p>پس حضرت فاطمہ زہرہ زہ۔ یہہ سکر فوراً درگاہِ خدا میں عرض کرنیگے۔ کہ اے رحم الراحمین میں اپنے دعوے سے باز آئی۔ تو میرے باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت عاصی کو بخشدے۔ جو میرا اقرار ہے پورا کر دے۔ کہ تو نے میرا مہر شفاعت اُمت گنہگارِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مقرر فرمایا تھا۔</p>	
<p>رحم تجھ کو باپ مان سے ہے ہوا ایسا گداریاں رحمت جو شمین</p>	<p>اے خدائے خالق ارض و سما رونیے ہوگی جو زہرہ ہوشمین</p>

یون ندایا آفت سے ہوگی بار بار  
 نشانِ محشر کی دستِ روناہین  
 روناہین بہت نکامی روناہین  
 توجو چاہیگی سو ہوگا وہ ابھی  
 احمد مختار کی دلدار ہے  
 پھر دعا مانگے کی یون بنتِ نبی  
 بختے جہدم جائنگے سب عاصیان

یون ندایا آفت سے ہوگی بار بار  
 نشانِ محشر کی دستِ روناہین  
 روناہین بہت نکامی روناہین  
 توجو چاہیگی سو ہوگا وہ ابھی  
 احمد مختار کی دلدار ہے  
 پھر دعا مانگے کی یون بنتِ نبی  
 بختے جہدم جائنگے سب عاصیان

### قصیدہ

آپ روتے جائنگے ہمکو سناتے جائنگے  
 آپ دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائنگے  
 ہم سے پیاسو نکلیے دریا بھاتے جائنگے  
 خود وہ روتے آئنگے ہم سکر تے جائنگے  
 خود وہ گر کر سحر میں بکواٹھا جائنگے  
 لوحِ دل سے نقشِ غم کو اٹھاتے جائنگے  
 خرمنِ عسلیا پہ بکلی گراتے جائنگے  
 آکھتے تر سے لگی دلی بھاتے جائنگے  
 جرم کہتے جائنگے اور وہ چھپاتے جائنگے

پیشِ حق شردہ شفا عطا سناتے جائنگے  
 کشکانِ گرمیِ محشر کو وہ جانِ سیح  
 دمِ گلِ جانیلی جا ہے آہ کن آکھوئے  
 گلِ کہلیکا آج بچھ اوکے نسیمِ فیض سے  
 ہے اونہیں کے آنے کی اب پیرا افتاد  
 آئنگے کہیں کہیں لو عاشقو دیکھو وہ گریا تے  
 لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیرِ نیکے طرف  
 سوختہ جانوں پہ یہ پر جوشِ حیات  
 وسعتیں دیں دینے دینے دینے دینے

خاک ہو جاوین باہی جلکے لیکن ارضاً  
ہم تو ذکرِ مولدِ احمد سناتے جائینگے

### مثنوی

<p>جائنگے جنت میں اپنے سارے میٹھنگے سر سے عمل سے کو اوتار یک فرشتہ یون کریگا عرض تب یا محمد بولتا ہے پئے بہ پئے ہم سے یون کہتا ہے وہ سینہ کباب امتی ہوں سید کونین کا ہم نے خالق سے کیا عرض اسکا حال جا محمد سے کہو مجھ صاحبِ برا دور ہو جائیگی فرخت اور خوشی دوڑینگے دوزخ طرف بیساختہ وہ جو عاصی ہے جہنم میں پڑا اور اس کو احمد والا کو دوڑا سرد ہو جاوے گی سب آتش ابھی ہو ویکا موقوف ہر اک کا عذاب</p>	<p>سب کو بخشا کر محمد پیار سے تخت پر فردوس میں وہ ذی قار شاد جب میٹھنگے وہ فخر عرب امتی یک آپکا دوزخ میں ہے اور سپہ جب ہوتا ہے گرز و کاغذا میں گما ہو نہیں ہوں لاکھوں قبلا نام سُندر آپکا اے خوش خصال حکم مجھ خالق کا ہے ہم پر ہوا سنکے اک حضرت پہ حالتِ ہوگی اوسکے خاطر شافعِ روزِ خرا حکیم حق اور سد ملک پر ہوئیگا جلدِ بامِ قعرِ دوزخ سے کرو گر رہیں گے پاؤں دوزخ میں نبی کا ہو جاوینگے دوزخ کے خراب</p>
---	---

جب شتہ حکم حق یوں پائنگے  
 نذر خواہی کر کے اوس دم ثناورین  
 کر تثنیٰ بولینگے یوں مصطفیٰ  
 جانتا میں تجھ پہ ہے ایسا الم  
 ایسے مشفق ہیں شفیع المذنبین  
 یا شفیع خیر سب نبیوں کے شاہ  
 ہے ہمارا حال اور ونسے جدا  
 کیا کرین میزان پہ جا کر غم زد  
 اس سیاہی کو مٹا دو یا نبیؐ  
 اوس کو بھی بخشائے روزِ اخیر  
 یا الہی از برائے مصطفیٰ  
 یا الہی از برائے فاطمہؑ

زور برو حضرت کے اوسکولائینگے  
 اوسکو لے جا دینگے فردوسِ برین  
 اُمّتی مجھ سے نہ ہو ہرگز خفا  
 میں نہ کہتا اپنا جنت میں تو ہم  
 عرض کر نیکی کچھ اب حاجتِ ہم  
 ہم پہ ہوا کھمبر بانی کی نگاہ  
 ہم گناہوں میں ہیں ایسے بیکستار  
 سب دفاتر میں سیہ اعمال کے  
 ہم کو دوزخ سے بچا دو یا نبیؐ  
 ہے بڑا عاصی غلامِ دستگیر  
 پنجتن کی دوستی میں رکھہ سدا  
 ماتم شبیر ہیں کر خاتمہ

ہجرت فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو۔

جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی خبر ملکِ حبشہ  
 چو طرف مشہور ہوئی تب بہت سے لوگ اہل عرب کے آپ پر  
 ایمان لائے۔ اور بعضے مشرک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔  
 اقسام کے تکالیفات دینا شروع کئے۔ جناب باری سے

فوانِ نازل ہو کہ۔ اسے میرے حبیب اب تم مکہ سے مدینہ منورہ کو  
 رجعت کرو۔ پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بفرمانِ ربِ جلیل  
 اپنے حبیب اور ابنِ ام مکتوم۔ اور ابنِ مسعود۔ اور بلال۔ اور  
 سعد بن زید۔ وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ جملہ چھتیس صحابہ کو  
 حضرت امیہ حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ مدینہ  
 منورہ کو روانہ کر دئے۔ اور آپ منتظر حکمِ ثانی کے رہے۔  
 ابو جہل لعین نے حضرت کے مار ڈالنے کی مشورت کافروں پر  
 کر رہا تھا کہ ابلیس علیہ اللعنہ۔ ایک پیرمرد کی صورت بنکے اور کافروں  
 پاس آیا۔ اور مشورہ دینا شروع کیا کہ۔ آج محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا سر کاٹنا چاہئے۔ چنانچہ ابو جہل نے۔ اس کام کے لئے  
 بیس آدمیوں کو اہل قریش سے متعین کیا تھا۔ کہ جبریلؑ نے  
 آپ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے اس مشورہ کی خبر دے  
 اور شکم اللہ کا سنائے کہ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ آجکی  
 شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کے۔ حضرت  
 ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لیکر مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت کیجئے۔ اب  
 تمام کام اسلام کے دین انجام پاؤ گے۔

روایت ہے کہ غورِ ربیع الاول شبِ دو شنبہ نبوت کے تیسویں سال

اور شب معراج سے آٹھ مہینے کے بعد ترین سال کی تحمین  
آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمایا۔  
اوسے شب ابو جہل کے مقرر کئے ہوئے بیتِ آدمیوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تختانہ کا محاصرہ کیا۔ مگر اللہ جل شانہ نے  
اونپر ایک ایسا خواب مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم اوسے شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر  
سلائے آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ  
اوس محاصرہ سے نکل گئے بعد ایک ساعت کے ایسی آواز  
آدمیوں کو نیند سے ہوشیار کر کے کہا کہ اے یارو محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم بھاگ گئے۔ وہ بیسوں آدمیوں نے ننگے شمشیرین  
لیکر حضرت کے بستر پر آئے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سول خدا  
کے بستر پر آرام کر رہے ہیں۔ بیدار کر کے پوچھا کہ محمد کہاں ہیں  
آپ نے کھا مجھ کو معلوم نہیں۔ آخر ابو جہل کو خبر گئے۔ شیطان نے  
کھا کہ اے ابو جہل میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
ابو بکرؓ کو ہمراہ لیکر مدینہ کے طرف بھاگے ہیں۔ جلدی سے پیجا  
کرنا چاہئے کہ وہ۔ غارِ اطلِ جبل ثور میں چھپ رہے ہیں۔ پس تمام  
قریش نے پھلے ابو بکر صدیق کی خانہ تلاشی کی۔ بعد مدینہ منورہ

کی راہ لی۔ اس عرصہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسولؐ کو قبول کو خبر دے کے تمام قریش میں آپ کی ایذا رسانی کے قصیدے سے آپ کے پیچھے آ رہے ہیں آپ غارِ اٹحل میں چھپ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا۔ خدا کے حکم سے ایک بکری نے اوس غار کے دروازے پر جالاتان دیا اور کبوتروں نے۔ اوسین بیٹھے دئے۔ اور جبرئیلؑ نے آکر اوس پر خروش و خاشاک ڈال دیا تاکہ غار گہنہ معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکیں۔ جب کفار۔ اوس مقام پر پہنچے از حد تلاش کئے پتا نہین پایا شیطان لعینؑ چاہتا تھا کہ انسان کی شکل بنا کر۔ متلاشیوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا دکھلا دے۔ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب جلیل اوس لعین کو ایک پر اپنا ایسا مارا کہ۔ وہ دریا کے محیط میں جا گرا۔ آخر کفار و مان سے مایوس واپس ہوئے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک اوس غار میں سجدہ رہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ فونے۔ جو دیکھا کہ اوس نام کے اندر چاروں طرف سانپ اور بچوں کے بہت سے سوراخ ہیں۔ اپنے جسم کے کپڑے اور دستار پھاڑ کر اون سوراخوں کو بند کیا تب بھی اوس غار میں ایک سوراخ اور باقی رہا۔



ابوبکر رضی کے پاس سوائے زیر جامہ کے کوئی کپڑا باقی نہ رہا تھا  
 کہ جس سے اوسکو بند کرتے۔ آخر ابوبکر صدیق نے اوس سے لفظ  
 اپنے پاؤں سے بند کر کے بیٹھے رہے۔ اور اوس غار میں سا لگا  
 سال سے ایک اڑواہہ نمٹائے قدمبوس کی محضرت رہتا تھا  
 جبکہ اوسکو یا برنگنے کوئی راستہ نہ ملا۔ حضرت ابوبکر صدیق  
 کے پاؤں کو ڈسا۔ زہر نے ایسا اثر کیا کہ۔ ابوبکر رضی کے جسم  
 میں لرزہ پڑ گیا۔ تاہم آپ نے اپنے پاؤں کو سوراخ سے ہرگز  
 نہ ہٹایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعد نماز کے ابوبکر رضی  
 کا بیچہ حال دیکھ کر استفسار کیا کہ یا ابوبکر رضی تمہارا کیا حال ہے۔  
 ابوبکر رضی نے تمام حال ظاہر کیا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ۔ پاؤں اپنا ہٹا لو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے اپنا پاؤں کنچ لیا۔ پس اوس سانپ نے  
 سوراخ سے باہر نکلا۔ حضرت کے قدمبوس ہو کر آپ پر ایمان  
 لایا۔ پھر اوس سوراخ میں داخل ہوا۔ حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ابوبکر رضی کے اوس زخم پا کو اپنی زبان سے تین مرتبہ  
 چوس چوس کر تھوکا۔ حق تعالیٰ نے شفاء کے کامل بخشی۔ چوتھے  
 آپ اوس غار سے نکل کر مدینہ کے طرف روانہ ہوئے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کراغ النعمین پہنچے وہاں کا سردار۔ بریدہ اسلمی نے آپ کے تشریف لائیکلی کیفیت سنکر سات سو آدمی کے ہمراہ آپ کا استقبال کیا۔ اور سب کے سب مشرف بہ ایمان ہوئے۔ وہاں نے ربیع الاول کی سو لہویں تاریخ دوشنبے کے دن۔ قُبَّابین پہنچے۔ قبا مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔ وہاں کے بہت سے لوگ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ جب مدینہ منورہ میں آپ کے تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی تمام سردار وہاں کے معہ صحابہ جو پہلے سے مدینہ پہنچے گئے تھے حضرت عمر و حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ رسول خدا کا استقبال کر کے آپ کو لے گئے۔ آپ بیسویں ربیع الاول جمعہ کے روز داخل مدینہ منورہ ہو کر ابوالیوب کے گھر میں قیام پذیر ہوئے۔

بیان فضیلت زیارت روضہ منورہ اور مختصر احوال سفر بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ کا۔

سبحان اللہ مومنون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جس کے پروبر و خجل و شرمندہ ہے۔ بقول بولف۔

قصید

<p>             جلوہ مجھے دکھلاتے ہیں سدا رہیں              چل کر ابھی تم کوچہ و بازارِ مدینہ              ہو جائے میسر کہ ہی دیدارِ مدینہ              نگری کو بنا دیتے ہیں تمہارے مدینہ              بسنے کی گالوں پس دیوارِ مدینہ              سائے کے لئے کافی ہیں انجارجِ مدینہ              مدفن کیلئے ہیں یہی ہوں جھلارِ مدینہ              کشان سے معمور ہے دربارِ مدینہ              دنیا سے نرالی ہے یہ سکرِ مدینہ              ہوتے ہیں جہانِ صدقہ اذکارِ مدینہ              ہر وقت چبا کرتا ہے ہر خارِ مدینہ              جس وقت لکھا کرتا ہوں اشعارِ مدینہ              اللہ ہی کو روشن ہیں سب سارِ مدینہ           </p>	<p>             آنکھوں میں مرے پھرتے ہیں انوارِ مدینہ              فردوس برین کا ہے پچھلے نقشہ فرادینہ              حورانِ بہشتی ابھی آجائیں نکل کر              واروئی قسمت کو چلو لیکے ومان              روضہ کے تیرے پیچھے کیے قابل تو نہیں              خورشیدِ فلک کی بجے گرمی کا نہیں              تھوڑی سی زمین جھکو عطا کیجئے مولا              اوصافِ سنا کرتے ہو جا کر ذرا دیکھو              بخشش میں غلامینِ سخاوت میں کہوں کیا              جان تن سے نکل جاتی ہے سنے کو ٹپک              جس دینِ عداوت کا مدینہ کی سراسر              سنے کو چلے آتے ہیں رحمتِ فرشتے              اذنی سے ہوا و صاف مدینہ کا بیان کیا           </p>
---	--

بلبل ہونہیں شیدا گلِ رخسارِ نبی کا  
 مسکن مرا تحقیق ہے گلزارِ مدینہ

کیوں کر نہ ومان حبیبِ کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونقِ افرا  
 ہیں - اور بعد وصال کے ومان آپ کا روضہ منورہ بنا سچ تو ہے کہ

پروردگارِ عالم نے اوس سرزمین کو عجب شرف بخشا ہے کہ رات دن مہمان  
ابر رحمت برستا ہے۔ فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہیں۔ سر  
اور جبرئیلؑ و مائیکلؑ پاسبانی کرتے ہیں خوشحال اور بندگانِ مہربان  
جو وہاں جاتے ہیں۔ اور سعادت دارین پاتے ہیں۔ اور پانچون  
وقت کی نمازین مسجد نبویؐ میں گزارتے ہیں۔ ایکسہم عاجز و لاچار  
بے بضاعت ہیں جو ہر سال ہجرت رسولِ مقبولؐ میں بیقرار رہ کر کچھ  
غرض کرتے ہیں۔ بقول مؤلف۔

<p>نہ فرقت کے چھوڑے اور ہانپیکے قابل یہ جسے سرستہ دل کی مٹانے کے قابل یہ کچھ نکمہ نہیں ہیں لڑائیکے قابل یہ بستی ہے ویران بسانیکے قابل یہی دام ہیں دل پھنسانیکے قابل ہیں خنجر گلے پر پلانے کے قابل یہ آتش ہے دلو جلانے کے قابل یہ آنکھیں ہیں دریابھانیکے قابل مدینے میں اسے تو آنے کے قابل یہ پہلو میں کب تھا بٹھانیکے قابل</p>	<p>نہ ہم ہیں مدینے کو جانے کے قابل کسی طور سے دیکھیں تیریمیں وہ نور خدا ہے میں کس طرح دیکھوں مزا دلِ ہمبر کے رہنے کی جا ہے وہ کیسے نہیں ہیں دامنِ محبت کب ابرو تمہارے ہیں عاشقِ حق میں سوزِ تپ عشقِ احمد سے خوش ہوں فراقِ پیغمبر میں رونا ہوں ہر دم یہ ارشاد حضرت کا کس فرہوگا نہوتی جو دینِ نبیؐ کی محبت</p>
--	---

نہیں ہوں مین در در کھانیکے قابل  
یہہ بار شفا عت اوٹھانیکے قابل  
یہہ دولت سے ہر دم گمانیکے قابل  
نصین کوئی ہو کو چڑانیکے قابل  
زبان میری کسے ہلانیکے قابل  
یہہ صورت نہیں ہے دکھانیکے قابل  
نہ کیونکر قیامت ہوانیکے قابل

جگہ جھگو دینے پر اپنے دینے  
نہ تھا کوئی تمسانہی اور مرسل  
تو اب پرو ویمبر ہے بے حسد  
کہنے گنہگار دامن پکڑ کر پڑ  
ہے مداح جب آپ کا حق تعالیٰ  
وہ ہوں روسیہ پیش حق روز  
زمانہ شریعت خالی ہے بالکل

یہہ دوزہ دنیا ہے مگر تحقیق  
نصین اسے دل ہے لگانیکے قابل

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ  
مین کب پورا مسلمان ہوں گا۔ ارشاد ہوا کہ۔ جس وقت تو دوست  
رکھے اللہ کو۔ اوس شخص نے التماس کیا۔ کس چیز سے پہچانی جائے  
دوستی اللہ کی۔ فرمایا جب تو دوست رکھے اوسکے رسول کو۔  
یعنی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے۔ بیشک جو لوگ محبت  
رسول مین قوی ہین۔ اون کا ایمان بھی قوی ہے۔ اور جو  
لوگ آپ کی محبت مین ضعیف ہین۔ اون کا ایمان بھی ضعیف ہے  
اے ایمان والو جبکہ مدار ایمان کا محبت کامل ساتھ اللہ اور رسول کے

رکھا گیا ہے۔ تو تمکو لازم ہے کہ اطاعت رسول کی کرین تاکہ  
 خدا اور رسول تم سے راضی رہیں۔ حضرات مثل مشہور ہے کہ  
 حُبِّ الوطن از ملکِ سلیمان خوشتر۔ باوصف اسکے کہ جن حضرات  
 کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کامل ہے  
 وہ اپنے وطن اور ملک و املاک کو چھوڑ چھوڑ کر مدینہ طیبہ اپنا  
 حُبِّ الوطن قرار دیکھتے شبانہ روز اپنے حبیب کے روضہ کا جلوہ  
 دیکھتے۔ اور سچ وقتہ حضور نبوی میں سلام عرض کر کے سعادت  
 دارین حاصل کرتے ہیں سبحان اللہ مسلمانوں جس طرح سے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشرف المخلوقات ہیں اس طرح  
 وہ مقام کہ جہان آپ اب رونق افروز ہیں کونین پر شرف کہتا ہے  
 وہ کون مقام ہے۔ وہ مدینہ عرش کا نگینہ ہے جسکی فضیلت میں  
 بہت سے احادیث وارد ہیں سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے  
 زائران مزار اطہر کا۔ ملاحظہ ہو حدیث شریف کہ۔ مَنْ لَمْ  
 يَمُرَّ بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرَّ بِقَبْرِ  
 قَبْرِ بَعْدَ مَوْتِي فَمَا تَمَّ أَمْرِي فِي حَيَاتِي۔ یعنی  
 جس شخص نے میری وفات کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا  
 مجھ کو زندگی کی حالت میں دیکھا۔ دوسری حدیث میں وارد ہے  
 کہ۔ مَنْ نَزَلَ قَبْرِي وَحَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ یعنی

جس شخص نے میرے قمر کی زیارت کی قیامت کے دن اسکی  
 شفاعت مجھ پر واجب ہے۔ خوشا نصیب ارنگے کہ سبھو رنج  
 زیارتِ مقدس سے رخصۂ حضور کے مُشرَف ہو کر مستحق  
 اس نعمتِ عظمیٰ کے ہوتے ہوں عَشاق کے لئے تو دمانکی  
 گدائی بھانکی شاہی سے افضل تر ہے۔ خدا جمیع دیندار  
 بھائیوں کو نصیب کرے کہ مدینہ منورہ کو اپنا حب الوطن  
 بنالین۔ بقول مولف۔

### قصیدہ

دور میر دل سے سب بچ و محن ہو جائیگا  
 میں نہ سمجھا تھا عدوِ جرح کہ میں ہو جائیگا  
 خود بخود دور یا رحمتِ خوش کن ہو جائیگا  
 یہ یقین ہے آبرو و مشکِ ختن ہو جائیگا  
 بے ادب نام لے کر طے دہن ہو جائیگا  
 رومانی پر قصدِ جان و تن ہو جائیگا  
 آپکا دامن اگر میرا کفن ہو جائیگا  
 لائے شریف اسیرِ محن ہو جائیگا  
 خود خوشی سے دیکھنا نکرے کفن ہو جائیگا

جب سے فضلِ حق ہو وطن ہو جائیگا  
 آرزو میری یہی رہا کیا بندگی مجھے  
 جب سے یہاں سے اسو پریشانی  
 ہوئے لطفِ مصطفیٰ لائے ختن میں ہو جائیگا  
 حق تعالیٰ خود کیا ہے نامِ قدس کا ادب  
 لطفِ فیروزِ اجلوہ دکھا دیا نہی  
 خاک کہا نیکی نہ اور آتشِ جلائی مجھے  
 دلِ گلستانِ بنگیا ہے دُعا عہدِ عشق سے  
 جب کہ میرا لحد میں آکا ہو یا نبیؐ

جو روگے خشرین تم فیصلہ ایک کا اُطف نہ ونا ہو گیا کوثر کا اوس دم بانی جو قصیدہ نعتیہ میں لکھا ہے بارش	بس وہی منظور رب و المنن ہو جائیگا آپ کا شامل اگر آپ دین ہو جائیگا صادا و سپر ہو تو وہ صدق سخن ہو جائیگا
--	---

آفتابِ رُک کا تحقیق اندیشہ نکر  
سر پہ خلیں نبی سائیں ہو جائیگا

حضرات جس نے اپنی زندگی میں - بیت اللہ اور اللہ کے حبیب کا  
روضہ منورہ ندیکہا ہو - اوسکی زندگی بے تکمیل ہے - اگرچہ وہ  
کیسی ہی کیسی عبادت کیا ہو - جنکو کہ اللہ اور اوسکے حبیب سے  
قلبی محبت ہے وہ لوگ اگرچہ رفق برابر ہی استطاعت جانیکی  
نہ رکھتے ہوں بے خود ہو کر بارگاہِ رسول میں عرض کرتے ہیں -  
بقول مؤلف

میں ترپتا ہوں مدینہ میں آپ نیکے لئے دیر سے منتظر دید میں میری آنکھیں اے اجل مجھکو مدینہ کی طرف جانا ہے تمنا میری مدفن ہویشہ میں مرا یا نبی میں ہوں گنہگار تو کیا غم اسکا ہجر میں سبزہ عارض کے میں تیا بیت	قصہ فرماؤ نبی مجھ کو بلانیکے لئے مجھکو ترساتے کیونکہ کل دکھانیکے لئے کیون چلے آتی ہے بے وقت تنانیکے لئے دو جگہ تھوڑی سی مرقہ کے بنانیکے لئے آپ میں نارِ جہنم سے پچانیکے لئے ہم ہیں آمادہ بس اب زہری کھانیکے لئے
--	--



ہم وہ عاشق ہیں اگر وہ بھی جانگاہی کے لئے  
آئنگے احمد مختار سنا چکے لئے :

میری جاؤ گے اگر پھر میں تم کے تحقیق  
ہے مسیحا مرام جو دھانچے لئے

پس ایسے لوگ کی یاد اور کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود غیب سے  
فراتے ہیں۔ اور ان کو پیار و محبت سے اپنے حضور میں یاد  
کرتے ہیں۔ اور یہ غریب آبادہ بفر ہو کر اپنے احباب اور دوستوں  
رشتہ الفت توڑ کے کہتے ہیں۔ بقول مولف۔

دوستو تیرے پر نور کو جاتے ہیں ہم  
توڑ کر رشتہ الفت کو تمہارے ہی  
تجہ ہی تیرے کو چلے آؤ گے انساؤ گے  
ہے یہی اپنی دعا جلد مدینہ پہنچیں  
خاک ملجائی ہے جو وقت راقی کی  
ہم ہی ہیں شیفۃ شمع رخ نورانی  
ہم ہیں بیمار تب بھی پیر سے بہت  
شرم سے ابریں چھپ جاتا ہے خوشید  
قتل کو اپنے نہیں تیغ کی حاجت حضرت  
قصریت سے بھی پر نور کد ہے اپنی

گر خدا چاہا تو واپس نہیں آتے ہیں ہم  
دولت دید کو حضرت ہی پاتے ہیں ہم  
شاہ کو یا تمہاری ہی دلاتے ہیں ہم  
روکے ہاتھ اپنے طرف جھکاؤ تھا ہیں ہم  
اپنے آنکھوں کا اسے نہ بناتے ہیں ہم  
مثل پروانہ پروبال جلاتے ہیں ہم  
وشت تیرے کی ہو تو شفا ہیں ہم  
رخ پر نور پیر کو جو دکھلاتے ہیں ہم  
دیکھ کر ابرو خدا کو مر جاتے ہیں ہم  
دلکے داغوں میں عجب روشنی پاتے ہیں ہم

<p>فر و اعمال سے عصیان کو مٹاتے ہیں ہم          دامنِ احمقِ مختار میں حبیبِ عالم ہیں ہم          ابرِ رحمت کو سدا قبر پر پاتے ہیں ہم          تر سے امداد کو اسے لختہ کر کے دیتے ہیں ہم          چشم سے خون جگر اپنا بھاتے ہیں ہم          بزدلانچہیں کریں حبشہ بریں تے ہیں ہم          صورتِ ماہی بے آب چلتے ہیں ہم          ہین خفا پیرِ ربی جل کے مناتے ہیں ہم          یاندا تجھ کو گواہ اپنا بناتے ہیں ہم          حشر میں دولت دیدار کو پاتے ہیں ہم</p>	<p>تہن میں ایک اشکو کو بھیا کر سر روز          خونِ توشیحہ قیامت کا نہیں پہنچا          غمِ شبیر میں جب اُٹھتا ہے آہوں کا دھوا          سنکے فریاد کو شبیر کے حیدر نے کہا          یاد آتی ہے شہادتِ جوشِ بکلیں کی          داؤد خواہی کے لئے روکے کہاں سے لے لے          بیاس جب حضرت شبیر کی یاد آتی ہے          حبیبِ پابندِ شریعت نر سے دنیا میں          سنگِ دستی نے پہونچے ندیاں تیرے          چشمِ حق میں سے تجھے دیکھتے ہیں یا اللہ</p>
---	--

بختِ خوابیدہ اگر جاگے تو ہم آ تحقیق  
 بستر اپنا در اقدس لگاتے ہیں ہم

بر خلاف اسکے جسکے دل میں کہ شوقِ زیارت بیت اللہ شریف  
 اور روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ویسے  
 اچھے سے اچھے ذی قدرت ہی ہاتھ پاؤں پہلا کر قافلہ کا منہ نکلتے  
 رہ جاتے ہیں۔ اور اپنے بدنہیں پر کفِ افسوس مل ملے روتے ہیں۔  
 اور وہ غریب ضرور بارگاہِ رسول میں پہونچ کر زیارت سے شرف کو پہن

جبکہ حجاج سفر بحری و بری کے سیکڑ و این تکالیف سہکرا داخل مکہ منظر  
ہو جاتے ہیں۔ تمام مصائب استہضہ و دلچاہت میں اور زیارت  
بیت اللہ سے مشرف ہو کر شہنشاہ و شہنشاہش بیہ عرض کر کے رہتے ہیں

### قصیدہ

<p>دل نہ لہریں آگیا مولاناظر میں آگیا اوشکیا پردہ تو بس خفا نظر میں آگیا اگے کو موسیٰ کے جلوہ نظر میں آگیا اونکو جو ہوندا توخ اپنا نظر میں آگیا مظہر حق برخ کبر انظر میں آگیا مان مدینہ کا فقط رستہ نظر میں آگیا اسنکہ کے امراض کا نسخہ نظر میں آگیا</p>	<p>جب خدا کے فضل سے کہ نظر میں آگیا یخودی نے کر دیا پیادہ ہی کا خود لشترانی رہ گئی جب محض بانی تو نے حشر و حدت کیا میں تو کا قصہ فیعلہ آپ کو دیکھا جو میں نے اوس صنم کو دیکھا پہونچے مکہ بھی تو کب مقصود حاصل جس کو بینائی نہو خاک مدینہ سرمہ</p>
--	---

جب زیارت کعبہ اور جملہ مراتب حج سے فرصت ملتی ہے۔  
اشتیاق دیدار مدینہ منورہ میں سماعت ساعت عشاقونکے  
دلوں پر سانپیں لہراتے جاتے ہیں تو بے تابانہ یوں عرض کر کے زار  
زار روتے ہیں۔ بقول مولف -

### قصیدہ

<p>عجب تیرہ بختی ہے زیارت کو ترسے میں</p>	<p>جو جا کے بخت خفتہ ہم بندہ جائے میں</p>
---	---

<p>جور و تسہیل درِ دندان احمد تصور          دُسا کرتی آہر دم یا دابر و صورتِ غفر          اجل سر کیڑی ہے ہم ہی میں نے لیا          بوقتِ نزع دیدار نبی ہوتا ہے جب</p>	<p>ہمارے دیدہ تر صورتِ نسیان ہر تہین          تصور گیسوں کے مارنار ہکو ڈستے ہیں          جو ہو دیدار حضرت ہم کو کونستے ہیں          نکلتی ہے اوسمی روح تن اور شہتہین</p>
<p>یقیناً عاقبتِ باخیر ہوگی تیری تحقیق          کہیں ایمان والے مکر میں شیطانی نہیں</p>	
<p>بعد حج کے تخمیناً آخرِ حج تک قافلہ شہر مکہ میں قیام پذیر رہتا ہے۔ اور          وہاں کے تمامی متبرک مقامات کی زیارت کی جاتی ہے۔ اور شایقین          مدینے کو بعد انفرار حج کے دس بیس روز تک مکہ میں رہنا بھی از حد          شاق گذرتا ہے۔ اور اہالیان مکہ بڑے ہمدردی کے ساتھ عاشقان          محمدی کے خبر گیران رہتے ہیں۔ جب کوئی شخص کسی عاشقِ رسول سے          اس قدر بیقراری اور بے صبری کا سبب دریافت کرتا ہے۔          تو وہ زبانِ حال سے یہ عرض کر کے روتا ہے۔ بقول مولف</p>	
<p>ہے جنونِ جوشِ پل میر سنبھلتا کہ          بس رہا ہے مگر آنکھوں میں ہانکا نقشہ          دل مرا صورتِ سیمابِ تپا ہے بہت          دیکھنا کہیں پہنچتا ہوں درِ اقدس</p>	<p>دشتِ شرب کے سوا جی بھی بھلتا کہ          دیکھیں بوسہ درِ پر نور کا ملتا کہ          آپ کے ہجر میں آرام اوسے ملتا کہ          راستہ شربتِ نوری کا بھلتا کہ</p>

سہی کٹ جائے تو فرمان بجالاؤنگا جو شریعت کو نہیں جانتا ہے ختم تکی آپ اگر چاہیں تو میں رو پیہ اسکتا ہوں میں بہت مفلس و نادار ہوں اسٹارو	بھہ غلام آپ کے احکام ملتا کب ہے راستہ و سکو طریق کبھی ملتا کب ہے میں ہوں چار بہت پس مرا چلتا کب ہے نہیں معلوم قصد حق مجھے ملتا کب ہے
--	---

دور افتادہ تحقیق تڑپتا ہے بہت  
آچہاں نہ جسے قراپ سے ملتا کب ہے

جب عاشقانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عشق و محبت سے  
از حد سبقت رہتا ہے تو ان کے تکیں کمرے غیب سے بیدار ہوتے ہیں۔

### قصیدہ

چلے اے عاشقوا شہرِ مدینہ دیکھو نورِ مہر مسجد والا کا تجلی دیکھو اشتیاقِ شہر والا نہیں سارو عمر بھر کرتے تھے جس جائے پر آنکی دعا کرتی ہے سہنا رُقل کے خاکِ طیبہ	خوب اللہ کے محبوب کا ضمہ دیکھو آنکھ میں رکھلو جو وہ گنبدِ خضرا دیکھو اب چلو طالبِ مطلوب کا جلوہ دیکھو آج اوس تجا پر اللہ نے لایا دیکھو آگ میں ڈالو جو اک کا شیخہ دیکھو
--	--

ہند میں رہے عیث کرتے تھے فریادوں  
دوستو چلے ذرا تیرے بطحا دیکھو

اور بعض حضرات جو مدینہ منورہ میں ہجرت سے رہنے کا قصد کر کے جاتے ہیں انکو سب سے زیادہ یہ فکر ہر وقت لاحق رہتی ہے کہ آیا ہمارے آقا ہمارے اپنے شہر میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اکثر تجربہ کئے ہوئے لوگ کا مقولہ ہے کہ سکرار دو عالم جب کو چاہتے ہیں اوسکو شہر مدینہ میں رہنے کا حکم دیتے ہیں اور جب کارسنا پسند نہیں فرماتے اوسکو واپس کر دیتے ہیں۔ اسلئے مکہ ہی سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ استجارتی معروضات حضور نبوی میں عرض کرتے جاتے ہیں۔

بقول مولف۔

### قصیدہ

آپسے رہے جدا یوں ہی مری جانے دو  
ہجر احمد کا اسے اور بھی غم کھانے دو  
دل میں جو بات منہ پر تو ذرا آنے دو  
آتش عشق کو دل کی مرے بھرکانے دو  
دشت شرب کا پہلا کچھ تو ہو کھانے دو  
بنکے وحشی مجھے جنگل ہی ہٹا جانے دو  
لاکھ رو کو نہیں کہتے ہیں یہ دیوانے دو

سکو شرب مگر آقا مجھ پر آنے دو  
یہ عذیر خ کہن کتبہ ہے قسمت مری  
دراقدس یہ بلانیکا ارادہ کبے  
آپکے دامن رحمت کی ہوائے لیکر  
دل ہے پیاز تبخیر سے از حد میرا  
آپ کی زلف کا جب سے میں اسے ہوا  
دلو جان ہو گئے ہیں عشق میں تیرے مجنون

<p>آپکے چہرہ انور سے ہٹا دو پردہ روح کہتی ہے ابھی تک کل جاوونگی شیخ ابرو کا تمہارا زمین ہوا ہوں عاشق پتلیاں آنکھوں کی کہتی ہیں تڑپ کر مجھے بادہ خوار نہیں تمہارے جو ہوا ہوں شامل زندگو یا میں مری چشم کی محموری پر شانہ بنگر ترنگان کی تمنا ہے یہی سبزہ عارض رنگ پر کا جو آہم خیال دلو جانکو مگر کچھ خوف نہیں چلنے کا گوشت نہ روشن ہو جہاں نور سے آنکے اید</p>	<p>جو تمنا ہے مردل کی نکل جانے دو مگر محبوب کا جلوہ تو نظر آئے دو سرخچہ حاضر ہے اوس تیغ سے ٹھکانے دو شوق دیدار میں چلن نکل جانے دو مے وحدت کے گہلے رشتہ میں بچانے دو بادہ حب نبی کے بن یہہ پیمانے دو زلف احمد میں پریشان نہیں ٹھکانے دو دل بھی کہتا ہے زگرہوں کے پیمانے دو شمع خسار نبی کے بن یہہ پروانے دو گوشت احمد کے جو نشین میں در در آنے دو</p>
--	---

حدا حق نعت نبی جو میں لکھا کرتا ہوں  
درود دل کے پھیر میں تحقیق شفا خا دو

جسوقت قافلہ میں مدینہ منورہ کے طرف کوچ کا روز اور تاریخ  
سنائی جاتی ہے۔ عشاق محمدی اوس روز کو گویا روزِ عید  
سے بھی فزون سمجھتے ہیں۔ اور محبان رسول مقبول و جانِ ثارِ ان  
حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس دن کے آمد آمد کی انتظاری  
اس درجہ رہتی ہے۔ جیسے حجاج کو نہم ذیحجہ کا اشتیاق رہتا ہے۔

بارے بافضل انردی جب وہ روز آجاتا ہے۔ صبح صادق  
حجاج کا قافلہ سبوارئ شتر شرب کے طرف روانہ ہوتا ہے۔  
اور حجاج بفراق کعبہ بھیر عرض کر کے روتے ہیں۔

### قصیدہ

لیچلو داغ فراق کعبہ دلیر لچلو مان کر امن کا تبین اب ہو جا ہیں عاصیو بتے رہیں اشکِ ندامت چشم سے جو دما انگو دینے میں ہوتی ہے قبل	اس غم دوری کو بھی پیشین میر لیچلو تا مدینہ حرم کا ہمراہ دفتر لے چلو نذر روانہ دینی ہے اب بھر کے گوہر لیچلو حسین جتنی ہیں دلیں بسکو یکسر لے چلو
--	---

معصیت کو وہ عاجز ہے غلام و سنگ  
اوسکو ہی شاہنشاہ عالم کے در پر لیچلو

جب قافلہ مکہ سے روانہ ہوتا ہے۔ عاشقان رسول مقبول صلی  
اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے اپنے جامہ میں پہولے نہیں سماتے ہیں  
کوئی تمنا یا اسلام عرض کرتا جاتا ہے۔ اور کوئی ورد درود میں  
مشغول رہتا ہے۔ نہ کسی کو کہانے پینے کی خواہش رہتی ہے  
اور نہ کسی کو دھوپ کی تابش کا خیال رہتا ہے نہ مصائب  
سفر کا رنج و ملال بھر حال ہر ایک کا دل اپنے محبوب کے روضہ  
قدس کا جلوہ دیکھنے کی تمنا میں چور اور نشہ بادۂ حُب نبی سے



مخمور ہو کر کچھ عرض کرتا جاتا ہے۔ بقول مؤلف۔

### قصیدہ

<p>وہ بھی دن آئے مدینہ میں پہنچ جائیگا قصد کرتا تھیں فر دوس میں وہ جائیگا میں ہی بیمار ہوں حضرت کے شفا جائیگا حوصلہ کیا ہے مرسا منے پروانیکا مئے وحدت سے عجب حال ہے ستانیکا خوف کیونکر نہ ہو پھر طور کے جل جائیگا کیا ارادہ تراجم میں ترسانیکا ہے ارادہ ماسر خاں کے پر لائیکا مجلو ملتا ہے فراشیر و شکر کھانے کا دم بدم سجدہ ادا ہو گیا شکر انیکا</p>	<p>دل سنبھل جائے کسی طور سے دیوانہ کا جسکو بہاتی ہے مدینہ کی فضا اکلیل یابنی شہرت دیدار سے صحت بخشو رات دن جلتا ہوں نین شمع رخ روشن قل ہوا لدا احمد نشہ میں پڑتا ہوں ملام آپکے چہرہ تابندہ سے اٹھا ہے نقا اے فلک کج جانے نہیں دیتا ہے کیونکر فکر خامے کی ہے لکھنے گوشائے احمد لسب شیریں پیمر کی ثنا کا ہے خیال در پر نور پہ جسوقت پہنچے جاؤنگا</p>
---	--

جب مہوسی حضرت ہو بیس تحقیق  
پھر نکر قصد مدینے سے پلٹ آئیگا

قافلہ جب روز بروز سیکڑوں تکالیف اور مصائبات سفر  
سہک کوچ کوچ منزل بہ منزل طے کرتا ہوا کوہ مفرح تک پہنچا  
عشاق ہشاش و بشاش اپنے سوار یوں سے اوتر کر اوسپر

چڑھتے ہیں تو مدینہ منورہ وائے مد نظر ہوتا ہے۔ پس عشاق  
 ویکہر کر رہتا بانہ اپنے تمنائے دل کو ظاہر کرتے ہیں۔  
 بقول مولف۔

<p>دراحمد چب میرا گز رہو          خدا جس روئے نور کا ہے عاشق          نبی دوسرا پرین فدا ہوں          چراغِ داغِ عشقِ مصطفیٰ سے          الہی نزع کا جب وقت آئے          صبا پونچا تو میری التجا کو          بلا تے کیوں نہیں پائے جھکو          مدیتے میں مرو جاکر میں یار          خدا یا نکل دین میرے پیدا          جنہیں سچ خواہش فرزند یار          الہی بانی محفل پہ ہر دم          طفیل محفل میلاد حضرت</p>	<p>تو سنگ آستان ہوا ویرہ رہو          فدا و سپہ کن شمس و قمر رہو          تصدق میرے مادی اور پیر رہو          سر و لکھا ہی تے نور گھر رہو          جمالِ مصطفیٰ پیش نظر رہو          مدینے میں اگر تیرا گز رہو          خفا کس واسطے آپ استقدر رہو          دعا میں میرے تو اتنا اثر رہو          ترے عشق و محبت کا شمر رہو          بحقِ مصطفیٰ آنکو سپہ رہو          ترے فضل و کرم کی نظر رہو          قرون تر قہرِ جنت یہ رہو</p>
--	--

شاخوان محمد ہون میں تحقیق

مجھے کیا روزِ محشر کا خطر ہو

حضرات - مدینہ منورہ کوہ منفرج سے چار کوس کے فاصلہ پر تھا ہے جسے حبشہ منورہ  
 وہاں سے کچھ آگے بڑھتا ہے تو ہمارے سرکار دو عالم کی گنبد مقدسہ کے  
 چاروں قبے مثل برجیوں کے عشاقوں کے مد نظر ہوتے ہیں فوراً اولیٰ  
 اشتیاق بھرے سینے چور چور ہو جاتے ہیں۔ اور میا ختمہ کچھ اشعار بڑا  
 حال سے نقل آتے ہیں - قصیدہ

جب کوہ منفرج سے مدینہ نظر آیا	فرحت کے کرامت کا خزینہ نظر آیا
ہر سنگ سہر برگ سہر ذری ہو دانے	ایک جلوہ تابوت سکینہ نظر آیا
اسواج مصیبت کے طلاطم کا گیا ڈر	جو رحمت عالم کا سفینہ نظر آیا
ملتا ہے اسی باب سے بس قربا لھی	کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا
تعظم مدینے کا جو منکر ہے شقی ہے	یہ ادسکی شقاوت کا قرینہ نظر آیا
کیا افضل مدینہ ہے کہ از فرط خجالت	مکے کے بھی چہرے پہ پسینا نظر آیا
صد شکر خدا سنگ و پاک جو چوما	پر نور یہ اپنا رخ و سینہ نظر آیا
مسکین کے لئے در تراہی فخر سلیمان	ایمان کے خاتم کا نگینہ نظر آیا

بحان اللہ وہ روضہ منورہ کے گنبد کا نظر آنا وہ باغوں کا سبزہ وہ شہر محبوب کے  
 درختوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چیلنا اور ہر پھولوں کی کلیوں کا چٹخ چٹخ کر  
 کھلنا اور وہ خوشبو کا مہکنا۔ اور شبنم کی فوار اور وہ چاروں سمت  
 نور ہی نور کی بہار عجب ہی عجب لطف دکھاتی ہو چٹکی انجیس اور سقوت کا نظارہ

اگر چہ کمین ہوں میں اونہیں کا ہی دل کچھ جانتا ہے اور تمام عشاق اپنے اپنے  
سوار یوں سے پیادہ پا ہو جاتے ہیں کسی نے جوش و خروش کے ساتھ صلی علی کا  
نفرہ مارتا ہے کوئی بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے اور کسی کا دل اختیار سے

### قصیدہ

باہر ہو کتا ہے ۔

یعنی ہم آج مدینہ کے قریب آہو چکے  
جذبہ لطف سے با حال عجیب آہو چکے  
روضہ پاک تک نیک نصیب آہو چکے  
جبکہ ہم دور سے نزدیک عجیب آہو چکے  
آدر روضہ پر نور حبیب آہو چکے

نعمت حق کے خزانے پر غریب آہو چکے  
راہ چڑھتے تھی سامان بھی نہ تھا لیکر ہم  
تھے وہ بد بخت جو جگر کے وطن کو بہا گے  
ہر دعا ہو گی مجاب اب تو ہماری بیشک  
شکر حق کیا ہوا دہا جسے بھلا امی مسکین

حضرات قافلہ حب اسی شوق و ذوق میں ستانہ وار جھومتا رہا اور اس راہ  
کی سر زمین چومتا اپنے معشوق کے روضہ منورہ پر مثل پروانہ نثار ہوئی  
متنا میں ۔ بیر علی پر ہو چکا ہے ۔ بیر علی باب مدینہ کے متصل ایک باغ اور  
ایک چاہ ہے ۔ بس اسی کنوین کا نام بیر علی ہے قافلہ کا وہیں قیام ہوتا ہے  
وہ صبح صادق کا وقت اونٹوں کا بولنا اور وہ لال ٹنیوں کا جھلا کر جلنا  
عشاق کا اشعار عاشقانہ پڑھنا عجب لطف دکھاتا ہے ۔ قطعہ

نبی کا سبز گنبد نور کے سانچے میں ڈالا ہے  
مدینہ قطعہ جنت ہے سب شہر و جنت اعلیٰ

معطر ہے منور ہے مصفا ہے اجالا ہے  
بہارِ خلد آتی ہے نظر روضہ کی جالی ہے

اہلِ مینہ جوق جوق ہم دلِ مجروح اور کشتگانِ محبت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمِ جگر پر مرہمِ مژدہ وصال لگانے پشواۃ شریف لاتے ہیں اور ہر ایک سے خاطر و مدارات کے ساتھ فرماتے ہیں۔ **فضیل**

<p>حاجیو! و شہنشاہِ کاروضہ دیکھو          آبِ زمزم تو بیاغوب بھجائیں سب          وھوم دیکھی ہے درکعبہ یہ بتیابوں کی          خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ          واں مطیعوں کا جگر خوفِ سربانی پایا          مہرِ مادرِ کافر ایتیا ہے آغوشِ خطیم          زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ          وھو چکا ظلمتِ دل بوسہ سنگِ سود          بے نیازی سے وہاں کانتی ہوگی طاقت          جمعہ مکہ کا تھا عید اہلِ عبادت کیلئے          غورِ سن تو رضا کہنے سے آتی ہر صدا</p>	<p>کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کہہ دیکھو          آؤ جو دشیر کو شر کا بھی دیرا دیکھو          اونکے کشتوں کا بھی حشر سترنا دیکھو          قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو          یاں یہ کاروں کا دامن چیلنا دیکھو          جن پہ مانباپ فدا یاں کرم اؤ کا دیکھو          جلوہ فرما ہے یاں کونین کا دولہا دیکھو          خاک بوسنی مدینے کا بھی رتبہ دیکھو          جوشِ رحمت پہ یہاں زگنہ کا دیکھو          مجرموں اُویہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو          میرے آنکھوں سے میرے بیکار رو دیکھو</p>
--	---

حاج چاہے علی میں غسل کر کے لباسِ فاقرہ سے درست اور عطرِ معطر ہو کر روڈ پر رھتے ہوئے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ پر حاضر ہو کے باادب سلام عرض کرتے ہیں۔ جنت کی

لیا سی پر بیٹھتے ہیں۔ حضرات خدا ہکوا اور تھکو بھی ہاں کی حضورؐ  
مشرف فرماوے تو بعد صلوات و سلام کے عرض کریں گے قطعہ

شکر ہے آج مدینہ میں غلام آجھو پوچھو	کشور ہند سے مشتاق سلام آجھو پوچھو
یا نبیؐ کیلئے مقبول ہمارا ہی تسلیم	شوق دیدار رہا ہکمو دلام آجھو پوچھو

الغرض دس دن تک قافلہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے حجاج و دونوں وقت  
روضہ مطہرہ پر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرتے ہیں حضرات مدینہ  
والوں کا کیسا مرتبہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اس قدر جلد تباہ ہو جائیگا  
جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے بھائی نیشنل مشہور ہو کہ لیلہ کا گنا بھی بڑا  
ہوتا ہے۔ مجنوں کو اوسی کے دیکھنے کا سہارا ہوتا ہے میاں جو عاشقان  
رسولؐ میں اونکو دہاں رکھ اپنے اقا کے غلاموں کے قدم چومنا ہی  
تسکین خاطر کے لئے کافی ہے۔ جب گیا رہو میں روز قافلہ مدینہ سے  
رخصت ہوتا ہے تو شور و محشر قافلہ میں برپا ہوتا ہے عشاق کا جدائی کی  
بے تابی سے رونا اور بلبلانا۔ حجاج کا الفاظ رخصت زباں پر لاکے سلام  
رخصتی پڑھنا۔ قیامت کا نمونہ بلکہ اوس سے بھی دونا ہوتا ہے جب قافلہ  
مدینہ سے کچھ دور ہوتا ہے تو ہر حاجی حسرت کے نگاہوں سے پیچھے  
مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہے اور باپیشہم گریاں اور سینہ بریاں اس طرح کہتا ہو۔

## قصیدہ

یک بیک آہ کیا ہوا ماحیہ مدینہ رسول	وصل تھا بالہ نواب تھا ماحیہ مدینہ رسول
ہجر مدینہ اور ہم جلتے ہیں ہر کہا کے ہم	جینے سواتی ہے حیا ماحیہ مدینہ رسول
زندگی ہو تو ہو وہاں مت بھی ہو تو ہو وہاں	وانکی فنا بھی ہے بقا ماحیہ مدینہ رسول
دل سو جو پوچھتا ہوں نہیں رنج و ملال سب	کتا ہر تجھ سے دل مرا ماحیہ مدینہ رسول
مسکین دلیں سو جب چلے پھر کے بھی دیکھتے تھے	دیکھتے ہی دیکھتے چھپ گیا ماحیہ مدینہ رسول

حضرات مدینہ منورہ وہ مقام ہے کہ اسلام جہاں سے شائع ہوا۔ اور آخر زمانہ میں تمامی جہاں سے اسلام پھرو میں چلا جائیگا۔ جس طرح سانپ پیر پیر اپنے گھر میں چلا جاتا ہے۔ و جال مرد و کادیاں گذر نہیں اور برے لوگ وہاں رہ نہیں سکتے۔ مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ مدینہ نواسی کی بھٹی ہے جس طرح نواسی کی بھٹی سے نواسی پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے اسی طرح جو من مدینہ کو جاتا ہے رنگ عصیاں سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ حضرت شریف میں وارد ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا وہ مرد و تمام جہانین گشت کریگا جب مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس زادہم اللہ شرفاً و علیہ السلام کے طرف جائیگا فرشتوں کو سرگرم محافظت پا کر وہاں سے بھاگے گا۔ ای بھائیو دجال کے نکلنے کی جو جو علامات حضرت رسول خدا نے بیان فرمائی ہیں وہ سب اس وقت فی زمانہ پائے جاتے ہیں خدا کے کریم اپنے فضل و

کرم سے ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے۔ اور وہ ان کی حضور می سے مشرف  
فرمائے۔ ایسا کہ کسی عاشق کا قول ہے۔ **قصیدہ**

میرے سر پہ اب رطلن ہوا لٹے	میری روح واں اور تن ہوا الہی
سہینے میں لاش پڑا ہو ہمارا	میرے گور و کفن ہوا الہی
وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ	نظر میں وہ پیاری بہن ہوا الہی
ضیچ مست دس کے پردہ کا میرا	کفن ہوا الہی کفن ہوا الہی
بہاریں ہوں جو بن یہ باغ حرم کی	یہ بلبل وہاں نعرہ زن ہوا الہی
اوٹھے جھومتا ابراوٹھے کرم کا	شفاعت کی پڑھتی بہن ہوا الہی
قیامت میں پرچم نبی کے علم کا	میرے سر پہ سایہ فلک ہوا الہی

گنا جائے مسکین بھی مداح اوٹھا  
یہ مستقبل میرا سخن ہوا الہی

خدا کے پاک نے آپ کو مجموعہ محار و فضائل بنایا ہے۔ اب یہاں ایک  
سوال عاید ہوتا ہے۔ کہ جب ہمارے حضور کا عالی مرتبہ ہے تو نین پر  
قیام پذیر کیوں ہوئے لازم تھا کہ شل عیسیٰ علیہ السلام کے ہمارے آقا ہی  
اپنے مرتبہ کے لائق کسی آسمان یا عرش پر جلوہ گر ہوتے اس سے تو عیسیٰ  
علیہ السلام کا مرتبہ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا پھلا جواب یہ ہے کہ ہمارے  
شیخ المذنبین کو امت کی محبت بغایت درجہ ہے۔ چنانچہ جناب باری



فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِي الْمَدِينَةِ

یعنی اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت میں ہیں اور امت عذاب

میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے کفار قریش کو اسلام کی دعوت کی اور انہوں نے طوطی کی تکلیف پہنچائے

اور آپ سے کہتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو آسمان سے پتھر برسے لگنیں

حضور تو رحمت العالمین ہیں پھر سنکر آپ کو خوف ہوا کہ مثل اور امتوں کے

اس امت پر بھی اونکے سرکشی کی پاداش میں کہیں عذاب نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کی تسفی اس آیہ کے نزول سے فرما دیا کہ جب تک آپ ان لوگوں میں

ہیں آپ کے وجود باوجود سے یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس لئے

حضور نے فرش خاک اختیار فرمایا۔ دوسرا جواب اظہر من الشمس ہے کہ

جو پلہ گراں ہوتا ہے وہی جہک جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ تمام دیندار

بھائیوں کو اور دیندار بہنوں کو توفیق نیک دے کہ احکام خدا کے

پابند اور عشق رسول معظم کے مبتلا بنجائیں۔ اور خاتمہ خیمہ ہو اور دین

منورہ کے زرق زمیں بنجائیں۔ وقت آخر جمال النور دیکھتے ہی دیکھتے

خاتمہ ہو جائے بقول حضرت بلہا غفر اللہ ذنوبہ

### قصیدہ

جمال اپنا دیکھا نا وقت آخر

رسول اللہ آنا وقت آخر

<p>پلانا آ پلانا وقت حشر          بہ زیر آستانہ وقت حشر          ارے لوگو ٹپھانا وقت حشر          حد تک کہتے جانا وقت حشر          محبو تم چھٹا نا وقت حشر          خدا را حرم کرنا وقت حشر</p>	<p>میں سے شربت دیدار پہلو          ہمیں لیجا کے کوئی ڈالینا          بہل حسین کے نام محمد          عیوض کلمہ کے بس نام محمد          بیالار گچی کا پڑھکے صلوات          محمد رحمت اللعالمین ہو</p>
<p>رہے جب قبر میں بلہا تنہا          وہاں تشریف لانا وقت آخر</p>	
<p>مرا بخت خفتہ جگائے تو ہوتے          مجھے اپنا شیدا بنائے تو ہوتے          یہ بستی ہے ویراں بساے تو ہوتے          کبھی در پہ اپنے بلائے تو ہوتے          مجھے اپنا بندہ بنائے تو ہوتے          وہ نور خدا کچھ دکھائے تو ہوتے          جناب آپ تشریف لائے تو ہوتے</p>	<p>محمد جو رویا میں آئے تو ہوتے          کبھی اپنا جلوہ دکھائے تو ہوتے          وزا دل میں تشریف لائے تو ہوتے          بھٹکتا نہ میں اس طرح مثل مجنون          یہی دل میں حسرت مرے یا محمد          اوٹھا کر نقاب اپنے چہرہ سے صاحب          مرے جذب الفت کی کھلتی حقیقت</p>
<p>مرے خرمین جاں پہ تحقیق حضرت          تبسم سے بجلی گرائے تو ہوتے</p>	

بیان وصال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 برگردانی قلم شکستہ رقم کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہے  
 ہر حرف تازہ رقم، ہر کج اور غم سے آلودہ خاک۔ اور ہر سطر پر منہج اور غم میں سینیہ چاک  
 مدوام حیرت ہے کہ جس کے واسطے حضرت آدم اور ملائکہ و سجدہ نزار عالم تلموزین  
 آیا ہو وہ دنیا میں نہ رہی پس اور کوئی اس تیرہ خاکدان وحشت سر میں کیا ارادہ  
 قیام کا کر سکتا ہے؟ خاموش رہیدہ بیان زانوئے ندامت کسر نہیں پاوٹھا سکتا کہ  
 ابھی حال ولادت خوابہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر تھا۔ اور کون  
 مکان زمین و آسمان آوارہ تنہیت کا بلند تھا اب واقعہ جگرگداز وفات کس  
 زبان سے بیان کرے۔ لیکن جو حدیث نبوی (حیاتِ خیر الکمر و حیاتِ  
 خیر الکمر) یعنی میری حیات بھی تمہارے واسطے بہتر ہو اور مات بھی  
 تمہارے واسطے بہتر ہے۔ ضرور ہوا کہ کچھ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بھی  
 بیان کیا جائے۔ روایت ہے کہ ہجرت کے دسویں سال آنحضرت تین خدیجہ کو۔  
 خاتم النبیین نے اپنے یاروں کے ساتھ عرفات میں دو رکعت نماز ادا کی  
 اسی شام کو جبیر بن عبد اللہ علیہ السلام پھر آخری آیت لائے۔ **الدُّمُومُ اَمَلْتُ لَكُمْ**  
**دِينَكُمْ وَ اَنْتُمْ عَذِيبُكُمْ نَعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ اَلَا يُسْكِرُكُمْ**  
 یعنی آج کے روز کمال کیا میں نے دین تمہارا۔ اور تمام کی تم پر نعمت پائی اور  
 راضی ہوا میں تم کو واسطے تمہارے دین اسلام کو۔

پس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب ہے  
بعد اواسے حج کے مکانات آبا و اجداد کے ملاحظہ فرما کر احکام دین کی تلقین  
فرما کے کلمات رحمت کے زبان پر لائے۔

### قصیدہ

<p>خجست ہر کعبہ سے چھرم کہاں کہاں جی بھر کے اوسکو دیکھو پھر تم کہاں کہاں یہ جسم ہو وہ جان و زمین بھی اوسکی شاہی کرو طواف ایمان ہو پھر ہم کہاں کعبہ کہاں رخت لیسے نرات ہو دیکھو یہ ننگ نرات سبچو اسو ایک بات ہو پھر کہاں کعبہ کہاں رب بے جد اکعبہ ہر کب یہ بیت ہے عین ہو طواف واجب اس سبب پھر ہم کہاں کعبہ کہاں طاہر زیارت گر ملی سیری نہاں حاصل ہوئی کرو سلام خجستی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں خوامش تھی اوسکے دید کی جلوہ ند کھلایا بھی گروہ نہیں گھر ہی سہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں</p>	<p>خجست ہر کعبہ سے چھرم کہاں کہاں جی بھر کے اوسکو دیکھو پھر تم کہاں کہاں یہ جسم ہو وہ جان و زمین بھی اوسکی شاہی کرو طواف ایمان ہو پھر ہم کہاں کعبہ کہاں رخت لیسے نرات ہو دیکھو یہ ننگ نرات سبچو اسو ایک بات ہو پھر کہاں کعبہ کہاں رب بے جد اکعبہ ہر کب یہ بیت ہے عین ہو طواف واجب اس سبب پھر ہم کہاں کعبہ کہاں طاہر زیارت گر ملی سیری نہاں حاصل ہوئی کرو سلام خجستی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں خوامش تھی اوسکے دید کی جلوہ ند کھلایا بھی گروہ نہیں گھر ہی سہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں</p>
--	--

شاید آئندہ سال میں پھر اتفاق حج کا نہو۔ اس واسطے اس حج کو حجتہ الوداع کہتے  
ہیں اور اوس سال میں ورہ۔ اذاجاء۔ نازل ہوا۔ آپؐ حضرت جبریل علیہ السلام  
سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس جہاں رحلت کی خبر دیتا ہو۔ تمام صحابہ  
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شکر گریہ و زاری کئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اوس مقام میں درو پھلویا گیا، چنانچہ تیرہ نمازیں آپؐ نے فرما کر بکرمہ صلیق  
بنی اللہ تعالیٰ عنہ کی قید سے رہ گئے۔ آخر حجتہ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ  
منورہ میں تشریف لائے۔ اہل یقیع اور شہدائے احمد کے واسطے دعا ہے

مغفرت فرمایا۔ الغرض آخر اچھے چہرہ پر شنبہ کے روز میمونہ خاتون کچھ کہیں کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی بنی نعین۔ در دوسرا اور بخار شروع ہوا شدت  
 مرض میں سب زرد و اج مظهرات بیمار داری کو وہاں آئیں۔ ایک روز حضرت صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں کھانا رہو گے۔ یہوں نے مرضی مبارک سے آگاہ ہو کر  
 عرض کیا کہ جس جگہ آپ کی مرضی مبارک ہے۔ آخر کار حضرت نے اہل بیت کی  
 دست یاری سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں تشریف  
 لائے اور وقت آپ کو در دوسرا اور بخار کی نہایت شدت تھی۔ بمقامی بار بار  
 بستر پر کر وٹیں بدلتے تھے۔ سر مبارک بی بی عائشہ صدیقہ کے زانوں پر تھا۔ عائشہ  
 صدیقہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جسم اطہر از حد گرم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ۔ اے  
 عائشہ تمہاری اور میری مفارقت کا وقت قریب آیا ہے۔ بی بی عائشہ تے  
 یہ سن کر ایک آہ سر و دل پرورد سے بھرین۔ حضرت نے فرمایا۔ اے عائشہ  
 صبر کرو کُلْ نَفْسٌ ذَاِيقَتُہُ الْمَوْتَ ہر ایک کو شریعت موت چکنا ضرور ہے  
 اوسکے دوسرے روز جمعہ تھا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دے  
 جبوقت صلوات جمعہ کئے آئے صحابائے کرام کو بلا کر اون کے موٹھوں  
 پر ہاتھ رکھ کے بہار و شہوار می مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ مجھ میں  
 ضعف کی وجہ سے طاقت نہیں ہے۔ چاہئے کہ۔ ابو بکر نماز پڑھو امین  
 یہ سن کر تمام صحابہ بے اختیار رونے لگے کسی میں تاب ضبط کی باقی نہ تھی آخر

آپ نے بہارِ دشواری نماز ادا کر کے وصیت فرمائی کہ بھائیو میں نے  
 موافق وحی کے تمکو سب نیک و بد سے آگاہ کیا۔ اب وقت میرا آخِر پہنچا  
 تمکو چاہئے کہ بعد میرے تمام کاروبار ہو شکاری سے کریں۔ یہہ شہر  
 صحاباکو پورشِ غم اور بھی زیادہ ہوا۔ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ۔ یا رسول  
 اچکی شب میں نے یہہ خواب دیکھا کہ چادر عایشہ کے سر سے اڑ گئی۔ آپ نے  
 فرمایا کہ۔ یہہ نشانی اونکے میوہ ہونے کی ہے۔ اوسکے بعد حضرت عمرؓ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عدل  
 میرا توٹ گیا حضرت نے فرمایا کہ وہ عدل میں ہوں پھر حضرت عثمانؓ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خواب میں ایک ورقِ کلام اللہ  
 کا ہوا پر اڑ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ورق قرآن کا میری روح ہے۔ جو تن  
 سے ہوا ہوگی۔ علیؓ ہذا القیاس حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا کہ یا  
 رسول اللہ میرے خواب میں میری ڈال توٹ گئی۔ ہے آپ نے فرمایا  
 کہ یا علیؓ سپر تیری میں ہوں۔ توٹا اوسکا گویا میرا اس وارِ فانی سے جانا ہو  
 پھر حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا یا جبریلؑ میرے خواب میں  
 ایک درخت بزرگ گر پڑا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسے نذرِ عینین وہ درخت  
 میں ہوں کہ اس جہان سے جاؤنگا۔ جب مسجد سے حجرہ عایشہ میں تشریف  
 لائے۔ عایشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خواب میں میرے گھر کا

ستون گر پڑا ہے۔ فرمایا عایشہ جو عورت یہ خواب دیکھے اوس کا شوہر مرتا ہے۔

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت سلی اللہ علیہ وسلم ایک روز شدت مرض میں اپنے خاص اصحاب کو میرے گھر میں بلایا جس وقت اونکو دیکھا۔ نہایت شفقت اور عنایت سے اونکی غربت اور بیکسی پر نظر کر کے فرمایا۔ اے لوگو ہمارے اور تمہارے ایام فراق کے قریب آپہونے اور جلد ہی رخصت ہوا چاہتا ہے۔ نبی تمہارا اس جہان سے اصحاب کو یہ سُنکر صبر و استقلال ماتمہ ہو جاتا رہا۔ جس کو دیکھو ایک سکتے کا عالم تھا۔

الغرض صحابیوں نے پوچھا کہ۔ یا رسول اللہ آپ کب انتقال فرمائینگے۔ فرمایا بہت قریب۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کو غسل کون دے۔ فرمایا مردان اہل بیت سے جو قریب تر ہوں۔ پوچھا یا رسول اللہ کفن کس کو کرنا دیا جائے۔ فرمایا یہی لباس جو میرے جسم پر ہے کفایت کرنا ہی اور جو چاہو یعنی برد یعنی خواہ مصری یا اور کوئی کپڑا سفید جلیسا۔ پوچھا یا حبیب اللہ نماز جنازے کی کون پڑھاوے۔ اتنے میں کسی سے ضبط گریہ نہ ہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ جنابِ سالک بھی نہایت شفقت سے اب دیدہ ہوئے اور ارشاد فرمائے کہ۔

مسبر کر و رحمت خدا نازل ہو تیپراسے لوگوں کو جو وقت مجھے غسل دیکے کفناہ کے  
 قبر کے پاس رکھکے ایک لحظہ غلطی نہ ہو جاوے پہلے میرا پروردگار مجھ پر خود آپ  
 رحمت خاص نازل فرماوے گا۔ پھر میرے جنازے کی نماز جبریل مع ملائکہ  
 مقبرین کے پرہیگا۔ پھر میکائیل۔ پھر اسرافیل۔ پھر ملک الموت میرے اپنے  
 اپنے افواج کے۔ بعد اسکے مردان اہل بیت پھر عورات اوسکے بعد تم  
 سب لوگ جماعت جماعت آکے میرے جنازہ کی نماز پڑھتے جائیں۔  
 اور جو شخص یہ روی میرے دین کی کرے اوسکو قیامت تک میرا سلام  
 پہنچاتے رہو۔ ایک دفعہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیادت  
 کے واسطے جبریل علیہ السلام آئے۔ حضرت نے فرمایا کہ: یا اخی جبریل  
 بعد میرے دنیا میں تم آؤ گے۔ جبریل نے کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم آپکے بعد دس مرتبہ دنیا میں میرا نام ہوگا اور ہر مرتبہ ایک ایک چیز  
 دنیا سے لیا نام ہوگا حضرت نے فرمایا کیا چیزیں لیاؤ گے۔ جبریل نے  
 کہا یا رسول اللہ پہلے مرتبہ۔ گوہر صبر دنیا سے لیاؤں گا۔ دوسرے بار  
 گوہر شرم۔ تیسرے مرتبہ۔ گوہر محبت۔ چوتھے مرتبہ عدل۔ پانچویں مرتبہ  
 برکت۔ چھٹے مرتبہ۔ سخاوت۔ ساتویں مرتبہ۔ صداقت۔ آٹھویں مرتبہ۔  
 حلال۔ نوین مرتبہ۔ گوہر علم۔ دسویں مرتبہ۔ برکت قرآن مجید کی۔ جب  
 دس چیزیں دنیا سے اٹھائے جاویں گے۔ تب آمار قیامت کے ظاہر ہونے



پھر حضرت جبریل امین سے پوچھا۔ یا انخی جبریل حال میری امت کا بعد میرے  
کیونکر ہوگا جبریل نے کہا یا رسول اللہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے  
حبیب سے کہو کہ وہ اپنی امت کو میرے حوالے کر دیں۔ میں اون کا  
محاوظ رہوں گا۔ اور قیامت کے روز پھر صحیح و سلامت اوسکو تیرے  
حوالے کروں گا۔

روایت ہے کہ ایک روز جبریل علیہ السلام حضرت خواجہ عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ خدا کے  
تعالیٰ بعد سلام اور خیریت پرسی کے فرماتا ہے کہ اگر مرضی مبارک آگئی  
ابھی دنیا میں رہنے کی ہے تو کچھ مشکل نہیں شفا کے کامل عنایت کرو  
ورنہ اپنی جوار رحمت میں جائے آسائش کی تجویز کروں۔ حضرت نے  
فرمایا اعراج تو بہت ناساز ہے مگر۔

### قصیدہ

نہ مہر و وفائے جفا چاہتا ہوں	بھڑ حال تیری رضا چاہتا ہوں
نہیں مجھ کو حاجت ہی دیو رحم کی	جہاں تو ملے وان ملا چاہتا ہوں
شرف جانکرا بادشاہی سے بہتر	گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہوں
نظر کا مجھے تیرا لگا ہے کاری	کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہوں
وہ منہ دیکھہ بس رات و دن خوش بخت ہوں	ترسی زلف میں جا پھنسا چاہتا ہوں

میری جان ایمان تجھ پر سے قربان تو لے یا نہ لے میں دیا چاہتا ہوں

شدت مرض میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ۔ اے نور چشم راحت جان فاطمہ۔

### قصیدہ

سندہ اللہ کہلاتے ہیں ہم جو حقیقت ہی ہماری کیا کہیں  
دہونڈتے ہیں جبکہ حق کی فکرت کہیں گلشن ہو جو اپنا کیا عجب  
دیر سے مطلب نہ کہنے سے غرض  
صورت آدم نظر آتے ہیں ہم آہ بس کہنے کو شرارتے ہیں ہم  
آپ خود اپنے تئیں پاتے ہیں ہم عشق میں بس گل پہ گل کہا تئیں ہم  
ہر جہان جاناد ہیں جاتے ہیں ہم

حضرت سیدہ نے یہ سن کر رونا اور اولاد شروع کیا۔ اور کہا افسوس اب مدینہ ویران ہوا۔ انصار و اصحاب یہہ حال سن کر نہایت حیران و سر اسیمہ ہو گئے۔ اور جوق جوق آکر گرد مسجد نبوی کے جمع ہوئے۔ اور گریہ و زاری سے شور مچا کر پڑا کیا۔

### قصیدہ

دل کی ہم وقت میں شاہ کتب عالمین یونیاں اس بکینی کا حال اپنا کس کو سنایا یونیاں  
آہ بہنو بہنو کہو کہو سیدہ و نو جہانم شاہنا خاں تمہاری کہلا کر اب ہم کس کے کہا یونیاں

<p>بارگاہ سلطنت ہمارا گھر ارشاد و الا          دال کا ہوا اگلا ہی جان لگی جو ہم کو بین          سو کو نہ جو دی واد تم بن ہم نیکوئی کو بین          دنیا جو دوسرے ہم بھری نصرت پاؤں ہمیں</p>	<p>یہ حال اپنا فسون استعویں کو کہا دین فرماؤں          کو ہی کہا ہن ہر مساویہ لکھو بلوں فرماؤں          روئے ہم لاکھوں طرح حصی میں غل غل فرماؤں          لغت نبی میں جلاؤ قلم ہم کیونکہ جلاؤں قلموں میں</p>
---	---

حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماؤں زاری اچھا بونکی سنکار  
 ہزار و شواری مسجد میں تشریف لائے اور بلال کو حکم دے کہ کوچہ و بازار  
 میں ہنادی کر دو کہ وصیت واپسین سے کوئی شخص محروم نہ رہے۔ بلال یہ بولے ہوئے  
 یہ نیچے کے ہر بازار کو چہ میں آواز دے کہ اسے لوگوں آج بھی اٹھلاؤں کی آخری وصیت  
 ہے جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہتا ہو وہ مسجد نبوی میں جلد حاضر ہو جائے۔  
 نہیں تو پھر یہ رسول کہاں اور یہ وصیت کہاں۔

پس تمام مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنے دوکانین چھوڑ چھوڑ کر زن و مرد  
 روتے ہوئے مسجد میں حاضر ہوئے۔ اس قدر خلقت جمع ہوئی کہ محض  
 مسجد میں کہیں قدم رکھنے کی جگہ باقی نہ تھی۔ سید عالم مسافر ملک عدم  
 نے بعد حمد و سپاس حق تعالیٰ کے فرمایا کہ اسے بھائیو ڈرو اپنی ربت  
 اور اطاعت کرو اپنے رب کی نفس مارہ کی پیروی مت کرو کہ یہ بہت  
 بُری بلا ہے دیکھو آخر سب کو ایک روز فرما ہے

ہم کہتے تھے کہ بد میں عمل نفع دانی	خمسہ کیون دلا ایک نصیحت بھی تو دانی
------------------------------------	-------------------------------------

موت چہرہ زار سے خود غلطی کرانی	تو بھلا یہ تیرا وہ دنا نہرانی
شہم بابت زنداتائے ازین بارانی	
جب دنیائے بھالیا پس زبانت دوست	ولکے آئینہ میں نہ بھی نہ کی ہو دوست
مبتلا چہرہ کا چہرہ کی طرح دوست	ہمہ شب غمتہ و نقل شدہ از حمت دوست
روز اور طلب عشرت و ہم عصیانی	
ہو حباب پنی حیات ہکا بھر سے ہم	بندگی شہر ہی بندگی کیلئے اسے ہم
سایہ کی طرح جوانی کا ڈھانچا عالم	چند گونی کہ بہ پیری رسم و طوبہ کم
چہ کنی گریہ جوانی بہ اجل درمانی	
کیسے کیسے تیرے بزم میں گریہ و حسرت	موت نہ کر دیا اون سکون میں کامیوند
خواب غفلت میں یہ آرام کریگا تا چند	ہم نشینان تو بس زیر لہجہ خاک شن
بیشم عبرت بکشا خواجہ اگر انسانی	
گور کی فکر نے کی قلب کی خشک دنی	سارمی نیا نظر آنے لگی دنی سولی
چلدا یا گور غریبان یہ بعد محرونی	بر سر قبر کے رستم و گفتم چونی
گفت احوال چہ پر سی چو توانی دانی	
ہنسکے ہستی پہ کمال فنائے پوچھا	عیش و آرام میں اٹھ کو تو بھول گیا
حالم فانی پہ بے فکر ہے کر کے تکیہ	گرا زدا یقت الموت خبر نیست ترا
کہ توبہ ہوش و رہین عالم بہ گردانی	

و شکی الفت دنیا کارم یوں پایم  
 کسی عارف تو کیا رہے پاؤں زلزلہ  
 ہاں تو اس کے چہرے پر مسخ شریعت  
 اچھا میاں واوہ مومہ باش نیران

ترک دنیا کریں آئے کہ تو مجھ جہانی

اسکی بعد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیث انی شاکت فی الذلین کلام اللہ و  
 یعنی تحقیق میں مجھ پر اقم میں دو چیز ایک کلام اللہ دوسری بیعت میری علی کریم کریم اللہ  
 اور دوسری بیعت میری بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے چنانچہ اس بارہ میں حدیث شریف ہے  
 روایت کرتے ہیں۔ سَعْلُ بْنُ أَبِي قَاضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدَّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابُهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
 وَفَاطِمَةُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یعنی نازل ہوئی یہ جب آیت  
 شاہ لولاک نے یہ فرمایا  
 اور حسن کو بھی ساتھ بلا  
 پھر یہ کہنے لگے وہ ماہ عرب  
 فاطمہ حسن حسین و علی  
 ندَّعُ أَبْنَاءَنَا کی سب آیت  
 فاطمہ اور علی کو بلوایا  
 جمع چاروں کو ایک جگہ کیا  
 یہ میرے اہل بیت ہیں یا رب  
 میں بلا شک یہ اہل بیت نبی

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت ملک پنج تن ہوئے  
جو محبوب بنی ہے او سکواپ کے اہل بیت کی محبت لازم ہے۔ خداوند کریم  
پنج تن کے عشق و محبت میں غم بسر کر دے بقول مولف۔

ہوں از او محشر میں پنج و محسن سے  
میری جان نکل کر چلی میری تن سے  
فدا تمپہ ہوتا ہوں میں جان و تن سے  
نہیں مجھ کو الفت کسی گلبدن سے  
روان ہو یہ دریا بیٹے جوش نرس سے  
صدائے محمد ربیگی دہن سے  
میرے ہاتھ نکلنے میرے کفن سے  
ہنیں مجھ کو حاجت ہو گور و کفن سے  
نہ عنبر کی خواہش نہ مشک ختن سے  
اٹھاوے نہ کوئی ترے انجن سے  
یہ قسمت نے سیکھا ہے چرخ کفن سے  
مدینہ جو لیجا تے مجھ کو دکن سے  
چلا سوئے شرب نکل کر وطن سے  
ہمکتی ہے بوسے محبت سخن سے

محبت جو رکھتا ہوں میں پنج تن سے  
لحد میں وہ تشریف لاتے ہیں مسک  
ذرا جلوہ اپنا دکھا دو محمد  
میں عاشق ہوں تیرا تو مشوق میرا  
غم ہجر احمد میں آنکھوں سے میرے  
اٹھو نگاہیں جس وقت مرقد سے اپنی  
لحد میں بھی لگنے کو نفی ہمیر  
محمد کے کوچہ میں رکھ دینا لاشہ  
بسا ہے یہ تن عطر حب بنی میں  
گنہگار غاوم میں تیرا ہوں ات  
ستانا چلانا گڑا نا رولا نا  
مقدر کہا اے میرے تھے خالق قطعہ  
ترا افضل تھا جو نلائے ہیں آقا  
یہی لوگ کہتے ہیں اشہاء مسک

میں تحقیق طویل ہون شریک نہ تھا

ہنہیں مجھ کو جاہت و کون کے مجموعہ سے

پس بعد وصیت کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ۔ اگر کسی کو شیعہ سے ایذا پہنچے  
 ہو تو آج ہی بے تکلف ظاہر کرے کہ ابھی انتقام اوسکا ممکن ہے تاکہ میں  
 خاطر جمعگی کے ساتھ ملک بقا کو روانہ ہو جاؤں۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ انتقام  
 لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامناسب ہے کہ سوائے اللہ فتنہ  
 عقبی سے رسوائی و نیکی بہتر ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں منافق  
 ہوں اور کسی نے عرض کیا کہ میں کثیر النعم ہوں آپ نے کسے لئے دعا ہے  
 خیر فرمائے۔ اتنے میں عکاشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت نے  
 ایک منزل میں بے سبب میری پیٹھ پر تازیانہ مارا تھا مجھ کو انتقام  
 اسکا ہرگز منظور نہ تھا لیکن ہر گاہ حضور نے اس قدر اصرار فرمایا ہے  
 تو اظہار اوسکا ضرور ہوا۔ آپ نے فرمایا رحمکم اللہ عکاشہ انتقام چاہتا  
 ہے اوسنے عرض کیا بہتر یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و  
 سلم نے بلال سے فرمایا کہ فاطمہ کے گھر جا اور وہ تازیانہ اکثر لو ایوں میں  
 ہمارے ساتھ رہتا ہے اٹھا لا۔ بلال اقبان و خیران حد کو نہ بیقرار نہ کیا  
 جینے سے بیزار رہتے ہوئے جناب سیدہ کے گھر سے۔ وہ تازیانہ حضور  
 میں لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیانہ عکاشہ کے حوالہ کیا اور  
 صحن مسجد میں پھینک فرمایا۔ اس عکاشہ رحمت خدا کی نازل ہو چکی ہے

در نہایت اپنا مقام لے۔ تمام اصحاب و انصار اور اہل بیت یہ حال  
 دیکھتے ہی تھڑانے لگے مسجد میں ایک زلزلہ سا پڑ گیا حضرت ابو بکر صدیق  
 اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے تھے کہ اسے عکاشہ  
 مزاج شفیع عالم مسافر ملک عہد کا چند روز سے سخت علیل ہے عرض کیا تازیانہ  
 کے دو دو تازیانہ بھجوا دو اور آپ کو اس تکلیف سے معذور رکھد علی ہذا القیاس  
 دو نو شانہ اسے حضرات جنین جنی اللہ تعالیٰ عنہما نے مضطر و گریان  
 فرماتے تھے کہ اسے عکاشہ ہمارے مانا بسبب بیماری کے بہت ضعیف  
 و ناتوان ہیں۔ ایک تازیانے کے عوض نہرا نہرا تازیانے بھجوا دو اور ہمارے  
 جد بزرگوار کو اس حالت رنجوری میں مت تکلیف پہنچاؤ سنے عرض کیا  
 صاحب زادو امر! مقام غیر شخص پر منتقل نہیں ہو سکتا۔ پس حضرت سید عالم  
 رسول مکرم نے فرمایا۔ اسے عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا اجل فرصت نہی  
 ایسا نہو کہ پھر یہ مواخذہ عاقبت پر باقی رہے۔ عکاشہ نے عرض کیا۔ یا  
 حبیب اللہ میں اوس دن برہنہ تن تھا۔ اور حضور اس وقت پیر میں پچھلے  
 ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے فی الفور پیرا ہن جسم مطہر سے علیحدہ فرما دیا  
 تمام اہل محفل اس وقت عجز سے روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ اور ملائکہ  
 مقبرین بیت سے تھڑاے۔ الغرض عکاشہ اٹھا با ارباب ہر نبوت  
 خاتم رسالت کا بوسہ لیکے عرض کیا۔



میں ہوں بلکہ یا رسول اللہ	تیس ہر بار یا رسول اللہ
کیا نہیں آپ کو میرے دل کا	حال اظہار یا رسول اللہ
آپ کا ہون میں مجھ سے بھر خدا	مت ہو نیز یا رسول اللہ
پر خطا ہوں سزا دو جو چاہو	تم ہو محنت یا رسول اللہ
جو کہ چاہو کرو تمہارا ہون	تم ہو سزاوار یا رسول اللہ
ہے دل و جان سے آپ کا حافظ	عاشق زار یا رسول اللہ

اور رکھا کہ یا حبیبی۔ آرزو میری یہی تھی کہ دم و اسپین ایک مرتبہ اس  
مہربانوت کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں پس انتقام کے حیکہ  
میں نے یہ دولت حاصل کی۔ ورنہ جناب اقدس نے نہ کبھی مجھے  
تازیانہ مارا اور نہ یہ غلام مجال انتقام کی رکھتا تھا۔ آپ نے عکاشہ کے  
حق میں دعائے خیر فرما کے۔ دولت سرائین تشریف لائے۔ ایام مرض  
میں بلال ہر روز نماز پنجگانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرتے  
تھے۔ آپ مسجد میں تشریف لاتے۔ اور نماز جماعت ادا فرماتے آخر مرض  
میں عشا کے وقت بلال حجرہ کے دروازے پر جا کر پکارے۔ اَلصَّلَاةُ  
يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔ طالب وصال خدا عازم ملک بقا شدت مرض کے  
سبب سے باہر تشریف نہ لاسکے۔ فرمایا۔ ابوبکر سے کہو نماز پڑھاؤں۔  
عائشہ صدیقہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا باب کثیر الخزن اور بڑا

نیشیق الثقب ہے آپکا مقام خالی دیکھتا رہا نہ لاسکیگا۔ پھر حکم ہوا کہ ابو بکر  
 نماز پڑھاویں غرض بلال میرا ملال یہ حکم سنکر زار زار روتے ہوئے واپس  
 ہوئے اور کہا کہ اسے کاش میں پیدا نہ ہوتا۔ یا پہلے ہی مر جاتا تو اپنے  
 اقا کا یہ حال آجکے روز ان آنکھوں سے نہ دیکھتا۔ اب بھلا رسول اللہ  
 میں کیونکر جیونگا۔ اور کس طرح سے دلوں کو صبر و وزنگا۔ آخر گوگو بلال نے  
 حکم نبوی سے صدیق اکبر کو مطلع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز  
 کے واسطے ٹھٹھ ہوئے۔ جبوقت مقام خیر الانام کا خالی دیکھا ضبط کر کے  
 تار سے بے اختیار رو رو کر کہتے تھے۔

کج بانی اسے سچ من کجائی  
 لگا ہی کن جندار ابر بکائی  
 رخصم یا نبی اللہ رحمہ  
 ضعیف و ناتوان وزارت کے  
 نہ ہجرت سینہ ام افکار تاکے  
 ز محروم لاچار افواج نشینی  
 طیب دل نواز من کجائی  
 بین سوز و گداز من کجائی  
 بفرق خاک رہ بوسان قدم

مردم از تپ و درو ج دالی  
 چو دار وے ہمہ درو ج دالی  
 نہ بھجوری برآمد جان عالم  
 خلیل خستہ دل بیمار تکی  
 خلیدہ درو لم این خار تکی  
 تو آخر رحمتہ اللعالمی  
 تو اے دانائے دار من کجائی  
 تو اے سامان و از من کجائی  
 نہ جھرو پائے در معن جسم نہ

علیل تو گرفتار بلا هست	بزرگم دل ز غم مبتلا هست
لبت ہر درد و ہر غم را شفاست	چو دستت یا بنی دست خداست
بدہ دستی زیبا فتادگان را	مکن دلدارے دل دادگان را
بہمن تا این غم و درد و بلا ما	جنہ داری حال ما گدا ما
شم بمل ز تیغ ہجر شاہا	من آہا شم آہا شم آہا
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہی	کنی بر حال لب خشکان نگاہی

## شعر

در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد	حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد
فریاد و زاری اصحاب کی جسوقت سماع مبارک میں پہنچی آنکہ میں کہو دین	اور بی بی فاطمہ سے دریافت کیا کہ اسے قرۃ العینی یہ کیا شور ہے۔ عرض کیا
کہ بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان۔ جملہ صحابہ آپ کی فرقت میں بچار	ہو کر گریان یہ عرض کر رہے ہیں۔

## قصیدہ

ہم احمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین	پس و نکلے کہا کر کس کے کہا دین
ہمارا بہن دین و دنیا میں کوئی	کہو حال دل اپنا کس کو سنا دین
جمال مبارک دکھاؤ خدا را	سہر شک اپنے آنکھوں سے کتنا دین
بہن چین دیتی تہ دلی تمہاری	ہم اس غم سے جان اپنی کیونکر بچا دین

رسولِ حقؑ آپ جلد ہی خبر لو	سب جھالو ہمیں تاکہ کرنے نہ پائیں
تمہاری سوا ہمارے کو نون و کائنات	نہیں آسرا پاس پھر کہیں کے مایوس

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کا یہ حال شکر اقبال و خیر ان پھر مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ تمام اصحابہ کو دایا سا دیکر فرمایا کہ۔ اے لوگو کوئی پیغمبر اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا۔ اور میں بھی نہ ہوں گا۔ قریب ہے کہ تم سے جدا ہو جاؤ گا خدا تمہیں نبی دے۔ اور تم کو خدا کے سپرد کیا۔ روایت ہے کہ ایک دن خلاصہ موجودات خواتین کا ثبات صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کرم اللہ وجہہ کے زانوں پر سر مبارک رکھ کر انکھیں بند کر لیں۔ اور رنگ چھو نورانی کا متغیر ہو گیا۔ فاطمہ زہرہ نے کہا۔ وَاَلَا اَبْنَا۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پھر کہا بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان زرا آنکھ کھولئے۔ اور زبان سے کچھ بولئے۔ جب جواب نہ پایا رو رو کر خبر پائیں۔

## اشعار

کجائی اسے پدر آخر کجائی	ز حال من چہین غافل چائی
بمردم از تپ و در و جدائی	بلکن رحمی حن را برابر بکائی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فاطمہ الزہرہ کو بقیہ ار پار پاس بلایا اور اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔ خداوند تو فاطمہ کو صبر دے۔ امن و امن

دو روز صاحب زادہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئے  
 اور وہ برگ گل سا رخسار و بونگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے  
 مبارک پہ ملتے اور عرض کرتے تھے کہ جد بزرگوار آپ کی مفارقت سے ہمارا  
 کیا حال ہوگا۔ بے آپ کے ہمارے مان اور باپ کی کون غمخواری کریگا  
 ازواج مطہرات اور صحابیوں کے رونے سے زمین و آسمان کانپتا تھا۔  
 آپ نے انکھیں کھول کر فرمایا۔ لوگو صبر کرو۔ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔ یعنی صابرون کے ساتھ اللہ ہے یہ فواید  
 آپ نے بھی خوب سارویا۔ ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ معصوم  
 بین آپ کے رونے کا سبب کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ امت کی بھاری  
 اور بیکسی پر روتا ہوں۔ بی بی فاطمہؓ نے پوچھا اے پدر مہربان میت  
 کے دن میں آپ کو کہاں پاؤں گی۔ فرمایا۔ جنت میں لو اے حمد کے  
 نیچے آمرزش امت کے واسطے دعا کرتا رہوں گا۔ عرض کیا کہ اگر وہاں  
 پاؤں۔ فرمایا پھر اٹھ کے پاس امت کی نجات کے واسطے دعا  
 کرتا رہوں گا۔ کہا جو وہاں بھی زیارت نصیب نہ ہو۔ فرمایا میرا ان کے  
 قریب ثقل اعمال امت عاصی اور دوزخ کے درمیان میں حائل رہوں گا  
 اور کسی پر آنچ نہ آنے دوں گا۔ پوچھا اگر وہاں بھی ملازمت حاصل نہ ہو۔  
 ارشاد ہوا کہ کنارے حوض کوثر کے تشنہ گامان امت کو پانی پلاتا

رہ ہونگا۔ یہ سنکر بی بی فاطمہؓ نے کہا الحمد للہ میرا باب ہر جگہ ہر حال میں شفیع گنہگار ان است ہے۔ ساتھ ہی نصرت و یاس الگھین ٹوٹا گیا۔ گئیں۔ آہ مجھ تو ایسا بیمار بنی ہمارا اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ پھر ہم گنہگار ان است کو گونہ گارتا یا یہ فرقت آئیگی۔

روایت ہے کہ دو روز تک جبریل علیہ السلام عیادت کے واسطے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور مزارِ کمالِ جمال پوچھتے تھے۔ ایک روز حضرت نے جبریل سے کہا اسے جبریل میری عمر نو سال کی تھی ترستھ سالی کہتے ہوئے۔ بہترین نے کہا یا رسول اللہ ستائیس سال اپنی عمر کے معراج شریف میں گذر گئے تیسرے دن جبریل علیہ السلام بھڑکے اور عرض کئے کہ یا رسول اللہ حق تعالیٰ کو اب فرقت آپ کی ہرگز گوارا نہیں۔ آج ملک الموت کو حضور اقدس میں بھیجا ہے۔ اگر اجازت ہو تو حضور زمینِ حاضریہ فرمایا کہ آنے دو پس حضرت جبریل علیہ السلام آبدیدہ ہو کر بنامِ ملائکہ خیر الوداع الوداع کہتے اٹھے۔ اور کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج سے پھر اتفاق دنیا میں آئینکا نہ ہوگا۔ یہ آنا جانا دنیا میں صرف آپ کے واسطے تھا جواب ختم ہو گیا۔ قدمبوس ہو کر گئے۔

الفرق سے حق کے پیارے الفرق	دلی و حاجی ہمارے الفرق
----------------------------	------------------------

اپس تیرے کیونکر آؤں دوا کے	اے میرے آنکھوں کے تاری الفراق
جلن جاتی ہے تیرے فرقت میں ہا	لے خرق کے ڈلا رہے الفراق
دور مت رکھو خدا کے واسطے	اے نبی برحق ہمارے الفراق
ایک فرقت میں اب دل تنگ ہے	اسلمد کس کو پکارے انفراق

الغرض ملک الموت نے آستانہ نبوی پر آکر کہے اسلام علیہ وسلم  
 اہل بیت النبوة و معدن الرسالت۔ اجازت ہو تو حاضر ہوؤں۔ اس وقت  
 بی بی فاطمہ حضرت کے سر ہاتھ میٹھی تھیں۔ جواب دیا کہ رسول اللہ  
 شہداء اصراض میں مبتلا ہیں اسوقت ملاقات نہوگی۔ مکررا ذون طلب کیا  
 وہی جواب پایا تیسرے مرتبہ کہ ایک بلند آواز سے اجازت چاہا جس سے  
 تمام مکانات گونج اٹھے سننے والوں کا جسم ہیبت سے کانپ گیا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کھول کر دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے بی بی  
 فاطمہ نے عرض کیا کہ۔ بابا جان ایک اعرابی دروازے پر کھڑا ہے اور  
 اجازت اندر آنے کی چاہتا ہے۔ ہر چند عذر کرتی ہوں نہیں مانتا  
 آپ نے فرمایا اے فاطمہ۔ یہ ملک الموت ہے۔ مٹانے والا لذتوں کا  
 ہوشیے والا راحتوں کا۔ یتیم کرنے والا فرزندوں کا۔ بیوہ کرنے والا  
 عورتوں کا۔ بی بی فاطمہ یہ سن کر رونے لگیں۔ جناب سید المرسلین  
 نے فرمایا۔ جان پدر مت رو۔ تیرے رونے سے حاملان عرش

روتے ہیں۔ پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت دیا۔ غرہ اسیل  
 علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ حق تعالیٰ مجھے آپکا  
 فرمان پروا کیا ہے۔ اور حکم ہے کہ بلا اجازت تسبیح روح نکرون۔  
 اگر حضور بخوشی تمام اجازت دین تو بہتر ہے۔ ورنہ اسیطیح واپس چلا  
 جاؤں ارشاد ہوا کہ جبرائیل کو کہاں چھوڑا۔ عرض کیا آسمان دنیا پر تھے  
 اوسکے پاس بادائے تغریٰت آتے ہیں جنہور کی غزا و اسی میں مصروف  
 ہے۔ اس اثنا میں جبرائیل امین حاضر ہو گئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ اسے جبرائیل تم نے ایسے وقت میں مجھے تنہا چھوڑا۔ اب سفر  
 انفرت درپیش ہے کوئی مشورہ ایسا سناؤ کہ جس سے خاطر میری ٹھہرن  
 ہو جائے عرض کیا یا رسول اللہ باغ جنت آراستہ اور آتش و فزخ  
 افسردہ۔ جو یہ جن سے اس پر آستہ جلوہ افروز ہے حضور کے منتظر ہیں۔ اول  
 وہ شخص کہ جسکی شفاعت قیامت کے دن منظور بارگاہ احدیت ہوگی  
 وہ آپ ہوں گے۔ اور خاندانے تعالیٰ آپکی ملاقات کا از حد مشتاق ہے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جبرائیل یہ سب کچھ سہ  
 مگر مجھے ہر دم امت کا ملال ہے اور ہر وقت یہی خیال ہے کہ قیامت  
 کے دن انکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ جبرائیل حضور احدیت میں عرض کیا  
 یا اے تعالیٰ میں نے سب اشارتیں تیرے حبیب کو سنایا لیکن غلط



اتحس اتبک مطمئن بنہیں کچھ اور مردہ چاہئے جس سے مزاج عالی مسرور  
 اور مطمئن ہو۔ حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے کہو کہ آپ کی امت  
 کا کوئی شخص اگر تمام عمر حرم وعصیان میں آلودہ رہے۔ اور موت سے  
 ایک سال پہلے توبہ کرے سب گناہ ادا اسکے بخشو گا۔ حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کا حال کسی کو معلوم نہیں شاید کہ ایک برس  
 پیشتر توبہ نصیب نہو۔ ارشاد ہوا ایک مہینہ پہلے توبہ کرے۔ فرمایا ایک  
 مہینہ اور ایک ہفتہ یا ایک دن یا ایک ساعت بھی بہت ہے۔ شاید  
 توبہ مسیہ نہو۔ آخر خطاب ہوا کہ اگر آپ کی امت سے کسی نے تمام عمر  
 فسق و فجور میں گزارا ہو مرتے دم آنکھوں سے اشک بجائے اور  
 اعمال اپنے یاد کر کے پشیمان ہو اوسکو بخشو گا۔ اگر پشیمان بھی نہو تو۔ اوسکو  
 ابھی شفاعت سے نجات دوں گا۔ یعنی اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ۔ اے جبریل اب تین باتوں کی مجھے اور آرزو ہے۔ امیدوار ہو  
 کہ میرا پروردگار وہ بھی قبول فرما دے گا۔

اول یہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا میں عذاب نہ ہو۔ دوسری  
 یہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت عاصیان امت کے حق میں قبول  
 فرمائے۔ تیسری یہ کہ ہر حق میں دو مرتبہ امت کے اعمال سے اطلاع  
 پاتا ہوں۔ کیونکہ مجھے اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز تحمل نہیں۔ اگر اونی

اعمال نیک سنو لگا تو اونکے نامہ اعمال میں ایسا لکھاؤ لگا کہ یہی مسٹ  
 نہ سکے گا۔ اور اگر اعمال بد دریافت ہونگے تو دعا اور استغفار کر کے  
 اونکے نامہ اعمال سے محو کراؤ لگا۔ حضرت جبریل امین گئے اور جناب  
 حدیث جہلشانہ سے خبر خوش لائے کہ حق تعالیٰ آپکی یہ تین باتیں  
 بھی قبول فرمایا۔ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر  
 فرمایا کہ اب میرا دل محفوظ ہوا خاطر مطمئن ہوئی۔ اسے غزرائیل اب  
 پنا کام کر۔ غرض غزرائیل بموجب حکم کے قبض روح پر فتوح حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف ہوئے۔ شدت جان کنی اور سکتا  
 موت کی اس قدر تھی کہ رنگ چھوڑ مبارک کا کبھی زرد اور کبھی سبز  
 ہو جاتا تھا۔ اور ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار اپنے منہ پر  
 پانی میں ہاتھ تر کر کے ملتے تھے۔ ملک الموت سے پوچھا کہ آیا جان کنی  
 بن اس قدر تکلیف اور رون پر بھی ہوتی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ جس  
 قدر تکلیف اور رون پر ہوتی ہے۔ اوسکا عشر عشر بھی آپکے واسطے نہیں  
 ہے۔ یہہ سنتے ہی آبدیدہ ہو کر فرمایا (یا اھمتا) اسے غزرائیل جتنی  
 تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت پر ہوگی آج وہ تمام اونکے  
 وض چہرہ تمام کرے تاکہ میری امت ناتوان اس سبب و افیت سے محفوظ  
 ہے۔ رُوحي فِدَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ ایسی سخت حالت میں بھی

آپ کو ہمارا نیا ہمتیہ بن جانے پر ہمارے مانیاب اور تصدق ہمارے  
اولاد ہم کس مہر سے آپ کی اس محبت اور شفقت کا احسان مانیں بجز  
ذات والا دارین میں کوئی ہم گنہگاروں کا سہارا نہیں۔ بجز آپ کی  
شفاعت کے ہم گنہگاروں کی نجات مشکل ہے۔ **مضامین** گل ہین  
تمہارے ہین گر خاتمہ ہمارے۔

### قصہ

<p>کیجے فضل و کرم یا شفیع الاعم محو نظارہ ہر دم رہے عاشقان کوئے والا کی ہم کو گدائی لے تاب فرقت کی دلوں نہیں تاب ہے کو لسان وہ آئینہ گاتے کہین عاجزون کی تمنا ہی بس آپ سے جان لو بار عصیان سے محشر میں ہم یون نہ کھاتے تھے سچا الم آپ کا ارزو ہی تمہیں دیکھتے دیکھتے</p>	<p>اب دکھا وقت دم یا شفیع الاعم ہم رہیں چشم غم یا شفیع الاعم کیا کریں جاہ و جسم یا شفیع الاعم آملو ایک دم یا شفیع الاعم اپنا ہم درد و غم یا شفیع الاعم ہوں یہ سر وہ قدم یا شفیع الاعم آئینے پشت خم یا شفیع الاعم رہتے گرم غم یا شفیع الاعم جائی توں سے یہ دم یا شفیع الاعم</p>
--	--

عزرائیل نے عرض کیا۔ یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچھ غم نفع دے جس  
طرح ماور مشفقہ سوتے رڑ کے کے منہ سے سپتان نکال لیتی ہے۔ اسی

طرح آپکے من کی روح با آسانی تسبیح کر ونگا۔  
 روایت ہے کہ ایام مرض زین۔ عایشہ صدیقہ کے پاس چھ سات  
 دینار سونے باقی تھے کہ سب فقرا اور مساکین کو دے ڈالے۔ اور نزع  
 روح کے وقت کو بیچ سپر اٹھا لیا تھا۔ ام المؤمنین عایشہ صدیقہ  
 نے ایک ہمسائے سے فرمایا کہ اگر تیرے گھر میں تھوڑا سا تیل ہو تو  
 اے سلطانِ دینِ مبین اور شمعِ شح مبین اس وقت حالت نزع  
 میں ہیں۔ اور حالت نزع روح میں سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا بی بی عایشہ صدیقہ کے زانوں پر تھا۔ ہاتھ آسمان کے طرف اٹھا کر  
 فرماتے تھے کہ ھُوَ الرَّقِیْقُ الْاَکْھَلُ۔ ایک بارگی روح پرست توح قالب پاک  
 سے پہنچا کر کے سوے خلدیرینِ حضرت ہوئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا  
 اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ) پر اے مسلمانوں اب جو حالت اس وقت  
 بی بی عایشہ صدیقہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تھی عرض  
 کرتے کیا رہیں۔ حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 واویلا و مصیبتا فرماد کرتی تھیں۔ اور رورور کر فرماتی تھیں کہ۔ بابا جان  
 دعوت حق کی قبول آپ نے۔ بابا جان جنت الفردوس کو سد ہا  
 آپ نے۔ بابا جان آپ کے موت کی خبر جبریل کو کون پہنچا بیگا  
 بابا جان وحی الہی اب کسکے پاس آئیگی۔ انیسویں اب حسنین کی پادشاہی

اور مجھ فاطمہ کی غمخواری کو نہ مایہ گاہ افسوس اب جبریل میرے  
گھر کا ہیکو آئیگا۔ بار خدایا بچھے اپنے باپ کے دیدار سے کسی وقت  
محروم نہ کر۔ بی بی فاطمہ اسی طرح تازندگی فراق پر مین گریان اور  
نالان۔ ہر وصال پر کے چھہینے بعد آپ بھی جام موت کا نوش  
فرمایا۔ بی بی عایشہ صدیقہ زار زار فرماتی تھیں کہ۔ افسوس۔ وہ نبی آخر الزما  
جس نے درویشی کو تو نگری پر اختیار کیا تھا۔ اور امت عاصی کے غم میں  
ایک شب بھی باطمینان نہ سویا تھا۔ اور ایک دن بھی نان جوین آسودہ  
ہو کر نہ کھایا تھا۔ گوہر دندان سنگ جفا سے شہید ہونے پر بھی سوا  
صبر و شکر کے کچہ زبان پر نہ لایا تھا۔ آج اس دنیا سے راہی ہو کر جنت الفردوس  
میں مقام کر گیا۔ تمام اصحاب جو مسجد میں معتکف تھے۔ اہلبیت کے  
روئے کی آواز سنکے سر اسیمہ ہوئے کسی کو کسی کی خبر نہ تھی بعضی سکتے  
کی حالت میں خاموش۔ اور بعضے اختلال حواس سے از خود فراموش  
حضرت عثمان زبان سے کچہ کہہ نہیں سکتے تھے۔ سکتے کی حالت میں  
ہر ایک کا منہ تکتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے آئے  
چہرہ مبارک سے ردا اوٹھا کر مشیانی کو بوسہ دیا اور کھیا۔

ہائے یہ گیسوئے اطہر یہ رخ رشک فخر	ہائے یہ چشم خدا بین یہ محبت کی نظر
ہائے یہ عارض و شن یہ حسین انور	اب کہاں پاؤں کہ نظارہ کروں شام و صبح

	<p>صیف چشم زدن صحبت یار آخر شد رو محگل سیر ندیدیم بھار آخر شد</p>	
<p>دشت پر خار بنائیکو مہین چھوڑ گئے رات دن اشک بھانیکو مہین چھوڑ گئے</p>		<p>خاک غربت کی اڑانیکو مہین چھوڑ گئے ریخ و غم بھوک مین کہانیکو مہین چھوڑ گئے</p>
	<p>صیف چشم زدن صحبت یار آخر شد رو محگل سیر ندیدیم بھار آخر شد</p>	
<p>اسکے بعد کہا اے خدا اپنے حبیب کو میرا سلام پہنچا اور اسے حبیب صلیق اپنی خدا کے پاس جلد بلا حضرت علیؑ بار بار قدم چومتے اور کہتے تھے۔</p>		
	<p>اشعار</p>	
<p>اے بہا طرب کہان ہے تو باہ عالی نسب کہان ہے تو بھر جو دو عطا کہان ہے تو عمر بھر خون دل پسین گے اب</p>		<p>اے نگار عرب کہان ہے تو شاہ امی لقب کہان ہے تو سرور انبیا کہان ہے تو کسکو ہم دیکھ کر جبین گے اب</p>
<p>حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم روئے مبارک چھوڑا نور چھپا ہوا دیکھ کر ہلکا ہوا کہتے تھے۔</p>		
	<p>قصیدہ</p>	
<p>صورت دکھا دو اوکملی والے</p>		<p>پردہ اٹھا دو اوکملی والے</p>

تم سکرادو او کسلی دالے	قد رت کا غنچہ ہو گا شگفتہ
ہم کو سلا دو او کسلی دالے	حبا گون سے گرم ملتے نہیں
کو خچہ میں جا دو او کسلی دالے	آوارہ ہیں ہسم گھر کے نہ در کے
اوس کی دوادو او کسلی دالے	دل بکیوں کا در دی ہوا ہے
ہم کو چچا دو او کسلی دالے	قائم رہو تم دونو جہان میں
شمع لگا دو او کسلی دالے	ہنسی خدا کا دل میں بکارت
اپنا پتا دو او کسلی دالے	ظاہر کہاں ہو باطن کہاں ہو
صورت دکھا دو او کسلی دالے	خواجہ ہوئے ہو بندہ کئے ہو

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشتیاق دیدار میں در اقدس  
پر کھڑے ہو کر یہ کہہ رہے تھے۔

### قصیدہ

میں بھی کھڑا یکار و لگا ہی و امجد	حاجت روا نہو گی اگر یا محمد
کسا کہاؤں جاؤں میں کس جا محمد	میں وہ بشر نہیں چون کیا کہا سکد
ہو گا نہ ہی نہ تھا کوئی تمسا محمد	ہو گا نہ ہی نہ تھا کوئی تمسا محمد
یاں مجھے کیوں ہوا تمہیں پر و امجد	مجھ میں تھے ذات الہی نہ چھپ سکی
گرم نہ دو دوائے تو در و امجد	و روی میں وہ نہیں جو چون پروردگار
کہتا ہوں میں کوئی نہیں ستا محمد	مطلب کو اپنی دل کے تمہاری سنی بغیر

واجبہ ہو تم بھلے رہو بیگم حق میں ہیں گرمین براہو اتو ہوا کیا محمدؐ

تمام اصحاب کے گریہ و بکا سے حشر کا منونہ تھا۔ اور ناقہ سواری کا ایسا  
نکین تھا کہ نہ کچھ کھانا تھا نہ پیتا تھا بعد تین روز کے وہ بھی مر گیا۔ اور  
راز گوشہ آپ کے غم سے کنوین میں گر کے ہلاک ہو گیا۔

روایت ہے کہ انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا تنگ  
و تاریک رہا کہ اپنی آنکھ سے اپنا ہاتھ نہ نظر نہ آتا تھا۔ شعر مولف۔

نیاسے ہوئے احمد مرسل کی حلت دیجور کا و نکو بھی اندھیرا نظر آیا

یونہی وہی ایسا آفتاب کمر مت دنیا سے اٹھ جائے کسی کو زمین  
آسمان کیونکر نظر آئے۔ الغرض اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار

وافق وصیت کے غسل اور تجہیز و تکفین عمل میں لائے۔ جب نوبت  
ماز جنازہ کی پہونچی موافق وصیت کے لوگ جنازہ کے پاس سے تھوڑی

یر کے لئے ہٹ گئے۔ زمین و آسمان درود یوار شجر ہجر جن و ملک کے  
دونے کی صدا ہر چہار سمت سے آتی تھی بقول بیدار

## نوح

محرم کبریا الوداع الوداع

یا نبی مصطفیٰ الوداع الوداع

دیجئے لشکین ذرا الوداع الوداع

ہے حبیب خدا الوداع الوداع

غم نہوتے خدائی نہوتی عیان

ل بیت آپ کے سب پریشان ہیں



کبکے یا مصطفیٰ الوداع الوداع	کبکے یا مصطفیٰ الوداع الوداع
کب کریگا خدا الوداع الوداع	کب کریگا خدا الوداع الوداع
یا شہدہ دوسرا الوداع الوداع	یا شہدہ دوسرا الوداع الوداع
کون ہے تم سوا الوداع الوداع	کون ہے تم سوا الوداع الوداع
اے شفیع الوداع الوداع	اے شفیع الوداع الوداع
ہم سے ہو کے جدا الوداع الوداع	ہم سے ہو کے جدا الوداع الوداع
ستے بھر خدا الوداع الوداع	ستے بھر خدا الوداع الوداع
آپ آنا ذرا الوداع الوداع	آپ آنا ذرا الوداع الوداع

بعد تھوڑی دیر کے جب آواز گریہ و بکا کی موقوف ہوئی۔ اہل بیت اور تمامی صحابا اور تمام باشندگان مدینہ و قرب و جوار مدینہ جوق جوق نماز جنازے کی ادا کئے۔

قتسم بن عباس روایت کرتے ہیں کہ جب وقت جسم اطہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا الحدین سیرِ خاک پر ٹٹایا گیا۔ اور چہرہ نورانی سے پردہ کفن کا ہٹایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ لب ہائے مبارک کو جنبش تھی اور آہستہ آہستہ فرماتے تھے۔ میں اپنے کانوں سے بخوبی سنا کہ۔ یَا رَبُّ اُمِّی۔ یَا رَبُّ اُمِّی۔ بیت

جامِ فدائے تو کہ توئی بہت بیگمنا	از بعد تا الحد شدہ غمخوار آستان
----------------------------------	---------------------------------

حضرات اکثر تجر بہ کیا گیا ہے کہ جب تک میت گھر میں رہتی ہے غیر زوار  
کو حتی الوسع صبر و تحمل برقرار رہتا ہے۔ جب گھر سے جنازہ سوئے لحد روا  
ہوتا ہے۔ کیسا ہی کیسا صبر و تحمل والا کیون نہ ہو کیا رگی وریائے محبت  
ایسا جوش زن ہوتا ہے۔ کہ اٹھ اٹھ آنسو روتا ہے۔ اور سینہ اُبل جاتا  
ایسا سردار و دو عالم دفعتاً دینا سے اُٹھ جائے آپکے ازواج مطہرات کو کیونکر  
صبر آئے چنانچہ بقول شہید مغفور۔

### مثنیٰ

عائشہ کہتی تھیں گھر ہو گیا ویران میرا	چھپ گیا زیر زمین مہر و خشان میرا
مائے سچ ہو گیا کیون خواب پریشان میرا	میرے گھر دفن ہوا یون مہ تابان میرا
کیون نہو گل کے طرح چاک گریان میرا	میرے آنکھوں نے چھپا وہ گل خندان میرا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد  
روس گل سیر ندیدیم بجا آخر شد

گھر ہے سونا مار و نوق نہین در بار نہین	غم غلط ہو نہین سکتا کہ وہ غم خوار نہین
ٹھوکرین کھاتی ہوں سپر سپر در نہین	ناز بروزار نہین میرا خریدار نہین
دیدہ کس کام کا گرد و لت بیدار نہین	اب سوال کے زبان پر کوئی گفتار نہین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد  
روس گل سیر ندیدیم بجا آخر شد

سلطنت ہو گئی اور بی بی غارت میری	بچتے ہی مرد و بدتر ہوئی حالت میری
انہن کے سات گئی ساری بی بی غارت میری	سات کہا نیکی جو ہر روز تھی غارت میری
اب بھلا جانے کی ہر کوئی صورت میری	استراحت نہ رہی باقی نہ راحت میری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روئے گل سپر ندیدم بہار آخر شد
--------------------------------	-------------------------------

بھولتی دل سے نہیں شکل ہر ایا تیری	نیچے آنکھوں کے پھا کرتی ہر رفتار تیری
نہیں جینو کی تیرے غم سے نہ کھنکھار تیری	کس کی خدمت کر رہی تیرے سار تیری
لوگ کہتے تھے کہ گوز نیست ہر شوز تیری	پرہیز زندہ نہ ہو گی یہ گفتار تیری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روئے گل سپر ندیدم بہار آخر شد
--------------------------------	-------------------------------

یا میرے تھام چھو مسل ترا بے وسواس	گہمت زلف کے تھی روح کوڑا کی آواز
یا تو نے سے تیرے ہو گئی بس محکوم	خستہ کرتی ہر مجھ کو قبر کے پہلو کوئی یاد
سہرے تھانے نہ سیر بیٹھی تھی گل شہر یار	آج تربت کے ترین کہتی ہوں میں ہوا ہمار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روئے گل سپر ندیدم بہار آخر شد
--------------------------------	-------------------------------

میتے جادوں جو بچے کو پہنچا کر	پورا ہوا دوسرا کے مینوں کو سنبھال
خانہ زبہ ہوئی باقی کی طرح نہال	عین حسرت کا سر پہ بیت تنگ ہے حال

سارا مہتاب پہ سن ندگی جوتی ہوئی	جس گھڑی وقت اذان روپیہ کہتا تھا
حیف در چشم زدن صحبت یا مارا خورشید	روئے گل سیر ندیدیم بہارا خورشید
تجہ دینکے سفر سے ہی بھلا کیا پروا	یاں بھی اچھا تھا ہر حال میں ان بھی
سخت مشکل تو ہیں ہر جہان میں تنہا	نہ تو مرنے ہی میں لذت ہے نہ جینے کا
عمر بھر آگ کے انگاروں پہ بوٹوں کی سدا	بعد مرن بھی میری خاک سے نکلے گل
حیف در چشم زدن صحبت یا مارا خورشید	روئے گل سیر ندیدیم بہارا خورشید
اے جب اہل عرفا فاتحہ خوان بہر سلام	سب کے سب تے تھے لے لیکے ہو کاناں
صوفی خاک پہ گویا تھا قیامت کا قیام	کیا کہوں پڑ گیا یکبارگی کیسا کھام
جس گھڑی عایشہ نے قبر کی چلو کو تہم	انہی ہجو لیون کے رو کے یہ فرمایا کلام
حیف در چشم زدن صحبت یا مارا خورشید	روئے گل سیر ندیدیم بہارا خورشید
غیب سے آئی خدا عایشہ پہ تیرا گھر	تب بھی تھا جائے سجدہ ملک و خن
اب بھی سجدہ خلافت ہی رہا نامحشر	اب بھی ہر گھر میں تیرے جلوہ فر
سیر ہی پاس ہی گور گیا طائرین سفر	بس خدا کے لئے اسطوری سے نرنا و نگر
حیف در چشم زدن صحبت یا مارا خورشید	روئے گل سیر ندیدیم بہارا خورشید

	<p>دو رنگل سیرنیدیم و سجاد آفرین</p>	<p>میرزا</p>
<p>کج حکومت تمام محمدی اور جناب علی کریم اور جہانگیر بنی بنی خاندان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے پر سناوئے ہو اور کلمات تعریف سے کہہ ادا کئے۔ سب سے کہہ کر تم جگہ پر گویا کنگ نازہ چوڑے گا گیارہ ہندہ سیرداستقال کی باگ ماچہ سے پہنچی</p>	<p>رہی عالم بے حدودی میں زبان حال سے عرض کرتی تہیں بقول شہید معقول</p>	
<p>آپ تو کی گئے دنیا و سفر باباجان</p>	<p>میں کچھ نکی میری یتیمی یہ نظر باباجان کا ثابت مجھے برآپ کے گھر باباجان کیوں نہیں لیتے ہو بیٹی کی خبر باباجان</p>	<p>کیا ہوئی لطف و عنایت کی نظر باباجان</p>
	<p>جان دیتی ہوں غم میرے آؤ دیکھو گر نہیں آتے وہیں مجھ کو بلاؤ دیکھو</p>	
<p>جو خبر لیتے نہیں میری ذرا باباجان ایسے کیا بھول ہی جاؤ گئے بھلا باباجان کہیو بیمار کی لازم ہو دوا باباجان</p>	<p>مجھ سے کچھ ہو گئے شاید کہ خفا باباجان آخر یک روز مجھے لینگے بکرا باباجان بچے لمبا میں اگر باد صبا باباجان</p>	
	<p>نزع کا حال ہے سینے سے لگا لو مجھ کو عیش چلا آتا ہے جلدی گھسنا لو مجھ کو</p>	
<p>ہو گئے آتش حیران جگر سب کے کباب کوئی مسند کو لگا چومنے ہو کر مناب</p>	<p>کوئی نعلین سے سینے سے لگا چشم آب</p>	<p>دفن کے بعد گئے سیدہ گھر صبا</p>

نہ علی کو کسی اور کو اتنا تھا جواب جس گھڑی پوچھی تھیں فاطمہ یہ تو کیا ہے

کسر: دس شاہ کو تربست میں سلایا لوگو  
کسر: سنے اوس مادہ کو دہشی میں ملایا لوگو

نہ نگہ کی تلخ تھی ہر ایک کے ہر دہش و ہوا  
نہ تبسم نہ تکلم نہ دوا تھی نہ غنا  
کوئی چارہ تھا اوس درد کا میرے سوا  
دوش پر لیکے جنازے کو علی نے یہ کہا  
بھگسی شمع شبستانِ نبی او دلا

بوسے گل تو تو چلی اپنے سبک ساری سے  
ہم گران بار اٹھنے کے بڑی مشواری سے

ہر چند کہ اوس شب ہر ایک کو خواب حرام تھا جناب سیدہ فاطمہ زہرہ کو  
اوس شب کے کسی حصہ میں کچھ نیم خوابی کا جو عالم تھا دفعتاً صبح مار کر جو اٹھیں۔  
اپنے پدر بزرگ وار کے مزار اطہر کی زیارت کو گئیں مزار پر انوار کو دیکھتے ہی۔  
لکھیں تو کجا آتش مفارقت پدر جو یک یک سینہ میں بھڑک اٹھی بے تابانہ  
عصر کھرتی تھیں۔

تسلیم میری اسے پر نام دار لو  
یہ بال کج ہے! تو نے اپنے سنوار لو  
مشتاق ہو نہیں فاطمہ کہہ کر پکار لو  
رہی ہوں میں نہ گوہر میں بھی زمیندار لو

پوچھو مجھ تم مزاج تو تیرا کج ہے  
لو مٹی کہے کہ حال جدائی سے ہے

کیا سہل ہے ہوتے ہیں تنہا جواب دو	دل مانتا نہیں میں کروں کیا جواب دو
جواب دو میرے مولا جواب دو	چلا رہی ہے آنکلی زہرہ جواب دو

بولو میں صدقہ جاؤں بیٹے دل لول ہوں  
بابا بتول ہوں میں تمہاری متوا ہوں

بابا اذان بلال کے منہ سے چھو سناؤ	بابا نماز آئی سے میں جد میں تم بھی جاؤ
بابا علی کو اپنے ہا کر گلے لگاؤ۔	بابا نواسے دیہوتہ سے پھرتے ہیں نہ کیا

اک اک گھڑی پھاڑی مجھ پر دل لول کو  
بابا کہو بلاؤ گے کس دن بتول کو

سیدہ کی یہ حالت دیکھ کر تمام بی بیوں نے فہمائش کرتی تھیں اور سیدہ  
رو رو کیے اور بی بیوں سے کہتی تھیں کہ اے بی بیو یہ چند سہیل تہی  
سیدہ تی صبر کرتی ہوں کیا کروں دل پر فوجیر نہیں ہو سکتا میرا کچھ میں حل  
نہیں سکتا مجھے میرے پدر کا رنج و غم اور اونکی خدائی کا الم سہا نہیں جانتا

اے بابا مجھے وہ باب کہ سہاچ انیا	نور خدا لال خدا رحمت خدا
رو رازل سے تانبہ ابد کل کا مشوا	بیٹی یہ صدقے بیٹی کے بچوں پر بھی فدا

کیونکر نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو  
دنیا میں ایسا باب نہو اور بتول ہو

اسان سپر کا مرغ سے مشکل کا مرغ	وہ کچھ دنوں کا مرغ ہے یہ عمر کا مرغ
--------------------------------	-------------------------------------

پیدا ہوا پس تو سٹاوس پس پھر	بھرب بڑکا داغ ہے وہ یک جگر کا داغ
اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہیں بھرو وہ ہے جسکی دوا جزا صل نہیں	
امید میری قطع ہو یا با سے عمر بسر یوسف کے دیکھنے کی توقع تھی سقد	رورو کے کہتی تھیں کہ ہرین سیرید یعقوب نے جو سو نگہا تھا پیراہن پس
پوچھوں کہاں تلاش کروں کہن یار میں یوسف تو میرا سوتا ہی لوگو مزار میں	
تمنے بنی کو دے سلایا زیر خاک ہے ہے پدر تو جان بی بی بیٹی ہو ہلاک	گلہ علی سے کہتی تھی رورور ورنک کیونکر چھپا یا قبر کے اندر وہ رو پاک
آئنا تو کہتی پائیستی کسکو سلاؤ گی یو چھا تو ہوتا فاطمہ کو کب بلاؤ گی	
تمنے بنی سے میری سفارش نکلی ذرا اس صدمہ حراق میں ہوئی نہ مبتلا	قربان جاؤں قبر پر جب فاختہ پڑا مجھ کو بھی ساتھ لے کے وہ جا سکو خدا
اب کچھ میری دوا کرو گل کے طیب ہو مانگو دعا کہ باپ کا پہلو نصیب ہو	
سطلین کا یہ اب کول حامی نہ لگسا اور کہ سوسوچی کا بناتے سے خود خدا	اتنا ہے سند کو غم سے جگر سیر بار بار نانا کے کھاند ہی یہ میرا کرتے تھے سوار



ہاں پوچھتی تھی بیوی نے بابا کہ مر گئے  
بیٹی بھان سے کہتی تھی نانا کہ مر گئے

حضرت بے بیوی نے بھ کہتی تھی بابا  
اے سفر سے پھر کے جہان کا سفر کیا  
تم میں سے کہ گھر میں ہیں مہمان مصطفیٰ  
اب کے میں بے پدر ہوئی یارب یہ کیا ہوا

کہتی تھیں بی بیان یہ سفر آخرت کا  
اے فاطمہ زہرا وہ کہہ دل ٹکڑے ہوتا ہی

حضرات تو ایسے ثابت ہے کہ ابتداء سے دنیا سے آج تک کسی نے  
اس قدر زویا جیسا کہ تین حضرات نے روئے پہلے حضرت یعقوب  
علیہ السلام کا رونا مشہور ہے کہ جس قدر اپنے فرزند یوسف علیہ السلام  
کے واسطے روئے تھے۔ دوسرے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کا رونا جو بعد حلت اپنے پدر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تازہ تہگی  
یعنی چھ مہینے تک ہجر پدر کے غم میں جو روتے رہے۔

روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے لوگ بی بی فاطمہ کے رونے سے  
جب بہت تنگ اور لاچار ہوئے۔ علی رضی اللہ عنہ وجہ سے جا کر  
انہیں کیا کہ جناب سیدہ اپنے پدر بزرگوار کے غم میں اس قدر روتی ہیں  
کہ ہم لوگ کو تمام تمام رات نیند نہیں آتی۔ محنت و مشقت بالکل ہلک  
اویں کی جھوٹ گئی ہے کوئی کام کیا نہیں جاتا۔ ایک کی خدمت میں عرض

کرتی ہیں اور سفارش چاہتے ہیں کہ ہمارے جانب سے بی بی فاطمہؑ کو  
 کہ رسول خدا کی جدائی میں اگر شبکو رو یا کریں تو۔ ونگو خاموش رہیں اور اگر  
 ونگو آہ وزاری کریں تو شبکو آرام اور صبر فرمائیں تاکہ ہم لوگ وقتِ حُضرت  
 میں مشقت کیا کریں۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہ کلام سنکر دولتِ سرا  
 میں داخل ہوئے۔ دیکھا کہ جناب سیدہ گریہ وزاری میں مشغول ہیں آنسو کا  
 دریا آنکھوں سے جاری ہے۔ جب قدرِ شہلی کیجاتی ہے فائدہ نہیں ہوتا۔ حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ وجہ نے بی بی فاطمہ سے اہل مدینہ کا پیغام کہا۔ آپ نے  
 سنکر جواب دیا کہ۔ ابوالحسن اب زندگی میری بہت کم ہے۔ اور قریب ہے  
 کہ اپنے باپ کے دیدار سے آنکھیں روشن کروں۔ تم اہل مدینہ سے کہہ دو کہ  
 میرے رونے سے کوئی آرزوہ خاطر نہ ہوں میں چند روز کی بہان ہوں پھر  
 تم آرام تمام عمر بسر کرنا۔ اس وقت فاطمہ کہاں اور ردنا کہاں۔ حضرت علیؑ  
 نے یہ جواب پا کر کہا کہ۔ فاطمہ اس کام میں تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو عمل  
 میں لاؤ۔ آخر جناب علی نے قبرستانِ بقیع میں مدینہ منورہ سے علیحدہ ایک  
 حجرہ اوس معصومہ کیواسطے بنوایا۔ اور نام اوس کا بیت الحزن رکھا اوس روز  
 سے بی بی کا یہ معمول رہا کہ صبح کو سنہن رضی اللہ عنہا کے ساتھ  
 وہاں ہوتی ہیں اوس مکان میں شریف بیجا تیں۔ تمام دن وہاں رونے میں  
 گذر جاتا۔ شام جناب علی کرم اللہ وجہہ پا کر اگر مکان میں لے آتے تھے

بی بی سید نے اسی حالت چھ مہینے اپنے نمونے گزار کر سفرِ حج بیتہ کا  
 اور اپنے پدر بزرگوار سے مل کر آرام پائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ  
 تیسرے جناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روٹا ہوا شہر ہے  
 جو اپنے پدر بزرگوار شہید دشت کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کے مفارقت میں چالیس سال تک روتے رہے۔ ہر وقت وہ واقعہ  
 کربلا کے معلما کا جو اپنے پدر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گدرا تھا اور دو  
 تین شبانہ روز تک نہننے نہننے پیارے جگر بندوں کا جھوک اور پیاس سے  
 تلملانا۔ اور وہ اپنے تمام خویش اقارب اور برادر حضرت علی اکبر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ ہمشکل رسول اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموزاد بھائی کا  
 شہید ہونا اور وہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم بردار کا  
 تن تیر ونگے زخمونے چور چور ہو کر شہید ہونا اور علی اصغر معصوم چھ  
 مہینے کے شیر خوار کا لعینوں کے تیر جفا سے جان کھونا اور وہ انہی چھ  
 سالہ ہمیشہ بی بی سکینہ کا شدت پیاس سے بلبلانا۔ اور اپنے پدر بزرگوار  
 جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے جگر بندوں کے لاشوں کو  
 اپنے ماتھے سے زیر زمین کرتے کرتے ادھنیں ظالموں کے زرخیز مین بکھیر  
 تہا جام شہادت کا نوش فرمانا اور لعینوں کا جو رستم اور اپنے پدر کی  
 تشدد و مافی ادا آتی تھی تو اپنی مدت العمر یعنی اس واقعہ کربلا سے چالیس

سال تک اپنے زندہ رہے کسی روز آپکے آنکھ کا آنسو خشک نہیں ہوا اور  
 کسی وقت اسودہ ہو کر روٹی نہ کھائی اور کسی وقت آب سرد نہ پئے اور  
 صدمات کرب بلا کو یاد کر کر کے آخر خود بھی واصل اپنے پدر بزرگوار کے  
 ہو گئے۔ محبوبیہ انہیں حضرات کا جبہ تھا کہ باوصف اس قدر تکلیفیں سہنے  
 کے زبان سے اُف تکمے راضی برضائے الہی رہے بلکہ وقت اخیر تک  
 بھی اپنے نانا کے گناہ گاران امت کے مغفرت خواہ رہے اور انہیں  
 کے نجات کی فکر رہی سب جان اندکیوں نہوا آخر کس کے نواسے ہیں۔

### قصیدہ ۴۵

جلوہ چشم مرتضیٰ میری طرف کو دیکھنا  
 گھیر لئے ہیں اشقیامیرے طرف کو دیکھنا  
 مجھ کو بلا کے کر بلا میرے طرف کو دیکھنا  
 دل سی ہوں آپ پر فدا میرے طرف کو دیکھنا  
 شیر خدا کے دلربا میرے طرف کو دیکھنا  
 روکے کرونگا التجا میرے طرف کو دیکھنا  
 بنت نبی کے داربا میرے طرف کو دیکھنا  
 جلدی بلا کے اے شہنامیرے طرف کو دیکھنا  
 قبر میں اس شہہ ہا میرے طرف کو دیکھنا

نور نگاہ مصطفیٰ میری طرف کو دیکھنا  
 کتھے تھے یہ شہہ ہا میرے نبی و رسول  
 مراہون ہجرت کے گھر خدا شہاں  
 شمع ہدایت آپ ہیں ورتنگہ اوسکائیں  
 کرتا ہر روبہ بازیاں مجھ سے زمین پر آسمان  
 قبر تیری آؤنگائیں بھی جیسے شہہ ہدا  
 چرخ کائیں ستیاہون تیری لی راہ ہون  
 نہیں ہو لو میرے کل ہجرتی جان گسل  
 جبکہ فرشتے آئیں گے اور مجھے اٹھائیں گے

دہرین رکھلے ابرو شیرین کر تو رخ و ایکے غم میں روتا ہوں کہاتا ہوں نہ ہو گا تحقیق کی یہ التجار و نہو یا شہ ہا	ہی میری التجا میری طرف کو کہنا ہا شہید کر بلا میرے طرف کو د کہنا شیرین جب میںی آؤنگا میری طرف کو کہنا
---	---

حضرات مثل مشہور ہے کہ جس تن بتے وہی تن جاسے سو واقعات کر بلا  
وہ ہیں کہ نہ زبان کو یارہ ہے جو کہہ سکے اور نہ قلم میں طاقت ہے کہ جو  
لکھ سکے نہ دلون میں تاب ہے کہ سن سکین جیسے کہ ایسے صد مات کا  
عشر عشر بھی صد مہ گذرا ہو ویا جن انگہون نے کہ کچہ دیکھا ہو وہی اسکا  
مرا بخوبی جانتا ہے دور کیوں جاتے ہو حیدر آباد میں طغیانی رود موسی کے واقعات پر  
جو غرہ رمضان ۱۳۲۶ء میں گذرے ہیں کچھ نظر غور ڈالئے کہ ایک ایک گہر کے بیس بیس  
تیس تیس جگر بند و خویش و اقارب و یدید بید بھتے ہوئے جو چلا جاتے تھے  
بس اس صدے کا مزہ انہیں بجا پرون کا دل جانتا ہے۔ اور جن انگہون نے  
کہ ان واقعات کو دیکھا ہے وہی کچھ بھپانتے ہیں۔ خدا محفوظ رکھے  
حضرات خداوند کریم نے اپنی قدرت اور اپنے قہر کا ایک ادنیٰ سا دانے  
شعبہ تھا جو تھوڑی دیر کے لئے دکھلا کر اپنے نافرمان بندوں کو اپنی  
یاد دلایا تھا۔ پھر وہی احمد الراحمین نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا کہ۔ وَاَمَّا كَانِ التَّالِيفُ بِحَمْدِ اَنْتَ  
فِيْ هَمْ۔ یعنی اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت میں رہیں

اور است عذاب میں مبتلا ہو صرف اپنے اس قول کو یاد کر کے انا فانا اور مال کو  
 مال دیا اور نہ ہمارے بد اعمالی سے کیا دور تھا کہ اسی ضمن میں قیامت برپا ہو جاتی  
 بقول صولت

ہائے رسی شامتِ اعمال گئی حریبت بھی	گھر گیا جان گئی مال گیا عزت بھی
پچھ گئی ہم سے زمانہ کی طعنت بھی	اور کیا جا بیگا دولت بھی گئی محنت بھی

ہم بے فعل نکرے جو خدا سے دُرتے	
ایسے کیوں مرتے وہی وقت یہ اینی مرتے	

چہرہ گئی تھی بہت آنکھوں میں ہماری ہستی	سر بند ہی نے دکھایا ہمیں آخر پستی
خلق رستی تھی جہاں اب ہر وہ اُبھرتی	بانی یانی ہوئی افسوس ہماری ہستی

صفحہ ہستی سے بس نام ہوا کم اپنا	
نہ زیارت ہی ہوئی اپنی نہ چہلم اپنا	

ہمیں دنیا میں بڑا کوئی بھی ہم سے بڑا کر	لاج بندوں کی نہ اللہ کا ہلکا کچھ ڈر
باز ہم فعلِ شنیعہ سے نہ آئے آخر	منع کرتا تھا فلک روزِ ہمیں جبکہ ہلکا کر

جب پڑی ہم پہ مصیبت تو یہ معلوم ہوا	
سچ ہے ہوتا ہے بُرے کام کا انجام برا	

کبھی ناصح کی شکایت کبھی واعظ کا گلا	نہ نماز ہم نے پڑھی اور نہ رکھا روزا
نہ لحاظ ہو کو برون کا نہ ادب قرآن کا	اگ لگتی تھی نصیحت جو کوئی کرتا تھا

<p>فرض سنت کو تو کچھ حیر نہیں جانتے تھے اور احکام خدا کو بھی نہیں جانتے تھے</p>	
<p>عارفانہ سے نہ پرہیز نہ تابانی سے دودھ آنہ یہ عدالت میں قسم کہاتے تھے</p>	<p>جھوٹے آتے تو میخانہ سے ہم بی بی بیچ نہ مسلمان ہی پورے نہ عقیدہ رکھتے</p>
<p>مجلس وعظ تو یک نخت برمی لگتی تھی بات ناصح کی کلیجہ میں چیری لگتی تھی</p>	
<p>اپنے بیگانوں سے بالکل نہیں شرارت تھے کبھی بھولے سو بھی مسجد میں نہیں جاتے تھے</p>	<p>مہرق سو بھی کلیجے نہیں تھرتے تھے منف کی روٹیاں ملتی تھیں ہمیں کھاتے تھے</p>
<p>تہا اسی منہ پہ مسلمانی کا دعویٰ ہم کو ہائے غفلت کا براہ کہ ڈوبو یا ہم کو</p>	
<p>اب بھی باز آئیں بڑے فعل سے تو اچھا حشر نزدیک ہر اہل بیت تھوڑا ہی</p>	<p>نہیں معلوم کہ آگے ابھی ہوتا کیا ہے تو بہ کر لیں کہ ابھی بابا جابت واپس</p>
<p>گدرا جو واقعہ یونان پر سب جانتے ہیں وہ جو فرعون تھو شداو تھے پچھانتے ہیں</p>	
<p>نوح کے وقت میں بھی آیا تھا یوں ہی طوفان ہم پر بے شبہ تھا یہ قہر خداوند جہاں ایک لاک بوند تھی سیر کی کنی سو بڑا کمر</p>	<p>سکڑشی کرنے لگو تھے بہت اہل یونان مدنہ یھزور بھلا موسیٰ بارش میں کہاں ایک اک لہر تھی بوندی کی گٹا ہی خنجر</p>

افسوس اس بات کا ہے کہ تیسرے بھی ہم ناہنجاروں کے آنکھ سے بھی غفلت کے پردے نہیں اٹھتے۔ بجا یہ خدا کے قہر سے ڈرو۔ وہ خدائے پاک جیسا کہ بڑا تحمل والا ہے ویسا ہی اپنے ہر وعدہ کا پکا ہے۔ ایسا نہ کہ ہی غفلت ہی غفلت میں مرجائیں آخر یوم النجرا ہمیں کو اپنے کئے کی پشیمانی حاصل کرنا ہوگا۔

حضرات بعد از وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی جو جو واقعات گزرے ہیں۔ اس حقیر کی زبان ایسی نہیں ہے جو عرض کر سکے۔ بس آئے عسبائے ستادہ ہو کر اپنے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود و سلام عرض کریں۔

### جواب

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

### قصیدہ

تم حبیبِ کبریا ہو تم شفیع و دوسرا ہو	تم ہمارے پیشوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خدا کے ہو پیارے تم رسول ہو ہمارے	تم پیہ جان ہم شارے صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ ہو شفیع عالم آپ ہو رسول اکرم	آپ سب سے ہو عظم صلوٰۃ اللہ علیکم
ہو تم ہمارا ثانی تم ہو بخشش کی نشانی	ہم پر رکھئے مہربانی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شفیع عاصیاں ہو مالک کون و مکان ہو	تم خدا کے ہمارے ہو صلوٰۃ اللہ علیکم



<p>تم ہو رہے رب تمہارا تم پہ قرآن آتا رہا          خشیاں میں ہو چکی کہ آنا تو ہمیں بھول جانا          ہم ہیں آپ کے سنا خواں صدقہ تم پر ہو لو جانا</p>	<p>ایکجا جہاں ہر سارا صلوات اللہ علیکم          ہر کو دوزخ سے ہے بچانا صلوات اللہ علیکم          تم سے پائی تو میں ایمان صلوات اللہ علیکم</p>
<p>حافظ غریب و کتر ہند میں بہت ہی مضطر          یا نبی بلا لودریہ صلوات اللہ علیکم</p>	
<p>ہدایت - مولود خواں کو لازم ہے کہ ذیل کے اشعار کو پڑھتے وقت مہر عمر          اولامیں (ہو میرا پڑھنا قبول) کہا کریں -</p>	
<p>اشعار و دعائیہ</p>	
<p>ہو میرا لکھنا قبول اے میرا پیارے رسول          حشر کا غم ہے بڑا شاق روز جزا          پیار سے بولو کبھی اے میرے پیارے بنی          ایکجا ملاح یہ جانے جہاں میں رہے          دل میں تیری یاد ہو لب پہ تیرا نام ہو          ہوں جو تیرا ملاح خواں عرش سے سر ہوا          سناؤ میرے سچے سچے ہر حسین و حسن          ہیں جو تیرے عاشقین کچھ مجھ کو کہہ دیجئے          بانی محفل ہرچ آئے ہیں جو سننے کو</p>	<p>اے میرا اچھے رسول اے میرا پیارے رسول          بندہ کو اپنے نہ بھول اے میرا پیارے رسول          عرض تری ہو قبول اے میری پیاری رسول          گل کی روش بھول بھول اے میری پیاری رسول          تو مجھے ہرگز نہ بھول اے میری پیاری رسول          گرچہ ہوں میں خاک ہوں اے میری پیاری رسول          بھر علی و بتوالی اے میری پیاری رسول          حشر ہوا دیکھئے شمول اے میری پیاری رسول          مقصدین سب ہوں اے میری پیاری رسول</p>

## اشعار و عائیہ

<p>رہے باعایت جب تک جہان ہے جو حاضر کو دکھ پیر و جوان ہے تیرے در تک رجوع بندگان ہے کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے دل رنجور بے تاب تو ان ہے ترپتی روح ہے اور لب چان ہے بھی ہر دم میرا و در زبان ہے یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے کہو آمین سب ختم بیان ہے</p>	<p>الہی بانی محفل سلامت تیرے محبوب کی مجلس میں اس دم مرا دین سب کی حاصل ہوں خدایا تجھی سے مقصد دل مانگتا ہوں مدینے کی تمنا میں شب و روز مدینے کی طلبگاری میں حسروں مدینے میں مجھے پہنچا دے یارب مدینے کی زمیں کا رزق ہو جائے مدینے میں ہی میرا خاتمہ ہو</p>
---	---

## اشعار و عائیہ

<p>نہیں چاہتا ہوں کوئی تجھے دولت کروں میں دکن سے مدینے کو ہجرت گذرتی ہے ہر روز مجھ پر قیامت یہ سمجھو نکا اب ہے لڑی میری قسمت وہی میرے حق میں ہو گلزارِ حنبت یہ دل کی ہے خواہش بھی لگی حشر</p>	<p>مجھے دے تو یارب نبی کی محبت بنادے تو سامان ایسا خدایا توئی جانتا ہے فراقِ نبی سے مدینے میں پہنچو نکا جس دم الہی مجھے وشتِ شرب میں پہنچا دے کافی میں دیکھوں جمالِ مبارکِ نبی کا</p>
---	---

ملیں گری توین گر کرت دم پر  
 نہ کیوں اسے انوار حق ہوں ہویدا  
 الہی جوین میرے خویش دہراور  
 جو گمراہ بندے ہیں تیرے خدا یا۔  
 جو محفل میں حاضرین تیرے خدا یا  
 جو چڑھتے ہیں لغت بنی صدق دل سے  
 جو ملک دکن کو ہیں محبوب علی شاہ  
 بحق نبی و علی یا اے  
 تو رکھ حفظ میں اپنے بار الہا  
 اراکین اونکے نمکخوار جو ہیں نہ  
 تنہا یہ ہے تا دم مرگ یا رب  
 الہی بہ حق نبی مکرم  
 میں خادم ہوں غوث الودہی کی درگا  
 تو رکھ اونکو دارین میں نشاد و خرم  
 ملاقاتی احباب جو کچھ ہیں میرے  
 اٹھا کر نقاب اپنے رخ سے محمدؐ  
 بلا الو مجھے در پہ اپنے خدا را

کھونکا گوارہ نہیں مجھ کو وقت  
 جبین مصفا ہے مرآت وحدت  
 تو رکھ اونکو قائم براہ شریعت  
 انہیں دین احمد کی دے تہدایت  
 ہونا زل تیری اونپہ ہر وقت حیرت  
 تو دی دلیل اونکے نبی کی محبت  
 رہے اوپہ ہر آن تیری عنایت  
 رہے اوج پر اونکا اقبال و دولت  
 بچا کر سب اعدا سے اونکی ریاست  
 تو رکھ اونکو ہر وقت زیر اطاعت  
 رہوں فضل سے تیرے ملاح حضرت  
 عطا کر مجھے دین و ایمان کی دولت  
 ملی ہو اسی در سے راہ طریقت  
 الہی جوین دل سے عشاق حضرت  
 تو دارین میں رکھہ انہیں بامست  
 دکھا دو در اپنی نورانی صورت  
 نہیں اچلے الی الی مجہدین سے قات

بہر و سب مجھ ہی تو شفاعت کا تیرے	وگر نہ گناہ کی سزا پانچ کثرت
جو چاہو کرو ہون تمہارا میں عاصی	مگر یہ نہ کہنا نہیں میری امت
بہلا ہوں بڑا ہوں ہوں خادم تمہارا	میری دین و دنیا میں رکھو یہ میری عزت

پیمبر کا تحقیق میں ن تناگو  
نہ کیونکر ہو دارین میں میری عزت

### قصیدہ

خوف عصیا پہ ل میرا جو نالان ہوگا	ہے یقین خشرین نوح کا طوفان ہوگا
معصیت کا میری کچھ ان پوچھو جسے	سارا محشر میری سگسی گریزاں ہوگا
رحمت حق ہی کہیں گی کہ بخشو اس کو	میری الطاف سے خدیجہ پہ چمان ہوگا
میں تو قابل نہیں ہوں لطف و کریمان	میری خالق کا میری حالہ احسان ہوگا
اپنے محبوب سے کہہ دیا گا خداوند کریم	بہیچہ و خلد میں اسکو تو بیہ دان ہوگا
سوئے فردوس بین لیکر جو جانگو مجھ کو	میرے آقا کا میری ہاتھ میں لایا ہوگا
باو لکے کلید در فردوس برین	ہم قدم شوق سے چھی میری ضو ان ہوگا
حال عشاق بنی پوچھتی ہو کیا مجھ سے	دیکھا خشرین جہنم نمایاں ہوگا
ہو جو گیسوئی مجھ کا ازل سے شیدا	ملکت گوری ہرگز نہ پریشان ہوگا
آب کر نامری ادا کہ اہلیس لعین	یا بنی مزعین جب در پڑیاں ہوگا
دم نہ خور جو میری لٹا رہ تیرا	سنمٹی موت سے خادم نہ حراسان ہوگا

رہیں ہوں میں بہت کثرت عرصہ کا  
 یعنی شہر کے دن بھول نہ بنا مجھ کو  
 آپ کے اطفاف و شایستگی ہو چکے تھے  
 نقش برداری کی خدمت جو مجھ کو تری  
 مستحکم نہ ہو رہا یہ کہلایا میں کہ  
 آپ کے نام مقدس کا جو آج اسے خیال  
 وفاقہ نہ ہو بلکہ او مجھ پہلے کلا  
 یہ تمہیں تمہیں کے ہی کہتا ہے مجھ سے  
 یہ وہاں یہ کلامان بیکار یقین ہے کہ اس  
 نہ نصرت کا اٹھتا ہی سودا میری بچہ  
 غفلت نہ ہو پر پھر تو اسے غافل  
 اور سننے مل جل کے نہ رہا کہ ہی گزریا  
 ہی یقین جہنم میں بخشائے حضرت انگو  
 در احمد یہ جو نکلے گی میری جان حقیقت

وہ نہ سبنا نکا میری تجھ سے ہی روشن ہوگا  
 سپاہ نہ لیکے گا مرا آپ کا احسان ہوگا  
 کیوں نہ گردش میں مرا گردش و لڑا ہوگا  
 دین و دنیا میں تجھ پر فخر میلان ہوگا  
 دل ہی یہ مرا حافظ قرآن ہوگا پڑ  
 دل کا فربہ یقین ہے کہ مسلمان ہوگا  
 بعد میں عرض کر دنگا جو کہ ریان ہوگا  
 ہجر احمد میں جو گناہوں تو طوفان ہوگا  
 اسی سے جان نہیں ہرگز مر اور مان ہوگا  
 فکر ہی فخر میں دل تیرا پریشان ہوگا  
 او سکی پر تو سی یقین ہے کہ تو جوان ہوگا  
 یاد کہ کبھی کا سخن میرا تو انسان ہوگا  
 نعت احمد میں خدا جو کہ سخندان ہوگا  
 ملک الموت کا سپر میری احسان ہوگا

### قصیدہ

یا محمد بنین یاں کوئی ایگانا دل کا  
 تیرے مرگانہ غضب ٹوٹ کر آنا دل کا  
 آپ ہی سنئے دوزخ کہ توفانا دل کا  
 کارگر ہوتا ہے ہر دل پہ نشانہ دل کا

تن یہ جان میں تو آجاتی ہے جانِ مضطر  
 ساری محفل کو لٹا دیتا ہے بجو کر کے  
 وہو کہ مردوں کو قیامت کا دلا دیتا ہے  
 شوق دیدارِ نبی میں جو چمک جاتا ہے  
 بس تھا ہو کے گیا وہ مرے پہلو سے نکل  
 آپ کے رومیؒ کا تھا شیدا حضرت  
 شبِ فرقت میں وہی ایک تھا میرا ہم  
 کچھ ہشیاری سے غمِ خوار سے پالا میں نے  
 مدتِ عمر رہوں گا در احمد پہ مقسیم  
 جس کے اخلاق نہیں دہریں تھیں تہمت  
 نیکِ خلاق رہو تم بھی جہان میں تحقیق

تری محفل میں جو ہوتا ہے ترانا دل کا  
 ہو کے بیہوش کبھی ہوش میں آنا دل کا  
 ہجر میں تیری ہی وہ شور مچانا دل کا  
 غیر ممکن ہے کسی ڈوبے منہ دل کا  
 حیف آیا نہ مجھ کو ناز او ٹھکانا دل کا  
 وراقس پہ ہوا ہو گا ٹھکانا دل کا  
 یاد آتا ہے مجھ کو رو کے رلانا دل کا  
 ہاڑی آخر ہوا بھسی بچا دل کا  
 جب چلا جاؤں گا میں کہ کہہ ناؤں کا  
 مثل بیگانہ کو ہوتا ہے یگانا دل کا  
 تاکہ ہمدرد رہی سارا زمانہ دل کا

الخیر

تم

## متفرق قصاید تحقیق

شنو شمع دل پر غم خدا را یا رسول اللہ  
 ترے لطف و غایت پر بہر و کر کے بیٹھا ہوں  
 ہمیرم از تپ و رفت بسوزم ز آتش عشقت  
 بظاہر گرچہ زندہ ہوں مگر حالت ہر مرد و  
 نبات دل پہ پلوے میں بیدار عشق تو  
 ہمارا آہ سوزان سجدا می میں تمہارے دل  
 شد مجنون عشق تو ندارم شرم رسوائی  
 چہا پر تہا تمار فو نکا ترے بکر میں سوائی  
 ز ذوق نفس مارہ شدیم آلودہ عصیان  
 غریق بحر عصیان ہوئے ہوئے بچھلے کشتی  
 نگاہ برقی سوزانست شعاع رو کا تابانت  
 بنوت پر رسالت پر تری معجز بیانی پر  
 گدائے کوئے تو ہم بشاہان فخر میدارم  
 نانا ہوں میں خم کے خم شراب عشق کے تیرے  
 عطا کن جریمہ از شر تبت و صلت ز لطف خود

بکین تکلیف پہ میں گوارا یا رسول اللہ  
 سوائے تیرے نہیں کچھ سہارا یا رسول اللہ  
 ندارم زندگی جز تو گوارا یا رسول اللہ  
 ترے درو خدائی سے ہمارا یا رسول اللہ  
 کند سر خط آن جن دل آرا یا رسول اللہ  
 وہو ان نمکریہ اترتا ہر عبارتہ یا رسول اللہ  
 بنو شان ساعہ و صلت خدا را یا رسول اللہ  
 ہوا چہ چا ملا اب آشکا را یا رسول اللہ  
 بجز لطف ندارم هیچ چارہ یا رسول اللہ  
 ملا رحمت کا جب تیرے کنارہ یا رسول اللہ  
 کند ہر شیشہ دل را دو پارہ یا رسول اللہ  
 شہادت و یحکا ہر سنگ خارہ یا رسول اللہ  
 ندارم ہمیری جمشید و دارا یا رسول اللہ  
 تری شیش پر کھارے جارہ یا رسول اللہ  
 نمی خواہم تھر قند و بخارہ یا رسول اللہ

مرض عشق مرنے ہے تمہارا یا رسول اللہ  
 شود ہرگز عشق تو مدارا یا رسول اللہ  
 خدا نے خود کہا انتم سکارا یا رسول اللہ  
 ترو بازہ ہوش گل ہزارہ یا رسول اللہ  
 مقدر کا مرے چمکا ستارا یا رسول اللہ  
 خدایت وادان حسن دل را یا رسول اللہ

ہو گیا دل لہو لہو زینبہ الکریمہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سیکھ لے دیکھتے ہیں کچھ نازان بکری خندا  
 تر ہی محل میں زند و لگا گدڑ ہوتا نہیں بگڑ  
 سر سے دل کا چین و آغوش کچھ عشق کبیر دم  
 لے کر پاسانی اکی در کی تو جانوں میں  
 دل تحقیق شد کج حال روئے تابا نہ

### قصیدہ

بنایا تمکجا و پھر امین ہر و خود سی کو دل سے شامنا کر  
 عیان تھا پردہ میں نیم کے تو دہو دا پنا چہا چہا کر  
 غش آئے کینہ کر نہ عاشقوں کو نج منور کی روشنی سے  
 وہ روئے انور دکھا رہی مہین نقاب اپنا اٹھا اٹھا کر  
 دہی کا پردہ اٹھاپے ساتی وہ جام تو نے دیلے ساتی  
 بنایا ستانہ اپنا مجھ کو شراب وحدت پلا کر پڑ کر  
 پیچھا پیچھا میں رشک عیسیٰ نہ کیس طر سے ہوں سرزد مذہ  
 جلتے ہیں اپنے عاشقوں کو وہ دم میں ٹہو کر لگا لگا کر  
 رہی ہے ارمان قلب مضطرب کیسیہ ان حضرت کا روئے انور  
 دکھا دو چہرہ دم اپنا آقا دیکھتے ہیں مجھے پلا کر پڑ کر



کبھی کہو لگانہ اُن زبان سے خوش آپ ہوں گے اس سچان  
 لگا کے دیکھو کمان ابرو پہ تیر مژگان چسٹا چڑھا کر  
 کبھی ہنسیا تو کر کے وعدہ کبھی رولا تو کر کے منہ مٹا  
 تماشا دیکھا ہے تو نے میرا کبھی ہنسا کر کبھی رولا کر  
 تیری جدالی میں جان مضطر نہ نکلو تن سہی کہیں تڑپ کر  
 تو ہے زمانہ میں نرساک عیسیٰ میری نص فرقت کی کچھ دوا کر  
 یہہ روز محشر خدا سے کہنا ہو بخشش اسکی ہی یہ اشہدا  
 کھڑا ہو سر مندر ہو کے تحقیق ادب عمر حشر میں چکا کر

### قصیدہ

<p>             اپنی ہستی کو مٹا کر بے نشان میں ہی ہوں              شش جہت میں لوگ جھکے ہوئے نہ کر بیزا ہوں              میں تو کا اٹھ گیا جسوقت پردہ چ سے              احادیث کی شان کہ نہ سی ادا ہوگی دلا              ناز سے معراج میں گویا تمہی جیتی سی نبی              بار افرائے اصحاب سے خیر البشر              حمد رب میں تو سچ مانہ میرا بڑھتا نہیں              عین یائین جو نشہ کہتے ہیں جب کو سبھی           </p>	<p>             لامکان کہتے ہیں جب کو مکان میں ہی تو ہوں              ذاتِ احدت میں فنا ہو کر عیان میں ہی ہوں              دیکھو ہر گنگ ہر بوین عیان میں ہی تو ہوں              حمد رب میں سچ تو یہ ہے ہر زبان میں ہی تو ہوں              عرش ہو جسکی زمین وہ آسمان میں ہی ہوں              باعثِ پیدائش کوئی مکان میں ہی تو ہوں              نصرتِ احمد میں دلائلِ دان میں ہی ہوں              ہندین تھے جدا جان جان میں ہی ہوں           </p>
--	---

خیاں سکل چو وہ نادان مین ہی تو ہوں  
دل غ انی عشق سے وہ گلستان مین ہی ہوں  
پھٹک دو تو خود و گنڈا از رجا مین ہی ہوں  
یکمان وہ خادم شاہ شہان مین ہی ہوں

طاق مین ہرگز نہ رہا سہرا سہرا  
باغ جنت کہ تہا ہر چہ نور مارا  
حفظ جائیگا سطر میر کتا ہر اسب  
نعت احمدی نہ دلا تحقیق کہ تہا مین ہے

### قصیدہ

معصیت الودھ صحت مین ہی ہوں  
لائق بخشش تری اتنی سامین ہی ہوں  
آجکے دن تابع خیر الوار مین ہی ہوں  
یابی اہل مین تمہیں خاں مین ہی ہوں  
دیکھو وہ عاشق زلف و قامت مین ہی ہوں  
عشق مین ہر کفر فدا یا تقامین ہی ہوں  
اؤں کی صورت مین دلا یا خاں مین ہی ہوں  
چشم حق مین تیری اسکی خیاں مین ہی ہوں  
آتش عشق مین کا دل جلا مین ہی ہوں  
دیکھو وہ خادم صدق و صفایں مین ہی ہوں

یابی امت مین تیرے رویا مین ہی ہوں  
نیک کئے جا کر بھی شمس خدا بستے گئے  
منفرت کہتی ہی تجھ کیوں بخشش تری  
لطف ہو یا جو ہو جو کہہ نہ منظور ہو  
دام گیسو مین تہا ہی پیش کیا جکا جول  
قصہ فرادو مجھوں سنتی خشتی کیبیک  
جسبائی جو و مجھے نور جمال مصطفیٰ  
چا اٹکھیں تے ہی گتا ہن شمس کما کر بھی  
آہ سوان سیر میری زندہ ہو چکر چلو  
دلخ خوان مصطفیٰ تحقیق کہ تہا مین ہے

### قصیدہ

جلوہ گردل مین اگر ہو تو کرم جاتی ہوں

عشق کہ تیری نبی اپنا صنم جاتے ہوں

سیر گلشن کی تنہا نہیں دل میں باقی نیل نین جو پیرا کرتے ہیں دیر تیر کی فرقت میں شب روز بہا کرانو یا کی ابرو بخوش خم کی صفت کیا کہنا سیر کے لئے مہر تو کہا خالق نے راز مخفی ہے حقیقت نہیں کہہ سکتا ہوں خاکسار و غنیمت ہمارے ہونے میں شامل یا نبی کی ملامت میں تمنا ہے یہی تیرے دلی جو سیر ہو دلی ہمسکو تیرے کو پیر میں قدم رکھ کر جو رہا میں ہم شوق دیدار نبی جب کوئی خاص نہیں	تیرے کو چھپ کر کہہ دیا غم جاتی ہیں سیر فردوس سے زہرا و سوسہم جاتے ہیں اپنی آنکھوں ہی کو ہم بر کرم جاتے ہیں اسکی خدیش میں جولت ہے وہ ہم جاتی ہیں میرے محبوب کا رتبہ کوئی کم جاتی ہیں جاتا میں ہوں میری لوح و قلم جاتی ہیں پنی ہستی کو تو ہم نقش قدم جاتے ہیں وہ نکلیا کے تو ہم لطف و کرم جاتی ہیں کب اوس شوکت بشیر سی کم جاتے ہیں اپنا نکلا ہے یہ دم زیر قدم جاتی ہیں اپنی ہستی کو وہ ہر وقت عدم جاتی ہیں
--	--

### قصیدہ

خواب میں جب مراد لہذا نظر آتا ہے دل مرا مضطرب و زار نظر آتا ہے دیکھ کر غور سے کہتی ہیں سچا ہر دم ساغر وصل نبی سے جو ہوا ہے بخود و اے قسمت نظر آتا نہیں اپنا سرو	بختِ خواہیدہ یہ بیدار نظر آتا ہے عشق احمد کا یہ بیمار نظر آتا ہے قلبِ یہی نہ دیدار نظر آتا ہے مے وحدت کا طلبگار نظر آتا ہے گرم کچھ ہشمر کا بازار نظر آتا ہے
---	---

امتی دیکھ کے محشر میں محمد کو کئے حاصیان کہو تم سب اپنی ہی جا کر ساری مخلوق یہ کہتی تھی شفیع اعظم جیسا حلقہ میں تاروں کو ہوا ہاں نو ر رحمت حق یہی کہتی تھی نبی سہروم منفرت ناز ہو گیا تھی یہہ اگر بڑا ہر ہو کے آمادہ بخشش یہہ کہا خالق نے محشر میں دیکھو فرما لینگے حضرت تحقیق حب احمد نہیں جن دل میں ہو تجھ کو حق	نہ کر سہہ اپنا غریب ارستہ نظر آتا ہے پر غضب آج وہ غفار نظر آتا ہے ق انبیا و لکاتو سردار نظر آتا ہے مرسلوین شد ابرار نظر آتا ہے ق کل خدائی کا تو مختار نظر آتا ہے اپنی امت کا وہ غمخوار نظر آتا ہے نعم دل احمد مختار نظر آتا ہے میر عاشق یہہ دل ازگار نظر آتا ہے قلب سیا بھی بیکار نظر آتا ہے
--	--

### قصیدہ

زمرہ میں رسولوں کو وہ عالی نسب ہی ہر شاخ میں ہر گل میں عیان ہے تیرا جلوہ کیا فوق یوسف کو تیرے حسن کو آگے سرخ پیہوں کی ہر ذرا اعلیٰ بخشان نور لیکو جب آئی ہو صبا زلف نبی کی اس ناز کے انداز کو اعجاز کو صدق پڑتا ہوں صفت جب تری کہیں سخن کی	اس واسطی مشہور تو ملی مدنی ہے ہر رنگ میں ہر دین تری جلوہ گری ہے شرمندہ تجھ کو دیکھ کر حاجت رو پری ہے د رنگ نجالت کو تحقیق مہنی ہے پاتا ہوں شرف اس ہی یہہ مشکبختی ہے ان رب سے زیادہ تری شیریں سخن ہی گہمتی گویا مہین میں مری مصری کی ٹلی ہے
--	--

کیا لطافت و خفایات رسولِ عربی ہی  
 بگڑی ہوئی تھا کہ تجھی تو نبی سے  
 الفت میں تہا نہ دی میری جان پہ  
 بچہ تر سے بچا کر کوشش نہ نہی ہے  
 مفلسوں میں دیش غریب الوطنی  
 جلتے ہیں عداوت کی یہی دشمنی ہے  
 کرتا جو رعایا پہ وہ اب ارحم علی ہے  
 اسلام میں پوچھو تو یہ ہمہ گیر کی گئی ہے  
 جو نور خدا ہے وہ ہی انوار بنی ہے

تسخیر لیے اتوں میں جلی آتی ہر جن رین  
 اٹھٹ سے قائم کرتا اوٹھا کرتے ہیں مرد  
 کہہ دو کوئی جا کر مرے عیسیٰ نقبی سے  
 اب شربت دیدار پلا دیجو خدا را  
 یارب مجھی پہونچا دے تو ہی سکون  
 آتا ہے یوں پر تر عشاق کو جہانم  
 ائمہ سلامت رکھو اس شاہ دکن کو  
 ہاشمیریہ قائم ہی یارب معہ اولاد  
 کس نہ سربان ہو مر کر یہ راز، تحقیق

### قصیدہ

کم نہیں ہر دل غل میرا چرغ طور سے  
 طلب کو مہوتی ہو تسکین کی مذکور سے  
 بار عصفیان اڑہ نہ ہیں سگتا کسی مزدور سے  
 جبر اوٹھ سگتا نہیں اب عاشق مجبور سے  
 آہ سوزان جب نکلتی ہر دل رنجور سے  
 زخم او سکے ہوں نہ اچھو مرخم کافور سے  
 کم نہیں ہیں پیدہ گریان میری ناسور سے

قلب میں ہر روشنی ایسی خدا نور سے  
 میں کیوں پہونچوں وہاں مولود و جہان  
 ما تو ان ہو کی طرح محشر میں جاؤں بنی  
 رنج تا کے یا بنی فرقت کو صد منزل کا سور  
 آسمانوں کو جدائی میں لگا دیتی ہر آگ  
 تیغ عشق مصطفیٰ سے دل مارج رہی  
 رات دن جہنمی ہیں تہی ہیں آنکھوں کی شک

<p>میں بھی ہوں سست محنت بتی دوسرا          دیدہ حق میں ہیں میرے جلوہ حق ہی نہاں          حال کیا سوزِ درون کا یا نبی ظاہر کروں          میں انا الحق کی جگہ کہتا ہوں حق ہی مصطفیٰ          یہ حدیث نوسنی ہوا ہی روشن آ تحقیق صاف</p>	<p>صاف ظاہر ہی میری دیدہ نمودار ہے          مصطفیٰ کو دیکھتا ہوں میں خدا کو نور سے          کم نہیں ہی سینہ روشن مرا انور سے          کس طرح عالی نہور تہ مرا منصور ہے          احمد مرسل ہوئی پیدا خدا کو نور سے</p>
--	---

### قصیدہ

<p>چمچہ جو پر انوار ہی محبوب خدا کا          آزادی سخن کو میرے ہوتی نہیں چال          آلودہ دلون کی یہاں ہوتی ہی صفائی          دشمن کو قلم ہو کر اگر کرتے ہیں یاں سر          بیٹک ادھر حاصل ہی سند خدیرین کی          مانند کتان ٹکڑی کر دیتا ہی دل کے          بحر جگہ عجیب جو مراد امن امید          مرد و کو جلا دیتی ہیں آہٹ سو قدم کے</p>	<p>شیدا یہ دل زار ہی محبوب خدا کا          وابستہ گفارا ہی محبوب خدا کا          کیا پاکیزہ دربار ہی محبوب خدا کا          وہ ابرویٰ خمدار ہی محبوب خدا کا          جو دل سے طلبگار ہی محبوب خدا کا          وہ پر تو انوار ہی محبوب خدا کا          دربار یہ دربار ہی محبوب خدا کا          کس ناز کا رفتار ہی محبوب خدا کا</p>
--	--

### قطع

<p>دل میرا کسی طرح سے اچھا نہیں ہوتا          ساقی سونہ ساغر سونہ می می اور کام</p>	<p>یہ طالب دیدار ہی محبوب خدا کا          مدہوش یہ سرشار ہی محبوب خدا کا</p>
---	--

باہر کوئی حلقے سے نہیں ہوتا ہوا ان کو  
تحقیق تجر حشر کا کیا خوف و خطر ہو

کس حسن کا پرکار ہو جس سے خدا کا  
انفخار ہو دل باریک بینی سے نہیں خدا کا

### قصیدہ

خدا کی بین محمدیسا پیغمبر ہو نہیں سکتا  
کیسا عشق دل کا میری ہر سیر ہو نہیں سکتا  
میں نہ ہوں ازل سے خراج بروی احمد کا  
ہزاران یوسف مصری تصدیق تیری صورت کا  
خدا کہتا ہے طالب ہی تری دیدار کی ہر دم  
زمانی نہ سکود ہر فلک ہی تو شکایت کیا  
خدا اچھوٹو نکو چاہتا ہے ہر نوک کانجامی ہو  
یہہ بیجا نوپہ اترنا ہی کیسا بت پرستوں کا  
یہہ حسن و لطف ہی پر نجاؤ ذال دنیا کو  
یہ کیوں تحقیق دیتی ہو فلک کو گناہی حق

بجز اذن کر خدا کا گزری نہ لیر ہو نہیں سکتا  
دل تیرا میرا عشق کیسی ہو نہیں سکتا  
کیسے آں خیر سی گلوتر ہو نہیں سکتا  
مقابل میں تری نہ منور ہو نہیں سکتا  
مرے محبوب کا جلوہ میسر ہو نہیں سکتا  
جو بگڑا ہو وہ اچھا پھر مقدر ہو نہیں سکتا  
بجز تیری گنہگار ہو کا محشر ہو نہیں سکتا  
جو معبود حقیقی ہے وہ پیغمبر ہو نہیں سکتا  
جو ہر کم ظرف ہر گز نیک جو ہو نہیں سکتا  
خدا جب تک بچا ہو وہ ستمگر ہو نہیں سکتا

### قصیدہ

احمد تم تو کبھی خواب میں آؤ بھی نہیں  
ساغر وصل مجھ پر اپنا پلاتے بھی نہیں  
رخ نور سے تعاب اپنی ہٹاتی بھی نہیں

حسرت و لگو میری آپ مٹاؤ بھی نہیں  
اتش جبر میری دل کی بجھاتے بھی نہیں  
جلوہ نور خدا مجھ کو دکھاتے بھی نہیں

کوئی سنتی بھی نہیں ہوتو سنا تو بھی نہیں  
مصحف رخ کو خباب اپنی دکھاتے بھی نہیں  
تم باؤنی کی صدا اچھوٹا کرتی بھی نہیں  
اب یہاں ماز کوئی اوسکی اٹھا بھی نہیں

حال ہل تیرے سوا آنسو سناؤں جا کر  
خوابش دل بھی ہی پڑھ کر وہ قرون دیکھوں  
ور و فرقت سے گئی جان بگر شکس مسیح  
لیچا پیشین میر دل تحقیق حسین

### قصیدہ

جس طرح ہی سہا شہ خاور کے سامنے  
دریا بہیگا آنکھ سے سرور کی سامنی  
تھرا گئے جب آئے وہ حیدر کے سامنے  
مدفن بھی ہوگا روضہ انور کے سامنی  
ٹپ میگا لاشہ میر اپمیر کے سامنے  
سینہ سپر ہوا ترے خنجر کے سامنے  
ہی صید دل نگاہ منور کے سامنے  
پیٹا کرونگا سر کو مقرر کے سامنے  
زخمی ہوا ہو جو کوئی دلبر کے سامنے  
بہانی کا سر جدا ہوا خواہر کے سامنے  
پیا سی گئی شہید جو حیدر کی سامنی  
غبت کروں نہیں کہی کوثر کی سامنی

دن سے یں انبیا ہی پمیر کے سامنی  
محشر میں جاؤں جب میں تیرے سامنے  
سرکش جو لڑتے تھے درخبر کے سامنی  
میکل گاد م را جو مدین میں اسے خدا  
تشریف لائینگے وہ لحد میں مری ضرور  
گما ل کیا جو ابروئے خمدار نے ترے  
کیجی شکار شوق سے اب اومیر و حضور  
گر ہو دل حزین پہ نشانہ نہ کار گر  
تبع الم کا حال اوسی دل سے پوچھو  
زینب کا حال زار مجھ ہو کیا بیان  
آنسو نیکے بدلے خون بہا ہوگا آنکھ سے  
جو وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب



تحقیق تجھ کو روز جزا کا ہر خوف کیا کہنا کہ وہ چشمِ اسٹینگے وادے کے ساتھ

### قصیدہ

پہلے میں نے پیش حق عصیان کا ذکر کیا  
فضل سراپے کہا حق نے کہ جاپیش نبی  
بھونچکر جوقوت او کو رو با صد نیاز  
آپ یوں کہو لگو جو شربت محبت سو کہ جا۔  
میں نے فرط شوق پا بوسی اقدیں میں  
تاکہ ہو دل میں جمال و کراؤ نور منعکس  
بادۂ حب نبی سے اتویان سرشار ہوں  
آرزو تحقیق تھی کیا کیا بدیہ کی مجھ پر  
بعد وصف میرے تھے سچا رہ میں سر رکھ دیا  
میں نے تیرا فیصلہ موقوف از تیر رکھ دیا  
سر کو ان پر شوق و قدیم کو او پر رکھ دیا  
ہمیں پہلے ہی سے تیرا خلد میں گھر رکھ دیا  
سنگ زین کی جگہ سراپا آخر رکھ دیا  
آئینہ دل کا بنا کر پیش سرور رکھ دیا  
اسلمو محشر میں فی آب کو شر رکھ دیا  
چرخ نے ساری تمناؤں پہ پتھر رکھ دیا

### قصیدہ

نبی آج خواب میں آگرم را بخت خفتہ جگا گئے  
میرے دل کو صاف لہجا گئی پیر وصل مردہ ناگئی  
تھی اسی کی فکر مجھے سدا کہ ملنے کب مرے مصطفیٰ  
ترمی مہربانی سے اسے خدا مجھ کو جلوہ اپنا دکھا گئے  
تپ بھر سی ہوئی اب شفا ملی مجھ کو تہی جو میری دوا  
رویائیں آ کے وہ مصطفیٰ مجھ کو جام وصل بلا گئے



## قصیدہ پریانکشی

اگر تو چاہے دکھانا جھکو جمال پناہ حال کیا ہے

اسی تمنائیں ہر سی ہون تو داد توں دے

مین جب سے عاشق ہوئی ہوں تیری نہ کھارو مین چاہے

یہی تمنائیں ہی سے دل میں کہ وہ دل کیسا سوال کیا ہے

میں نہ بچان ہوں بلا لے در پر نہیں ہر ذرت مجھ کو ارہ

نغمہ جانی کسی تیرے شاہد یہ دیکھ لو دکھا حال کیا ہے

بہلی ہوں تیری بری ہوں تیری جو چاہی کہ تو ہوں بجا ہر

مین ہر طرح سے بچھوڑوں تجھ کو یہ دل میں تیری خیال کیا ہے

مین ہو کے سائل پکاری تجھ کو کہ پاؤں مقصد میں تو دکھا

نہ پوچھا اتنا بھی جہی تو نے بتا دے تیرا سوال کیا ہے

مین ہو کر شیدا دی تجھ پر یہ جان اپنی یہ ہال اپنا

جو دولت دید ہو میں نہ ہلا پھر اسکو زوال کیا ہے

مین لونڈی تیری تو میرا آقا ہوں تجھ سے تو چاہوں کس

تو میری مقصد ہی میرا دامن و گرنہ کسکی مجال کیا ہے

جو پھیرے در سے تو اپنی جھکو مین جلون کس در پر تیری ہو کر

تو دیکھ گئے غم زدے سے یہ تجھ کو بچ و ملال کیا ہے

گد چکی عمر یوں ہی میری نہ چونکی غفلت سروا قسمت  
نہ جانی تحقیق میں نے اتناک حرام کیا ہر حلال کیا

## قصیدہ بزبان ریختی

جا کر میں مدینہ میں ہمیں سے ملون گی جیتی جور ہو نگی  
دلہیز پر سر روضہ اقدس کو رکھو نگی۔ آنکھیں بھی ملو نگی  
بلبل کی طرح گلشن شیریں بھر دو نگی۔ غنچہ سا کھلو نگی  
بو ہو کے چمن سے میں شب دروڑا دو نگی۔ کپڑوں میں بسو نگی  
جام محمد نبوی سے ہو میں سرشار۔ دیکھو مری اطوار  
جا کر ابھی ساغر مے وحدت کا پیو نگی۔ مستانہ بنو نگی۔  
ہو جائے اگر روضہ اقدس پہ رسائی۔ جو شکر الہی۔  
دربان کی طرح در پہ شب دروڑا دو نگی۔ مگر کبھی ہٹو نگی  
اونٹنی ہوں نکلن کھو دو دیکھو میرے سرکار۔ ہوں حاضر دربار  
برطح سے دامن مے مقصد کا بھر دو نگی جب پہاڑو نگی  
آجائیں لحد پر وہ مے شک سیحان۔ ٹڈیگا یہہ لائشہ  
دل ہو بگرا پائیں زبان کرو نگی جی کر جو اوٹھون گی

افسوس یہاں مجھ کو ترے ہجر نے مارا۔ کیا کیجئے چارے۔  
 سلو میں لحد میں بھی یہی کہتی رہو گی۔ آقا سے ملو ن گی۔  
 ہر چند ہوں بچہ میں خطا وار گنہگار۔ اسے احمد مختار  
 دوزخ میں مگر حشر کے دن میں نہ جاؤ گی۔ دامن میں جھوٹی  
 ہی التجا لوٹھی کی یہ سہ سلو میری حضرت۔ یا شاہ رسالت  
 محشر میں میں نعلین ترے لیکے جاؤ گی۔ جنت میں ہو گی  
 سو جانی قربان ہوں تحقیق میں لکھکر۔ اب نعت پیہر۔  
 اگر میں تری روحۂ اقدس پہ پڑو گی۔ جان نذر کرو گی۔

### قصیدہ

جہاں ہوں کرے احمد مختار کی طرف	بلبل ہوں جاؤں کیوں نہ میں گلزار کی طرف
مرات وحدت آئینہ ہو جا کچھ صفا	دیکھوں میں ایسی آئینہ رخسار کی طرف
کعبہ سمجھ کر سحر میں آ کر ہوں بار بار	جب دیکھتا ہوں ابروی خدا کی طرف
درمان مریض عشق کو کافی ہو ہی	شک میح دیکھ ہی بیمار کی طرف
جیسے ہوا ہے اگلی آنکھوں کا مجھ کو عشق	دیکھا نہ بھر کے زکس بیمار کی طرف
دامن ہمارا گو ہر مقصد سے بھر گیا	جسوقت آنی آپ کے دربار کی طرف
گلزار ہو گی آتش دوزخ یقین ہو	دیکھتا ہوں جب ہمارے نبی ناز کی طرف
خوف در جا رہی دیکھتا ہوں روزِ حشر	اعمال کی طرف کبھی غفار کی طرف

جہاں دنگا میں احمد مختار کی طرف	سب سے بڑا کنگ ناشق صادق ہو روزِ حشر
تحقیق جاوے جب لحدِ تار کی طرف	دماغ جگر سے روشنی ہو گی مزار میں

### قصیدہ

زان بے حلیہ تو ہوش بامی باشد عاشقان را بخدا کوہ بلامی باشد رحمن یا کہ جہاں دور و رومی باشد حاجت مومن زندگیا می باشد نگہست زلف تو زنجیر بامی باشد چشم شہ بہر عطا سوئی گرامی باشد منتظر باش کہ بعجیل خطا می باشد باز این حسرت واران کجای باشد	یا محمد برخت نہ رخصتا می باشد از پی وصل تو شب ہائے فراق ای جانان ہست وابستہ تو این دل دیوانہ مانہ کردہ ہوش مرا ساغر وصلت ساقی وحشت این دل دیوانہ را ہر دم و اللہ یک نظر بر من بسکین بنگن بھر خدا بھر وصلش جو کنم عرض منم میگوید گر شود وصل و لا رام ترا کی تحقیق
--	---

### قصیدہ

منہ پر ہوا لیاں ہیں جہنم ماہتاب کے چہاں چھڑا بیگو ابھی ہم آفتاب کے بس جو صلی گئے بوئے گلاب کے سب اروز کو ملتے ہیں تحفہ ثواب کے کبتک اوٹھا دن صد اہی عذاب کے	جلوہ فرا ہے ماہ عربیہ نقاب کے گیسو مٹا کے رخصت رسالت مآب کے لائی صبا جو نگہست زلف رسول کو صدقے کیون ہوں دلسر حجاز شریف کے جلتا ہوں روزِ شنبہ ہجر نبی مومنین کے
---	--

تاریخِ بخار سے محضِ خوفِ کچھ نہیں  
 جہرِ نبی میں اٹھ کر بیٹا میں اس قدر  
 خادومِ نبی کا بدن میں نکیر میں سر کہو  
 لہڑا ہی ہر ناگن زلفِ رسول آج  
 ندیم میں تو اپنے کیا جھکے تخت  
 یک گھونٹ ہی میں جلوہ نظر آگیا نچو  
 رند و نکاتیر و مرتبہ پہ اوہی ہوا۔  
 فرقت کی آگ نے مری جان کو جلا دیا  
 در و جدائی نے تیری بیتاب کر دیا  
 دل سے نکل کے آہ کی بجلی جو جاگری  
 الطاف سے تم اپنے بلا لوسچ میں  
 حوصلہ ہو کر چھوڑ دو دنیا کی آجکل  
 اوراقِ الٹ دی تو نصیحت کرنا صاف  
 پیر میں تجھ کو یاد کرنا یقین ہے  
 وصفِ نبی کریمؐ سے تحقیق دیکھ  
 تحقیق سر پہ رکھو میں تعلیم پاک

میں دل میں دماغ عشق رسالتا کے  
 دفتر تمام دھنگے روز حساب کے  
 جھک کر کے کچھ مہون مجھ سے سواں جوانو  
 اس دل سے جو چہرے فرسے کچھ ہی قبا کر  
 قربان جان تیرے میں اس انتخاب کے  
 سانی میں صدقہ ہوں تیرے دوزخ کے  
 زاہد ورقِ الطہر ہی بس کتاب کے  
 دل اور جگر میں سوختہ مثل کباب کے  
 آنکھوں سے خون ٹپکتا ہو مثل شہاب کے  
 تکر و مہو میں تو اڑ گویا دیکھو سحاب کے  
 صدمہ اڑٹھا۔ باہر یہ دل اخطار ہے  
 ورنہ سہو کے حشر میں صدمہ عذاب کے  
 سب نوجوانوں پر ابھی دن میں شب  
 گزندگی سمجھی کی ہو مثل حباب کے  
 قسمت فرمیر دی تیری دن انقلاب کے  
 چہرہ چلونا خلد میں عالیجناب کے

## قصیدہ

جان و دل سے ہن فدا تجھے تمام میل  
 کیسے کہ نقشہ جو نازان ہوا نقاش نزل  
 شرف پایا جو تیرے حسن کا خوشی نزل  
 کوئی ثانی نہیں مخلوق میں اجہ تیرا  
 دیکھا جب طالب و مطلوب میں کچھ نہیں  
 مہذا اصلی علی جس میں ہوا تو پیدا  
 جب برستی ہر تیرے ذکر سے رحمت حق کی  
 رب ارنی تو کہو تاب نہ لائے ہرگز  
 رخ احمد سے یقین ہوا اب اٹھیکا پر وہ  
 نادر و آویز شوق سے مجھ پر رند کی پاس  
 ای جہ ظلمت مرقد سے مجھ خوف نہیں  
 تسعد عشق نبی سے جو نکلا ہو دھواں  
 کو چشمی کام سے نسخہ اکسیر ہے یہہ  
 زلف احمد کا ہوا جب ہے سودا بین  
 وحشت قلب یہی کہتے ہر دم مجھ سے  
 آپ خود آتے دیا مجھ کو بلا تے تھی نبی

ق

سکر ایان مفضل کا تیری ہر میل  
 جملہ اوصاف سے تصویر تیری ہر میل  
 مشتری طالع یوسف کی پہلی مثل نزل  
 جسطرح تیری خالق کا نہیں ہوا دل  
 میم احمد ہوا ان دونوں میں اگر حاصل  
 سب سے اعلیٰ ہر مہینوں میں بیچہ الوداد  
 غنچہ دل میرا کھلے تابی مانند کونول  
 لہرائی کی ندا سے ہوئی موسیقی نزل  
 آج عشاق کے زمرہ میں بڑی ہر میل  
 میری وحدت کی رکھا ہوں میں بغیر تیرا  
 عشق احمد کی ہر روشن ہے یہی دیشن شعل  
 ظرف سینہ پر میری جستا ہر میل کا جل  
 جب لگا تا ہوں میں آتا ہر نظر غزل  
 مثل معجون کے سیر کرتا ہوں جگہ جگہ  
 خاک شرب کا لگا چکر دوا تو مندل  
 جذبہ الفت کامل جو اگر کرنا عمل



عشق احمد ہر نبی میری گز کی ہر سکل  
مغفہ سی سنے ہو لب و لہجہ و شہ و پیکر کا مکمل  
سمت شیربہ کی چلا آتا ہے دیکھو بادل  
سوئی احمد شہیرو لچلیا ہوں چل جلد کل  
سینہ ہر وشت کا ہوتا تھا مثال خصل  
ہر یقین جلد میں پاؤں گامین ہو تو کما محل

نہاں سوچو چلا ہند سے سوئی شیربہ  
جیکر چل ہوا دیدار نبی کا خلعت  
نہوں پر نہاں لگا ایسا لکھو میری ہر نقبت  
وقت آنچو خورنی روح کہو غر ایل  
نعمت فراتہ تہہ تفریح کا جوت تہی  
سرخ خوان در ہندان نبی ہوں تحقیق

### قصیدہ

اپنا گنجینہ اسرار نہاتے ہیں مجھے  
بہسی مدہوش کبھی مست بناتی ہیں مجھ کو  
جلوہ حسن خدا داد دکھاتے ہیں مجھ کو  
شکر ہے بندہ بیدار بناتی ہیں مجھ کو  
کشتہ بحر ہوں یکدم میں جلاتی ہیں مجھ کو  
میں تصدیق میری آقا ہی بجاتی ہیں مجھ کو  
دیکھو احباب تو اب چھوڑ کو جاتی ہیں مجھ کو  
در بدر گردش ایام بھرتی ہیں مجھ کو  
آتش ہجر میں یا یوں ہی جلاتی ہیں مجھ کو  
میرے تقدیر شبور روز لاتی ہیں مجھ کو

شہ برابر جو سینہ سرگاز ہیں مجھے  
لطیف سواہی پا کر مجھ کو حدت کا بٹا  
لکے رویا میں نقاب اپنی ہٹا کر تیر  
مہربانی سے غمایت سی ہٹا کر در پر  
تم با فنی لب اعجاز سی فرما کر وہ شہ  
ہر صیبت میں جو لیتا ہوں نام اقدس  
ہوں بٹا قبر میں نہا میرے آقا اور  
اپنی دروازہ پہ جلدی سی بلا لوشا  
دیکھو کلب وہ بلاتے ہیں در اقدس پر  
آسمان سی ہو شکایت نہ رہانی سے گلا

<p>جگہ میں ملے سر ہون تیرا شاہ امم پس مرن نہیں خوشبودی ہر حاجت مجھ کو زلف کا جیسو ہوا ہر میر و سر میں سودا سر کے بل حکم پہنچ چاؤ لگا میں بھی تحقیق</p>	<p>سو فرودس ملا یک لہو جاتی ہیں مجھ عطر کے بد سے بسند وہ لگا تو ہیں مجھ پڑھ کر الیل ملک روزناتی ہیں مجھ سو کر شیریں سیر شاہ بلا تو ہیں مجھ</p>
--	--

### قصیدہ

<p>ڈوبتا ہوں یا نبی بگر نہ کے آب میں میں شہید تیغ ابرو و رسول اللہ ہوں جب ننا لکھتا ہوں دندان رسول امکی نوریشانی احمد سی اوسی نسبت ہر کیا کس طرح اہل مدینہ کی نہ محفل ہو پسند آرزو تحقیق کی ہر بخت جاگتا ہیں سر</p>	<p>کشتی تن آئی تیرے آج کل گرداب میں غسل میت کب ہر لازم عالم انسان میں غسل کرتا ہوں میں آب گوہر نایاب میں یہ کہان ہر روشنی خورشید عالم میں دل لگا کر تیرا ہر اکثر صحبت صحابہ میں دیکھوں دیدار یارب میں نہ بکا خواہ میں</p>
<p>یا بنی صدمو جدائیکو اوطا میں کتبک رخ انور پہ پہ گیسو کے گھٹائیں کتبک تسو کر شیر بہن لچل تو اور وحشت شوق دیدار میں بید ہر چلنا مل کا آفتاب رخ احمد سی تو ہٹجا با دل غم فرقت سی اندھیری ہر مری انگلیوں</p>	<p>قصیدہ آتش ہجر سی ہم دلو جلا میں کتبک شب فرقت کی مری سر پہ بلا میں کتبک دہجیان حیب و گریبان کی اڑا میں کتبک طفل نادان کی طرح اسکو مناس میں کتبک جلیان آہ کے ہم تجھ پر گرائیں کتبک مہند میں رہ کر کہو ہو کرین کھائیں کتبک</p>

ایسی مسکھ زمان کچھ تو بھلا کچھ علاج واجب الرحم ہیں اور معصیت کو وہ ہیں ہند سے جاتے ہیں ہم سو کی دینہ تحقیق	قلب شہد ہے نہیں حال دیکھیں کینک شہر مسکھ ایسی وہی دنیا چاہا نہیں کینک عشویہ انہیں چہرہ کینک چاہا نہیں کینک
--	--

عبارتیں مہر امولانا مولوی خانبعد الحق صاحب التخلیج

اور کہا درخ اور حبت ہے ہمارے دل پر ہی تیری رحمت ہے تو تیری بڑی قیامت ہے یہ جہان تیری ایک صنعت ہے یہ تیری بخشش و غایت ہے ایسی بندوں پر تری رحمت ہے دی ہوئی یہ تری فضیلت ہے اے بشر تری کیا حقیقت ہے	آج کل کی رحمت ہے ہمارے دل پر ہی تیری رحمت ہے تو تیری بڑی قیامت ہے یہ جہان تیری ایک صنعت ہے یہ تیری بخشش و غایت ہے ایسی بندوں پر تری رحمت ہے دی ہوئی یہ تری فضیلت ہے اے بشر تری کیا حقیقت ہے
--	--

ایک دن میں ہر روز سعدی

وہی انسان پر عبادت ہے

کون تھا مسکھ ایسا تو تھا پھر لی جنو کہا وہ کون تھا تو ہی تو تھا شان اللہ الصمد کا منتا تو ہی تو تھا	ایضا پھر لی جنو کہا وہ کون تھا تو ہی تو تھا شان اللہ الصمد کا منتا تو ہی تو تھا
---	---

لہذا کے ساتھ تیری ہر لہر لہر کی شان  
 کنت کنزاً مخفياً لیس نے کہا تو نے کہا  
 تو نے سچ کہا اگر وہ کہی جہہ سکتے سچھے  
 علم اللہ انہ والیہ سلم آخر کوئی  
 میں ہی تھا جو اس حق تعالیٰ میں پیدا ہوا  
 جانتی ہیں کہ تالہ البرقی تکیف قہ  
 کل شیء ما لا یحی باقی تری کہ ذات ہی  
 کو نہ چھتا ہے نہ کوئی دیکھ سکتا ہے سچھے  
 شان انسان میں تری ہر وہ نالی کھلی  
 جانتی ہیں ہر وہ حدی کو کشفہ کو راہ کو

کھنڈیر اور یہ کوئی تھا تو ہی تو تھا  
 کھنڈیر اجیت ان اعداؤں خود ناتو ہی تو  
 نخی اقرہ کہ کجی چھٹا ہر وہ تو ہی تو تھا  
 قال اللہ یدلہ من یشاہی تو تھا  
 تعاجلہ علی العرش اللہ تو ہی تو تھا  
 من لدن اللہ سر جہتا جس کو کہا تو ہی تو تھا  
 خلق من بعدہ وہ تھی ہی نہ تو ہی تو تھا  
 جس نے وہی تھی لی تو الیٰ لی صلاتی تو تھا  
 آپ خود ہی اپنی صنعت پر خدا تو ہی تو تھا  
 انور ابو لکر جو پ گیا تو ہی تو تھا

## قصیدہ طبعاً و جناب محبوب خاصاً المتخاص بہ اشہر

روئے انور تو دکھا عرش پہ جانیو لے  
 ہر نبی کو قہی تھا کہ ہر امت میں تری  
 سکھ سوسے کو ہوا طور پہ نعلین اوقا  
 تو یہ آدم کی بھٹی نام تو تیرے مقبول  
 دیکھ کر یہ وہی کیا کہے مصویر حیران

سب میں مشتاق تری دید کو پانیو لے  
 یہی کرتے تھے دعا اگلے زمانہ والے  
 آپ ہیں عرش پے نعین سجا نیو لے  
 نسل آدم کے ہوئے آپ بڑا نیو لے  
 لاکھ کرشنش کے تصویر بنا نیو لے

احمد پاک میں دامن نہ لے  
 تہی ہی دین نہ لے نہ لے  
 آپ ہی آپ تہی دامن آپ ہی دامن  
 میں رسول عربی کو چڑھانے  
 نظرِ رحمت نہ لے نہ لے نہ لے

اور سو انہی میں چھوڑ دیا تو کیا غم  
 جو بکر عمر حضرت عثمان حیدر  
 اپنی صورت کو گویا دیکھنے بہان بنکر  
 غور کیا حشر میں عصیان کیا گنہگار  
 اندرون اپنا آشہر ہی پریشان حالت

### تصیدہ طبع اور مولانا حاجی غلام حسین صاحب انجمن توحید

عجب ہے شاد و خوار شکارِ فی میں  
 قرار لگتا دل پہ پیر کے میں  
 جس خزان میں وہی بہار کے میں  
 عجب طرح کی ہو نہ ہمارے میں  
 چلو کہ جس کی دیکھیں بہار کے میں  
 ہر ایک کا اور بڑا انتظار کے میں  
 جو چیز آئی تیرے خوشگوار کے میں  
 ہر ایک شخص تیار ہمارے میں  
 بہت ہی شاد و خوار ہوں ہمارے میں  
 خیال تھا ہر بہار ہمارے میں

عیان ہو قدرت پروردگار کے میں  
 نہ ہو یہ طالب دنیا نہ طالبِ جنت  
 وانا کلالہ وہی دل غیبی نہیں میں  
 وہاں کے لوگ ہیں طاعت میں رات دن میں  
 وہاں میں ہیں ایسے کہ ہوش کہو  
 ہو قدر حاجی دینی کی دانی نسبت سے  
 گردن تو کیا کروں تعریف و انکسائی کی  
 ملازم ہیں۔ یہ ہایہ خلیق و سو پایا  
 کہہ رہا میں کیا بچم ہدم کہ کس طرح گزری  
 ایک دہن میں رہو چھوڑ دال دنیا کو

ہزار گل بہن نہیں ایک خار کے مین  
خدا جب اپنا ہی حاجت برائے مین

غلط نہ پھر نی دانکے کسی مین سے مجھے  
کہیں نہ جائیگے ملے کو چوڑ کر توحید

## قصیدہ طبع زاد حکیم منور علی صاحب مرحوم المتخلص بغرب

دل وہ جانا بے خدا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
گر قناعت کا گدا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
جس سے جو خود مین کیا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
رہ مین عرف چلا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
جی تو ہی دوس سے ملا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
ساغر وصل پایا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
تجسس و خدمت جو لیا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا

خسٹ چھو گیا ہوتا تو کچھ بھی ہوتا  
نوازش نفس سے تو شاہ ہوا کا حاصل  
عین واجب تھا پہچانت تجھ کو منگن کی  
رہا دھوکہ مین گئی عمر کہ ایک سونہ ہوا  
بعد مر نیکی ملاقات یقیناً ہو گی  
مجلس شد کمال کی حضوری کر کے  
یہی ارمان رہی دل مین کہ ذیشان غریب

## قصیدہ طبع زاد جناب ابو المظفر دلاور شریف صاحب المتخلص بول

ادلی ہی رتبہ عرش ہو جسکی رکاب کا  
ہر غیر حال مین لاف نہ خراب کا

میں مع خوان ہوں اس شہ عالیہ کا  
دیکھا نہیں جو چہرہ انور کو خواہ اب مین

<p>ہر دم خیال شیر بطنی کا دل میں ہر جنت کی آرزو ہر نہ فردوس کی ہوس کیا تاب ہر زبان کی میری میں کہ بیان مجھ کو بلا جلد مدینہ میں یا رسول مجھ کو نہیں ہر آرزو و تہنہ کی یا رسول خاک ہر رسول جواد الی ملے اگر</p>	<p>عاشق ہوا ہوں جب سے رسالت آگیا پیش نظر ہو و وضع اقدس جناب کا ہو و صف کس سے انگریز لا جواب کا قصہ بڑا ہو قلب کس سے اب الہاب کا دکھلا رہا ہر ہجر اب عالم عذاب کا تکلیف کا حوصلہ دل پر اضطراب کا</p>
--	---

## طہر اذ مولانا محمد علی صاحب منصب دار المتخلص بیدار

<p>روح کہتی ہے بہار بوستان میں ہی تو رخ بسمل کچھ ہر دم تباہ میں ہی تو ملح احمد سولی ہے اس قدر رقت مجھ گلشن شرب میں میرا ہی ٹیکوں ہوا ہر نفس کا بحر عالم میں ہم ہر خط بیان جلوہ نور رسول اللہ کہتا ہے یہی کہتی ہے کس نے نہ رسول اللہ سے شرب کی گلی گلشن شرب میں ہر شیر نشین ہو صبا</p>	<p>اس جہان میں چاروں کی ہوا میں ہی تو ہوں تین جہر مصطفیٰ سے نیچاں میں ہی تو ہوں عرش ہو جسکی زمین وہ آسمان میں ہی تو ہوں بلبل باغ نبی ای باغبان میں ہی تو ہوں کشتی عمر روان کا بادبان میں ہی تو ہوں دیکھو ہر شہر میں نہاں ہو کر عیان میں ہی تو ہوں دلغریب روکش باغ جنان میں ہی تو ہوں اس چین کا عندلیب لغز خوان میں ہی تو ہوں</p>
---	--

کون سے شہر کی ماہر لکھتا ہے ہر دم تباہ میں ہی تو ہوں -

<p>رات دن کی نوحہ خوانی یا بنی اچھی نہیں  میری سر پر یہ گرائی یا بنی اچھی نہیں  میری قسمت کی کھانی یا بنی اچھی نہیں  مجھ کو ایسی ناتوانی یا بنی اچھی نہیں  اوس چین کی باغبانی یا بنی اچھی نہیں  ایک کی نامہربانی یا بنی اچھی نہیں  بہند میں اسب زندگانی یا بنی اچھی نہیں</p>	<p>ایضاً  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں  پھر کیا ہے کہ تیری دنیا یا بنی اچھی نہیں</p>
--	--

## ایضاً

<p>اور نعمت محمدؐ کی حمد جمالی  اسباب ظہور سبے مشالی  وہ حق نے کیا سبے رتبہ عالی۔  سب عاصیوں کی بین وہی والی  ہو گنگ زبان میری خجالی  کیا مجھے بیان رتبہ عالی  عثمان و علی ہیں خوش خصالی  تقدیر نے ہند میں ہے ڈالی  تا حشر رہی تو اوس کا والی</p>	<p>کہتا ہوں میں حمد و ذوالجسالی  ہے ذات جناب سر مخسفی  نوا لکھا ہے جن کی تعریف  حضرت میں شمع روز محشر  تعریف رقم ہوا وں کی کیونکر  وہ عثمان ہر اہل بیت حضرت  صدیق و عہدین چار اصحاب  یثرب میں بلاؤں جیسے کوسہ  یار سب رہی یاد گار تحسین</p>
---	---

اور نعمت محمدؐ کی حمد جمالی  
اسباب ظہور سبے مشالی  
وہ حق نے کیا سبے رتبہ عالی۔  
سب عاصیوں کی بین وہی والی  
ہو گنگ زبان میری خجالی  
کیا مجھے بیان رتبہ عالی  
عثمان و علی ہیں خوش خصالی  
تقدیر نے ہند میں ہے ڈالی  
تا حشر رہی تو اوس کا والی



تسبیح بن طبع او مولانا محمد عبد الغفر بن صاحب القلعه صاحب دیوبند

## بر غزل تحقیق

بست و بخود گرد آن خوشبو کرد تو سر بر تسلیم آمد هر سوئے تو جلوه حق با محمد روئے تو از من تو فارغم بیگانه ام از شراب شوق تو مستانه ام	غیر من موزلف آن گیسوئے تو بر زمین کعبه خلد آن کوئے تو کعبه جن و بشر ابروئے تو بر جمال شمع تو پروانه ام تو یار دل نه صاحب خانه ام
---	--

طوق شد بجز دل دیوانه ام  
حلقه گیسوئے غیر لوسئے تو

خاکسارم خواهش تو قیر نیست تیر مرغان در دلم پنجه نیست	دل گرفتارم ویلے زنجیر نیست سوز عشقت کمتر از اکسیر نیست
---	---

بهر قلم حاجت فیشیر نیست  
ذبح کر کن از جنبش ابرو تو

بر گل عارض غذا بلبل مدام میکند باد صبا سسل مدام	جوش مستی میکند قلقل مدام من شدم وابسته کامل مدام
--	---

	دل پشیاںست چون سنبل مدام در خیال زلفِ مجنوں کے تو	
نخل امیدم کجا بار آورد بس درین امیدم بگزدرد	آب رحمت زانکہ اور ابرورد چوب غم کوس راحلِ مینرند	
	غنچه اولیٰ نبی کے لب لعل جز ہوا سے دامن خوشبو کی تو	
در غلامان تو کن دامن مرا عقل ناقص را کین کامل مرا	لطف ہستی کے شو و چل مرا آز حجب خاص کن و چل مرا	
	کے بگرد و قرب تو چل مرا لبستم نے از سگان کوئی تو	
من شستم بر درت گریہ کنان لطف فرما تو بیا اے جان جان	پائے بہت را شکستہ ناتوان حکم فرما تا گویم داستان	
	مانی خواہیم گلزارِ جنان ہست را باغِ جنت کوئی تو	
عبر و طاقت بر و از دل می قلم جز بدر گاہت کجا من می رسم	باب راحت را شکستہ درد و غم من روم کا نرو نہ کہ یہ و غم	
	بہر حق کن لطف بر صید دلم	

	است این وایشتر گیسوئے تو	
چون گدا آید شان شایع یار در آغوش شد فصل بیج		آتش نیرنگ است در سبوح ایوب و یاسین است یار بدیع
	انگشت آرد روز محشر یا شفیع منه از هر شفاعت سوی تو	
پر تو حسن تو بر جان و جگر سوز گریان می کنم خیر البشر		حاکم کس نه از کمال ارج و عموئے الفت اند شوریدہ سر
	روز شب شد مرا پیش نظر بچھو طوبی بے آن قد و جلوئی تو	
زان سبب آموخت مار معرفت زین سبب من می شستم بر درت		معدن علم و مہر بودہ سرت کے تواند آنکہ وارد این صفت
	عین ایمانم بود و وصف رخت دل تصدق جان خدا روئی تو	
سما کہ بیند روح اللہ الصمد سما تو نجات من کے میرسد		روح من تا لامکان کے می پرو خون دل از چشم گریان میچسکد
	زندہ جاوید باشم تا ابد مدفن من گر شود در کوئے تو	

<p>میکند عاصی دلیر این گمست از بر است فی الحکمہ را نور</p>	<p>یا نه بین یا حسین یا حسین عزیز خوان آنان بدر حسین</p>
<p>جسام وصلت لطف کن بچین آتش لب تحقیق آتش سوخته تو</p>	
<p>مسلم بر قضیه در بر</p>	
<p>در گلستان محبت گل زینت خایه است ناسواں و جهان داهم و درم و کار است</p>	<p>گر نه داری سوز الفت ایچیدار نیست نقد و استغنا بدارای خبر تو کل کار است</p>
<p>غیر تو از یحیی است مونس و مخمور است یانی روز بزا خبر تو شفیع و یار نیست</p>	
<p>عالم نویری داری خنده زن و من خجل زان سبب امانت میگشتم از سوز دل</p>	<p>در عدم چون بهر تری میسر شدت کج کل از خجالت من بگشتم مولانا سهل</p>
<p>بهر دیدار تو من تا که بگیرم خور دل طالب دیدار سکون بخور دیدار نیست</p>	
<p>نیم جان شتم که میخشد مرشوق بقا عالم هستی نظر کردم که او لیس</p>	<p>دور کن ناز کیسه دل را که یادر الدب رند و مشرب شدم تو کن مرصوفی صفا</p>
<p>از من بیدل چه پرسی شرع یا مفضل که شود پوشیده بر تو لایق آنهار</p>	

قارون از دود جهان بچشم سگان گوید خجسته مشک خفتن و از اندوخته خود می خورد	جمله رکان جهان بشک نشسته است هست پوشیده جو صاحبان عالم
ای سبجای از تب وری تو ناگشته زار گشته طاقت گنج نیست	
	قصیده
از خود می خور و بهر کس نه دوزخ میدان این همه که نه زنده زنده که گریه کنان	صوفی و ساکنان گشته که چرخان من در آنجا زیارت می قیام بکنان
	کلیف فرما در محضر گروه عاصیان بجز تو و اندیشه حق را کس نمی خور نیست
هست امید که دارم بر خیال ایاطی ای دل از بجز این به کین که هر چه بینی	ایک از دل تابرون تنه شود که بر منی شوفناگر میشوی یابی بقاء ایمنی
	قبر تاریک ندارد احتیاج روشنی داغهای عشق احمد کتر از ایوانست
زنگ زرو آه بر این روغن لغتست گر حال خویش نهایی ز بهر شربتست	حال من چو خاک گشته از بلا فرقتست نیز از بسیار دوری را که گویند قبرتست
	من گنجه گار تو ام لیکن نظر بر حرمست هر چه خواهی کن مرا بر گزینان نکوست

ابو روشن از کن فلک بجان آن کلین	میکنند سجده بدل کل عالم روی زمین
عالم بالا همه گویند دلیله ازل بعین	صاحب لولاک ذات حرمت اللعین

هر چه خواهد میکند تحقیق رب العالمین  
بنده احکم موالاتا اصرار نیست

## غزل فارسی

خانه خود اے صنم اندر دل نا کرده عاشق جان باز را کرده هلاک تیغ ناز من گرفتار بلا تنه اینم جان به سان ابروست تیغ و سلاسل زلف مرگان را بنا ساختی مومن کسی را کرده کافر کس جلوه خود بر فلکندی کرده روشن طور را خود توئی احمد شدی خود احمد محمود شد که شدی یعقوب گاه یوسف صری شدی آمدی برگشته خود تم باذنی گفت خود عیان کردی تو اسرار نهانی خویش را	بود ویرانه مگر عرش معلی کرده بر سر راهش بکند یو تماشه کرده هر کس را عاشق زلف چلیپا کرده بهر قتل عاشقان سامان مهیا کرده رنجه ها انداختی خود قنبر بر پا کرده زان کلیم با صفا مست و شید کرده وز برائے دیدن خود را تماشه کرده هر دو عالم را بعشق خود زینا کرده ای شوم قربانت اعجاز میحا کرده پس چرا رسوا فقیه بنوا کرده
---	--

قصیده طبع غزاد عالیجناب مولانا مولوی محمد رفیع الدین صاحب

مقتطعم و قمر صدر محاسبی سرکار عالی المتخاص به پیر نور

یا رب چه بود حسن دل آسای محمد  
کونین شد آراسته با حسن دل افروز  
چو ذکر و خشنود گوی مهیور آمد  
از دلف گره گیر گهی لب چو کشودند  
تا خشر بود دست محو عشق ز اخلاص  
اعجاز بهر بیند که دلباشی دو عالم  
باشید اگر شائق دیدار آلهی  
یا بند شفاعت و بشربیت درین تک  
در جلوه گه شرب و بطحی همه عشاق  
درینج و مصیبت پر تسکین دل و جان  
از جن و ملک برتر و افضل بود آنکس  
در ارض و ملک شمس و قمر جلوه کرب

جوشی است نرزد دل شیدا محمد  
ای صل علی جرش تقاضای محمد  
خور گفت که این قصیده سیما محمد  
بکش و زبان زلفت بهر باسای محمد  
یک جرعه خمر و هر که نصیبای محمد  
آویخته در زلف چلیپای محمد  
آیند بهر بنید و سپاسای محمد  
از خاک و کعبه خضر آسای محمد  
مخواند بانوار تماشا آسای محمد  
اکسیر بود نام دل آسای محمد  
کانرا که بود جوشش تو لای محمد  
رخنده بود نور تجلای محمد

دوبارہ غنیمت خلاق و دو عالم	محبوب بود نام دل آسائے محمدؐ
دور و دیہان آسیر و وسیاہ دل	ز آنکس کہ بود حیف ز اعدائے محمدؐ

پہلے خوف و ہراس است غیر زائیں کون  
نقش است بدل صورت زیبائے محمدؐ

قصیدہ طبع غرا و قدرة الساکین مولانا سید عابد حسین صاحب  
صفوی المتخلص بقول الحق

عاشق اللہ کو یہ ہے عشق فزون ہزار مہ شوقی کاموں مقبول میں جنت الماواس ہے مجھ کو کوئی یار و ہونڈ تا پھر تا تھا آئی یہ نہ ندا نخن و اقرب اور محبت کی تمیز ہر احوال ذات کا مطلق یقین اصل ظاہر خیر باطن سے ہیں نار عشق ہے دلین اور آنکھوں میں نور اسے قبول الحق تو ہی خلوت گزین	ہر دلا حق و لاہم محمدؐ فزون طرفہ او سپر دانتم تشہدوں عاشق صادق ہے فیہا خالہوں میں ہوں تجھ میں کیوں ہر تو لا بصر و فی الحقیقت دیکھ بیرون و درون کون کہتا کیف و کم بچوں کو چون ظاہر باطن ہوا لا یعرفون جلوہ گر ہے ذات بچوں و بچوں صاف ہر وہ قول بالاعلمون
--	---



## قصیدہ طبع زاد موالانا غلام محبوب خان صاحب المتخلص بن شمس

<p>نہ پایا کچھ بر لقصت میں نہ دیکھا کچھ غیرت میں  نہ دینا میں ہر دل لگتا نہ خوش ہوں نہ خوش ہوں  پہلک بجلی میں ہر تیری بجلی ماہ میں تیری  نہ کچھ پروا ہے جنت کی نہ حورانِ بستی کی  بہل عقدہ کشائی ہو اگر اپنی تو کو تو کر ہو  بچشم غور جب دیکھا تو ہر جا جلوہ گر پایا  بناو یا بنگار و آئینہ ہر خست یا را پنا  تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی یک سب کا خالق</p>	<p>حقیقت میں اگر دیکھا تو کچھ دیکھا حقیقت میں  نشانِ بے نشان پا کر مڑ کیتا ہو خلوت میں  حنیائے تری عیاں ہر ہر نور کی تاز میں  فقط میں محو ہوں ہر دم خدا یا تیری چین  ہزاروں راز سہ سہ میں یا سہ تری قدر میں  گلون میں گیسو رخسارِ گل کی بزمِ گہ میں  مقولہ ہر کسی عالم کا یہ میری صدائیں  تو ہی خلق مجسم ہو کر بس قایم ہو خلقت میں</p>
---	--

نصیحت ہو میری بیدمان اب ہو تیار ہو  
اگر لگا تا بکے لون عمر ضلّ اپنی غفلت میں

## قصیدہ میرا علی رضا المتخلص بہ خواجہ شاگرد عالیجاہ شہید صاب

<p>پیدا ہوا احمد سا نہیں کوئی انبی سے ہے</p>	<p>وہ ہاشمی و مطلبی خوش لقبی ہے</p>
--	-------------------------------------

<p>سب ملکی کہو صل علی آل محمد ایک بات کی ہی باتیں تہہ آئین سکام قرآن ہر دال اوس احسب نسب پر بیس ہم بھی ہر یک معجزہ حضرت کی زبان دع شہ لولاک رقم کب ہو مری سے فضی ای عربی ہو مری اوصف محمد کہد ریگا کوئی روز جزا جا تو ادب سے</p>	<p>حاضر یہاں اب روح رسول عربی ہر کیا بات ہر جسکی طرف اللہ دینی ہے مدلول یہہ دی رہہ ہی عالی حبیبی ہے بہتر حوزہ بانہمین زبان عربی ہے جرات کروں اس میں تو بڑی ادبی ہے ہندی ہوں گنہگار ہوں اور طبع غیبی ہے سرکار میں حضرت کی تری اطلبی ہے</p>
--	---

گجراتا ہی کیون روز قیامت سے تو ان خواہ  
حامی ترا اوس روز رسول عربی ہر

### قصیدہ

<p>ہر مرض کی دوا سجداہین جناب غوث لخت جگر نبی کے ہیں زہر کے زہین دیریا معرفت کو ہیں وہ درے بہا سالک ہیں ہر طریق کی ہر فن کے پیشوا پوشیدہ آپ پر نہیں اسرار کبریا کیونکر ہو غلامی سوا کی مجھو شرف یہہ التجا ہو خواب کی لہجہ غلامی میں</p>	<p>عاجت روائی شاہ و گداہین جناب غوث نورنگاہ شیر خداہین جناب غوث کان کرم ہے ابر سخاہین جناب غوث بیشک کہ خضر راہ خداہین جناب غوث گنجینہ امور خداہین جناب غوث مقبول خاص حل و علی ہیں جناب غوث مشتوق رہے تم نچاہین جناب غوث</p>
---	---

# قطعات و تاریخات

## قطعه طبعاً و تحقیق

تحقیق کی یہ دعا رب سے بخش اوس کے گناہ روزِ محشر  
پڑھتا ہے و رو جو کہ دائم

## تاریخ طبعاً و تحقیق

ابو انتم یہ مولود شیریں  
آئی ہاتھ سے نذا کے تحقیق  
کسا منہ ہے جو کرے کچھ تعریف  
واہ کیا خوب کیا ہے نصیف

قطعه تاریخ از شاعر ہمہ دان ناظم زکین بیان عالیجناب  
مولوی محمد عبدالعزیز صاحب مہاجر المخلص بہ عترت

من چه گویم بح وصف این کتاب  
ہے این ذکر نبی ذکر جمیل  
ہے ان بگو تاریخ طبعش اے عترت  
طبع شد نفست رسول بیدیل

تاریخ طبعاً و مولانا غلام محبوب صاحب جمد المخلص

سیر زکیہ کی دلا باغ یہ ہے باغِ جنان  
وہی اسکی ہر آتی ہی نہیں جگو خزان

لکھا گئے تھے میلاد نبی قلم سہم و شمشیر  
 نثر ہے باغ ارم کا چمن تازا بہار  
 بند شمس نظم ہے جریستہ عیار سوزنا  
 ہے جو تحقیق اس سطر کی زبان بیدار  
 معدن علم و ہنر شاہ شمسیرین گفتار  
 نظم میں نثر میں دو وزن میں کمال سکون  
 گر پڑھیں ہر زمینی میں جو قصیدہ اس کا

جس کا شیدا ہوں جانسی ہر سرو جان  
 نظم ہے غنچہ نگلدستہ باغ رضوان  
 نظم ہے عقد گہ نثر ہو سلک مرجان  
 عالم باطل و واقف اسرار نہان  
 منبع فیض اتم مخزن راز عرفان  
 فاضل و نکته رس و فضل و عا ذیشان  
 سخی عشق و سرین ہر شعر ہے شعر آجہان

حسب الہام اس کو تالیف یہ کہدی شہر  
 مدحت شاہ زمین شوکت نوریزدان

قطعی تاریخ طبیب مولانا راق شریف احمد صاحب المخلص بن بقا

کہتے ہیں اہل معانی دیکھ کر  
 طبع کا سن اتے بقا کہو خروار  
 مدحت محبوب سبحان واہ وا  
 خوب اے تحقیق دیوان واہ وا

ایضاً در ختم طبع

چہ ورق میں ہر سطر میں قطعہ میں  
 طبع کی تازہ سچ کھد واسے بقا  
 خوب اوصاف شہ ابراہیم  
 واہ کیا تحقیق کے اشعار میں

## قطعا طبع زاد مولانا محمد علی صاحب منصف دارالمتن و تصنیف بیدار

تیار کیا جو جشن میلاد	تحقیق نے واہ کیا ایک ایک
فردوس محمدی ہر نام بیدار	پڑھتے ہیں درود سب ملک ایک
تا لیف جکی کتاب تحقیق	محشرین ملیکا اوس کو انعام
بیتن آدر کھا ہواہ کیا خوب	فردوس تحفہ صدی کتاب نام
فردوس محمدی کے بدلے	تحقیق ہے خواستگار فردوس
بیدار کی یہ دعا ہے یا رب	دکھلا تو او سے بہار فردوس
مدت سے تھا اشتیاق سبکی	صد شکر برائی اوہ خوشی آج
تحقیق ہوئی یہ بات بیدار	فردوس محمدی ہر سہی آج

## تاریخ طبع زاد جناب نشتی محمد علی صاحب المتخلص بیدار منصف

### علاقہ دیوانی نبہ بہار صبا مغفور

کیا چہا خوشگوار تحفہ ملک	ایک نشتی ہے بہار تحفہ ملک
اسین ہے ذکر احمد مرسل	کیون ہو شاندار تحفہ ملک
ہین جو تحقیق نیک عبد الحق	اول کا ہے یادگار تحفہ ملک
اسکا نامی نہیں کوئی ہو کا	گرچہ ہین یون ہزار تحفہ ملک

میسر آباد کا یہ تحفہ ہے  
عہد آصفیہ کا یہ کتاب چہی  
دیکھ غفلت شعار تحفہ ملک  
ہو یہ حاجت برار تحفہ ملک

کھدی تاریخ طبع اسے بنیل امرا  
گوہر شاہوار تحفہ ملک  
۲۶ ہجری ۱۳

طبع از مولانا ابوالمنظر محمد اول اور شریف جلالی التلمیذ حضرت  
سعدی مدظلہ العالی

خوب تحقیق نے لکھی یہ کتاب  
کھدی اولی تم اسکی اب تاریخ  
کہنے تحقیق اسے سحاب کرم  
تحفہ ملک آفتاب کرم  
۲۶ ھ ۱۳

قطعہ تاریخ طبع از مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب  
المتخلص بن کاشف

مع خوان بن حکیم عبد الحق  
طبع کا سال کھدی اے کاشف  
ابن کاشف شاعری کو دیکھتے آپ  
باغ و صفت بنی کو دیکھی آپ  
۱۹ ھ ۱۳

ایضاً

مرحبا اے حکیم عبد الحق  
کھدی سال اسکا کاشف نے  
تقیہ خوب ہے تمہاری نظم  
طبع ہائی ہے آج پیاری نظم  
۲۶ ھ ۱۳

نایجات تشریفات طبعه اولی و ثانوی بنیاب علم عمید المصباح التلخیص

وہ چہ نوشت است تحقیق مبین  
او بدار و حبیب سحر بدل  
نیست عشق بہر از عشق رسول  
واجب التعلیم زان تحقیق شد  
تفسیر اشعار فی نعت نبی  
ہر ت گہاے مضامین دیدنی  
خوب نوشت است این اشعار  
حسن معنی می فید قباب را  
عبد حق حق گویم این تصنیف تو  
یک جہان منون تو اے عبد حق  
می سرائی چون بھر فصل سخن  
چون نہ ہر یک را بود محبوب دل  
یا رسول اللہ دلم قربان تو  
عشق احمد در حقیقت عشق توست  
سعدیامہ دیدہ حق بین کہ نیست  
آسمان پیوند فکر عالیت

وصف و نعت پاک ختم المرسلین  
کس ندیدم عاشق احمد چہین  
ہمان وہاں دیدم نہ حجب بہ ازین  
کہترین عشق افش مہترین  
انت یا تحقیق خیر الذاکرین  
ہست این گلشن کہ فردوس برین  
نسترن لفظ است معنی نستین  
پیش این سبح است عشق حیدر  
بتہ بین تصنیف آمد بالیقین  
میکنی آسان بفرق ناظرین  
آید از ہر سو صدائے آفرین  
ہست این نعت شفیع الدنہین  
نازنینی نازنینی نازنین  
کن عطا یم یا الہ العالمین  
مدح احمد مدرس العالمین  
اختر آورد دست گوئے برین

گفت سعدی سال فتح این کتاب  
بنیاب شد نعت نبی صد آفرین

سعدی صاحب سے میر نعت نبی  
کام کی بات اگر سب تو بھی

مر جبانو ب طبیعت پانی ۛ  
 ہو سکی تو ہو تحقیق ایسی  
 اسمین دیکھی نصین آورد کوئی  
 خوب الفاظ ہیں بندش اچھی  
 آگئی اور بھی تو قیر بر ہی ۛ  
 اسکے مداح کو ہے عشق نبی  
 پوری ہوں انکی یہ امید دلی ۛ  
 دے مسلمانوں کو توفیق ہی ۛ  
 اسمین بجا نہوتا خیر کوئی ۛ  
 تری مرضی پہ رہے انکو خوشی ۛ  
 بان خیال آئے نہ بدعت کا کہی  
 ہو تو نیکی ہو نہ کوئی بدی ۛ  
 کیسا تحقیق کو ہے عشق نبی

اکثر اسمین ہن اچھوئے مضمون  
 خوب تحقیق ہے ماشاء اللہ  
 ہے تو آمد ہے جہان تک دیکھا  
 کیوں نہ ہر ایک کے مرغوب نہو  
 اسکو چھو جو دیا خوب کیا  
 ہے محاذ کے مضامین سے عیان  
 بھہ مدینہ میں رہن اور اسمین  
 انت یارب موفیق بالخير  
 دین کے کام کو رغبت سے کریں  
 رنج دنیا کو وہ سمجھ راحت  
 تر ہو محبوب کو محبوب کہیں  
 کام جو کچھ وہ کریں نام ہی ہو  
 اسکا ہر شعر بتاتا ہے ہمیں ۛ

طبع کا سیال کہا سعدی کے ۛ  
 ہے یہ تحقیق کی تصنیف اچھی ۛ

ایضاً

کہئے تو مدحت نبی ۛ کہئے ۛ  
 منظر طیف احمدی ۛ کہئے ۛ

ایب ہے خواہش تو ہی سی لگی  
 سعدی اسکی جو کہنی ہوتا رنج

ایضاً

الحق محمد ہے با صواب تصنیف  
 لیکن ہے یہ لاجواب تصنیف  
 لا ریب ہے وہ خراب تصنیف

کا خوب ہوئی کتاب تصنیف  
 دیکھے تو میں بہ حساب تصنیف  
 حسین خور محمد و نعت سعدی



سے قابل دیکھ کر تو بچہ ہے  
تو دہین نہ گہر کرے عسکے  
کیا کہنا ہے عہد حق تمہارا  
فردوس محمدی رکھنا نام  
تحقیق کی خوشی ہے یہ تحقیق  
گنجینہ گوہر اس کو کہتے  
ناول ہو کہ داستان ہو کوئی  
تحقیق یہ تیرے وقت بدین  
یہ بات نہ حسین ہو سہا ہر  
جس سے نہویج و تاب دل کو  
شاید نہیں چھپنے کے یہ قابل  
ہاں خلق کا جس سے خلق کرے  
روباہین رسول حق کو دیکھا

لاکھوں میں اک امتیاز تصنیف  
گویا وہ ہے نقش آب تصنیف  
کی خوب سے یہ کتاب تصنیف  
بکھر کیوں نہ لاجوا تصنیف  
تصنیفوں میں امتیاز تصنیف  
ہو ایسی بہ آب و تاب تصنیف  
وہ اس سے ہوا آب تصنیف  
ہوگی ترسے ہم رکاب تصنیف  
گر ہے تو یہ ہے نہ ہا تصنیف  
کہا کرے پیچ و تاب تصنیف  
ایسی تپتی شتاب تصنیف  
ہوتی ہے وہ اک عذاب تصنیف  
سے یہ تعبیر خواہ تصنیف

سعدی نے کہا کھجور  
کیا خوب سے لاجوا تصنیف

قصیدہ طبعی اور مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کلمہ شریف

عبانِ حدت کے اینوں میں تہی اللہ کی صورت  
ضمیمے حسن پر بیخ و بن کا دل ہے پروانہ  
جمالِ مصطفائی میں تماشا ہے خدائی کا  
فرشتے محو حیرت میں گرفتار محبت میں  
علاحت پر ہوشیاری کرے دل سے لعلِ خدائی  
رسول اللہ کا ابرو حصول بیتِ سجدہ

حقیقت میں نظر آئی رسول اللہ کی صورت  
چراغِ نرمِ غنیمت ہے تہی اللہ کی صورت  
نہ ایسی شکلِ سورج کی نہ ایسی ہر صورت  
پہنچے دستِ قدرتِ حمید اللہ کی صورت  
جو یوسف کو ہم لے پیغمبر و نواہ کی صورت  
کلام اللہ کی صورت رسول اللہ کی صورت

مہ پر خ نبوت سے تجلی رسالت ہے صبا بچل اور اگر شست یہ کبھی کبھی ترتیب ہی دل مخزون ہو سن دیدی انمزد مدینہ میں لدر ابو توروسہ کا نظارہ ہے	بہار باغ خلعت ہے ظلیل اللہ کی صورت بنایا تو انی نے عجوبہ ہی گاہ کی صورت کبھی تو باغ دیکھوں شہ زباج کی صورت میری آنکھوں میں ہے اوش تھری اولیٰ لیسو
---	--

جمال روئے احمد دیکھو کجا خواب میں کاشف  
نظر اجائی ایکن گدا کو شاہ کی صورت

قصیدہ طبع اور مولانا راق شریف احمد صاحب المتخلص بہ نقا۔

مدینہ کی کہتا ہوں مدینہ زیادہ وہ عالم ہے حسن ملاحظت یہ فقہون محمد کے در پر کروں جبہ مالی الہی قیامت میں ہم عالمیوں پر حبیب خدا کے رُخ پر نسیا پر پڑ مرے حال پر روز و شب دیکھا ہوں گلی میں مدینہ کے بیٹھا ہوا ہوں سرک جا مرے پاس تھے نفس سرکش	ہے مجکوئی سے محبت زیادہ ہو یوسف سے تم خوبصورت زیادہ تمنا زیادہ ہے حسرت زیادہ برس جائے باران رحمت زیادہ مے مائل ہماری طبیعت زیادہ محمد کی چشم غنایت زیادہ پڑ تہ فردوس سے مجکو راحت زیادہ نہ مجکو دلا طمع دولت زیادہ
---	---

بقا ذکر ستا ہوں زلف نبی کا  
مزا مجکو دیتی ہے وحشت زیادہ

عبداللہ بنی ذوالحقیق ہذا التصنیف منہ کل الشعر فی النعت	وہو فی الشعر ماہر ما احسن قول الشعاع فی حمد اللہ القادر
--	---

قال السعدی تاریخ  
شرف التصنیف النادر